DATE LABEL

ہدیہ مجلّد دو روپے چار آنے

دوسرا ایڈیشن

ذوالقعدہ ۱۳۷۴ھ　　جولائی ۱۹۵۵ء عیسوی

ناشر

آستانہ بکڈپو۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۶۔ دہلی

(کوہ نور پرنٹنگ پریس لال کنواں دہلی)

دیباچہ

مُصوّرِ فطرت شمس العلمار حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب

انگریز ہندوستان سے جاچکا ہے لیکن انگریزیت بدستور باقی ہے۔ انگریزی حکومت ختم ہوگئی لیکن اس کی لائی ہوئی لامذہبیت ہنوز زندہ ہے اور ہماری زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے یہاں تک کہ ہمارا لٹریچر بھی اس لامذہبیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ چنانچہ موجودہ زمانہ میں ادیب اس اہلِ علم کو کہتے ہیں جو خدا، جنّت اور دوزخ کا مذاق اڑائے۔ شاعر اس صاحبِ فکر کو کہتے ہیں جس کے ہاں مذہب کا تصوّر گناہِ عظیم ہو۔

اس لامذہبی اور بے دینی کے دَور میں مولانا ضیار القادری کا کلام ایک عجوبۂ روزگار ہے۔ ہندوستان میں ادیبوں اور شاعروں کی کمی نہیں۔ یہاں بڑے بڑے ادیب موجود ہیں، یہاں ایسے ایسے باکمال شاعر نغمہ سنج ہیں جن کے کلام کو سن کر میر اور غالب کی روحیں وجد کرنے لگتی ہیں لیکن ایسے شاعر ناپید ہیں جو تشنہ کامانِ مذہب کی پیاس بجھائیں جو عاشقانِ رسولؐ کے تڑپتے ہوئے دلوں کو تسلی دیں۔ کیونکہ موجودہ زمانہ کے شاعر کو مذہب سے کوئی دلچسپی باقی نہیں رہی۔

میں نے مولانا ضیاء القادری کے کلام کو عجوبۂ روزگار کہا ہے۔ واقعی ان کا کلام عجوبۂ روزگار ہے کیونکہ ایک ایسے زمانہ میں جبکہ شاعروں کی مذہبی حس مُردہ ہو چکی ہے مولانا ضیاء القادری کے کلام میں ایسی مذہبی زندگی ہے جو ایک دفعہ کے لئے ان مردہ دلوں کو بھی گرما دے گی جو مذہبی تاثرات کے معاملہ میں بالکل ٹھنڈے ہو چکے ہیں۔ ذرا سوچیے کہ ایسے زمانہ میں جبکہ مذہب سے وابستگی فیشن کے خلاف ہو ایک ایسے شاعر کا میدان میں آنا جو سرتاپا مذہبی جامہ پہنے ہوئے ہو اگر عجوبۂ روزگار نہیں تو اور کیا ہے۔

مولانا ضیاء القادری کے پاکیزہ کلام کا مجموعہ "تجلّیاتِ نعت" میرے نزدیک ایک ایسا مذہبی ذخیرہ ہے جو بیحد قابلِ قدر ہے۔ خدا ہر زمانہ میں اپنے بندوں سے عجیب و غریب کام لیتا رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ جب خدا نے یہ دیکھا کہ لامذہبیت کا طوفان بڑھ رہا ہے، بے دینی کا تسلط دلوں پر ہوتا جا رہا ہے تو اس نے ایک ایسا شاعر پیدا کر دیا جو اس بے دینی اور لامذہبیت کے دَور میں خدا اور رسولؐ کا پیغام دنیا کو پہنچائے اور خدا نے اس شاعر کے کلام میں ایسا درد دیدیا ہے کہ پتھر سے پتھر دل رکھنے والا بھی اس شاعر کے کلام سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ یہ شاعر کون ہے۔ ان کا نام ضیاء القادری ہے۔ ان کے کلام میں بے اندازہ جوش اور انتہائی دینی تڑپ موجود ہے۔

میں نے "تجلّیاتِ نعت" کا جا بجا سے مطالعہ کیا ہے۔ "تجلیاتِ نعت"

کی کشش کا یہ عالم ہے کہ میں نے جس نعت کو بھی پڑھنا شروع کیا ختم کئے بغیر نہ رہ سکا اور جس صفحہ پر بھی نظر ڈالی اس پر مجھ کو عقیدت کے موتی بکھرے ہوئے دکھائی دیئے۔ تجلّیاتِ نعت کا ہر شعر اور ہر مصرعہ اس بات کا پتہ دے رہا ہے کہ اس کلام کے مصنّف کے دل میں آقائے دوجہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی سچی تڑپ موجود ہے اور مصنّف کو مذہب اور بانیٔ مذہب سے والہانہ عقیدت ہے۔ چنانچہ یہی عقیدت اور محبت اس کلام کے مصنّف حضرت مولانا ضیاء القادری کو درِ رسول پر کھینچ کر لے گئی جہاں آپ مدتوں خاک روبی کی عزت حاصل کرتے رہے۔ اور مدینہ کی گلیوں کی مہک سے مست ہو کر جب سے آپ ہندوستان واپس آئے ہیں آپ کے کلام میں درد اور بھی زیادہ بڑھ گیا ہے۔

میں نے نعتوں کے مجموعہ بہت سے دیکھے ہیں لیکن میری نظر سے تجلّیاتِ نعت جیسا مجموعہ آج تک نہیں گذرا۔ تجلّیاتِ نعت کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کا شاعرانہ انداز نرالا ہے۔ خیالات میں انوکھاپن ہے۔ ہر شعر میں زندگی اور سچی تڑپ ہے۔ اشعار میں مذہبیت کے گہرے رنگ کے ساتھ پوری پوری شاعرانہ چاشنی بھی موجود ہے۔ "تجلّیاتِ نعت" میرے نزدیک شرابِ معرفت کے متوالوں کے لئے ایک ایسا جام ہے جس کے سرور میں بے پایاں لذتیں پوشیدہ ہیں مجھے امید ہے کہ اس پاکیزہ کلام کو ملک کے ہر حصّہ میں بڑی قدر کی نظر سے دیکھا جائیگا۔

"تجلّیاتِ نعت" کے مصنّف میری نظر میں

مولانا زاھد القادری صاحب

لسان الحسان الحاج حضرت مولانا ضیاء القادری صاحب بدایونی میرے مخلص و محترم اور سراپا ایثار دوست ہیں۔ میں نے تقریباً تیس ۳۰ سال تک قریب رہ کر حضرت مولانا کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کیا ہے اور اُس قریب تر مشاہدہ کی بنا پر آج میں اُن کے حالات لکھنے کی جرأت کرتا ہوں۔

حضرت مولانا ۲۶ رجب ۱۳۰۰ھ میں بعد نمازِ عشاء بدایوں میں پیدا ہوئے۔ تاریخی نام محمد فضلِ رحمٰن تجویز کیا گیا۔ شروع سے بیحد ذہین، سنجیدہ، تیز طبع اور متین تھے۔ ابھی مولانا کی عمر صرف چار سال کی تھی کہ والدین نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ والدین کے سایۂ عاطفت سے محروم ہو جانے کے بعد مولانا کی تعلیم و تربیت اور پرورش کا انتظام فخرِ ملت حضرت مولانا علی احمد خاں صاحب اسیر نقشبندی قادری بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا۔ حضرت مولانا اسیر بدایوں کے نامور عالم، بے مثل ادیب، باکمال شاعر اور عارفِ حق شناس تھے۔ تمام عمر درس و تدریس، رشد و ہدایت اور خدمتِ ادب میں گذاری۔ آخر عمر میں سینٹ جانس کالج آگرہ میں عربی اور فارسی کے پروفیسر ہو گئے تھے۔ دل میں عشقِ رسولؐ

کا سمندر موجزن تھا۔ کالج کی ملازمت سے سبکدوش ہو کر مدینہ شریف میں حاضر ہوئے اور آغوشِ رحمت میں جگہ پائی۔ حضرت مولانا اسیر کو شاعری میں مرزا غالب اور حضرت مومن سے شرفِ تلمذ حاصل تھا۔ مولانا ضیا صاحب کے مورثِ اعلیٰ حضرت مولانا خواجہ عبداللہ صاحب چشتیؒ بدایوں کے مایۂ ناز عالم اور مشہور محدث اور مفسر تھے۔ ان کی زندگی علوم و معارف کا ایک بے پناہ سمندر تھی۔ مولانا ضیا صاحب کی عمر جب سات سال کی تھی تو اُن کو فاضل اساتذہ نے پڑھانا شروع کیا۔ اول قرآن شریف پڑھایا، پھر فقہ، حدیث اور تفسیر کی کتابیں پڑھائیں۔ تقریباً چودہ سال کی عمر میں آپ نے عالمانہ استعداد حاصل کر لی۔ آپ نے دس سال کی عمر سے شعر کہنا شروع کیا۔ آپ کے چند ابتدائی نعتیہ اشعار یہ ہیں:

سراجِ منیر، آفتابِ مدینہ — دکھا جلوۂ بے حجابِ مدینہ

اندھیرا جہاں میں ہوا جا رہا ہے — چمک پھر ذرا آفتابِ مدینہ

منور ہیں کون و مکاں کی فضائیں — زہے تابشِ آفتابِ مدینہ

مذکورہ اشعار سے مولانا کے زورِ کلام اور اندازِ بیان کی نُدرت کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے۔ رجبی شریف کے اجتماعات سے مولانا کو بیحد دلچسپی ہے۔ ۱۹۱۷ء سے آپ کے زیرِ اہتمام بدایوں میں رجبی کے عظیم الشان جلسے منعقد ہوتے ہیں جن میں مشہور علماء و شعراء خاص طور پر شریک ہوتے ہیں۔ تقریباً پینتیس سال تک مولانا سرکاری ملازمت میں منسلک رہے۔ اس اہم مصروفیت

کے زمانہ میں بھی خدمتِ علم وادب کا سلسلہ زور شور سے جاری رہا۔ ہند کے مشہور شاعر شکیل بدایونی، مضطر صابری، ماہر القادری، طالب انصاری، محشر بدایونی، سحر اکبر آبادی اور رضا قریشی، حضرت مولانا کے ممتاز شاگرد ہیں۔ حق تعالیٰ نے مولانا کو نظم و نثر پر یکساں قدرت عطا کی ہے۔ جس طرح آپ کی دلآویز نظمیں کامیاب اور مقبول ہیں اسی طرح آپ کے نثر کے مضامین بھی علمی حلقوں میں بیحد پسند کئے جاتے ہیں۔

۱۳۶۷ھ میں حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے آپ کو سفرِ حج اور زیارتِ مدینہ کی توفیق عطا فرمائی۔ اس سفرِ مبارک کے حالات آپ نے نظم میں مرتب کئے ہیں۔ یہ تمام حالات کتابی شکل میں شائع ہو چکے ہیں۔ حضرت مولانا ایک سراپا ایثار، سراپا اخلاص اور سراپا درد بزرگ ہیں۔ نہایت خلیق، انکسار پسند اور شگفتہ مزاج ہیں۔ ظاہری شان و شوکت سے بیحد نفرت اور سادگی سے محبت ہے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری کے لحاظ سے صالحینِ سلف کا بہترین نمونہ ہیں۔ تحریر و تقریر میں سادگی ہے، اثر اور درد ہے۔ ان کی تحریر اور تقریر مبالغہ آمیز باتوں سے پاک ہوتی ہے۔ بعض مضامین کا ایک ایک حرف درد و اثر اور سوز و گداز میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔ کلام کی شیرینی اور اندازِ بیان کی ندرت ایک امتیازی شان رکھتی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو زیادہ عرصہ تک زندہ و سلامت رکھے۔ آمین!۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تجلّیاتِ نعت

اللہ اللہ یہ عقیدہ کلکِ حق آگاہ کا
لکھ رہا ہے سر بسجدہ ہو کے نام اللہ کا

حمدِ رب میں وجد سا طاری ہے فکر و ہوش پر
ہے صریرِ خامہ یا نغمہ ہے بسم اللہ کا

ہفت اقلیمِ سخن کی حکمرانی ہے بجا
تاج ہے سر پر قلم کے مدِّ بسم اللہ کا

ابتدا و انتہا میں ہیں حروف اللہ کے
میرے دل پر نقش ہے ہر حرف میری آہ کا

روز و شب ہوتا رہے نظارۂ نورِ ازل
ہے فلک کے ہاتھ میں آئینہ مہر و ماہ کا

جدولِ نورِ خدا ہے ہر خطِ لوحِ جبیں
ہے رقم طغرا بخطِ نور بسم اللہ کا

ہے مرا دل بھی اسی کا جلوۂ نورِ جمال
نام ہے عرشِ معلّیٰ جس کی خلوت گاہ کا

حوصلہ اس ذاتِ واجب کی ثنا کا بے خرد
غیر ممکن ہے تعین جس کے عزّ و جاہ کا

ذرہ ذرہ آج تک سینا کا ہے طورِ جمال
ضو فشاں منظر ہے یہ کس کی تجلّی گاہ کا

لذتِ حمدِ خدا سے جان و دل سیراب ہیں
لب پہ ہے الحمد للہ، ذکر الا اللہ کا

بزمِ موجوداتِ عالم ہے گزرگاہِ فنا
تک رہا ہے ہر مسافر منہ عدم کی راہ کا

دل کی ظلمت دور کر اے برقِ تابانِ جمال
تو نے ذرّوں کو دیا ہے نورِ مہر و ماہ کا

منعم و محتاج سب پر عام ہے تیرا کرم
تیری جانب رُخ ہے یارب ہر گدا و شاہ کا

کم کئے جائیں اگر ترتیب سے اگلے حروف
ہو بعنوانِ دگر ہر لفظ نام اللہ کا

جادۂ توحید تک پہنچا نہ باطل آشنا
دور راہِ قُربِ حق سے ہے قدم گمراہ کا

نفسِ امارہ کی زد سے مردِ مومن ہوشیار
ہر قدم پر ہے خطر اس رہزنِ بدخواہ کا

آتے ہیں جلوے براہِ راست دل میں عرش سے
عرشِ حق ہوتا ہے دل ہر مردِ حق آگاہ کا

مرحبا حُسنِ عقیدت، مرحبا تکریمِ نعت
حمد سے آغاز ہے مدحِ رسول اللہؐ کا

دے ضیا کو دولتِ ایماں خدائے ذوالمنن
نُور سے معمور کر دل بندۂ درگاہ کا

حرم کی روشنی میں جذب ہے ذوقِ نظر اپنا
ہے فانوسِ چراغِ کعبہ ہر داغِ جگر اپنا

بخیر انجام ہو یارب حسابِ خیر و شر اپنا
رہے روزِ جزا منہ جانبِ خیر البشرؐ اپنا

ہوا تفسیرِ وسجد واقترب خم ہو کے سر اپنا
بنا بابِ نبیؐ کعبہ بعنوانِ دگر اپنا

ہے ارمانِ حرم منزل بمنزل راہبر اپنا
مبارک اے جنوں سُوئے مدینہ ہے سفر اپنا

خیالِ روضۂ انور ہے فردوسِ نظر اپنا
ہے جنت اپنے گھر میں آج ہے جنت میں گھر اپنا

یہ معراجِ شرف ہے خاکساری اسکو کیوں کہیے
ہے سر بابِ نبیؐ پر ہے مقدر اوج پر اپنا

لبِ جاں بخش سے آوازِ آیاتِ شفا آئی — مریضِ غم مبارک ہو مسیحا چارہ گر اپنا

طوافِ روضۂ شاہِ اُمم دن رات کرتے ہیں — قضا کرتے نہیں معمول یہ شمس و قمر اپنا

زباں کیوں خشک ہے کیوں چشم تر ہو خوفِ عصیاں سے — شفیعِ حشر ہے وہ تاجدارِ بحر و بر اپنا

ملائک صف بہ صف، حوریں جلو میں ساتھ ہیں غلماں — گنہگار وہاں جناں میں تم نے دیکھا کرّ و فر اپنا

مآلِ نالہ ہائے دل رسائی ہے مدینہ کی — ہے دل مرہونِ نالہ، نالہ ممنونِ اثر اپنا

وسیلہ ہے نبی کا درمیاں، حاصل مرادیں ہیں — ہے آغوشِ اجابت میں دعا اپنی، اثر اپنا

جہاں حاضر ہے جشنِ تاجپوشی ہے قیامت میں — سریر آرائے عرشِ کبریا ہے تاجور اپنا

مری تر دامنی پر روزِ محشر پھیر دے پانی — برس اے ابرِ رحمت کام کر اے چشمِ تر اپنا

معاذ اللہ یہ غفلت، یہ ذوقِ معصیت کوشی — تجھے کچھ حشر بھی معلوم ہے اے بے خبر اپنا

تری رحمت کے جھالے حشر میں اس شان سے برسے — کہ منہ اپنا سا لے کر رہ گئی نارِ سقر اپنا

صراطِ حشر سے جب دو قدم ہم ناتواں گزرے — کیا روح الامیں نے فرش پا انداز پر اپنا

یہ منظر تھا ترے آئینۂ رخ کی صفائی کا — کہ منہ دیکھا کیا حیرت سے خود آئینہ گر اپنا

تمنا ہے ضیا واصل بحق ہو جاؤں طیبہ میں

جوارِ روضۂ اقدس میں ہو جس دم گزر اپنا

ازل میں جب نظر بزمِ ازل کا مہ جبیں آیا — تو خود آئینہ بر کف حسنِ صورت آفریں آیا

تصور بن کے دل میں کون محبوبِ حسیں آیا — بجائے دل نظر آئینۂ حسن آفریں آیا

بہ ارمانِ شفاعت وجد میں قلبِ حزیں آیا
جہاں دل میں خیالِ رحمۃ للعالمیں آیا

فرشتے دیکھتے ہی مجھ کو محشر میں پکار اُٹھے
وہ دیکھو، وہ غلامِ رحمۃ للعالمیں آیا

کسی نے بات تک پوچھی نہ میدانِ قیامت میں
جو کام آیا تو بس لطفِ شفیع المذنبیں آیا

تہِ مدفن زمیں بوسِ حرم کا منہ اُجالا تھا
چراغِ کعبہ لے کر تا لحد داغِ جبیں آیا

اُٹھیں کوثر سے جب موجیں طوافِ یکساقی کو
نظر گردش میں ہر جامِ شرابِ انگبیں آیا

اجل آ، خاتمہ بالخیر ہونے کی بشارت دے
لبوں پر خیر سے خود نامِ ختم المرسلیں آیا

ہوئیں جب نعمتیں روزِ ازل تقسیم عالم کو
مری قسمت میں عشقِ رحمۃ للعالمیں آیا

مریضِ جاں بلب ہوں، ہوں جدا اپنے مسیحا سے
پیامِ مرگ مجھ کو ہائے ابتک کیوں نہیں آیا

نگاہیں حشر میں اُٹھیں خلیلؑ و نوحؑ و آدمؑ کی
کہ ختم الانبیاء محبوبِ رب العالمیں آیا

مبارک اے جنوں صحرا نوردی ارضِ بطحیٰ کی
نظر ہر گام پر گلشن بکفِ خلدِ بریں آیا

تعالیٰ اللہ ہے یہ اوجِ مینارِ فلک رفعت
نظر حدِ نظر تک جلوۂ عرشِ بریں آیا

رہے گی تا ابد کرّوبیانِ عرش کو حیرت
کہ پُتلا خاک کا تا سرحدِ عرشِ بریں آیا

جہاں میں تشنہ لب چھوڑا، کیا سیراب محشر میں
تلاطم قلزمِ رحمت میں آیا تو کہیں آیا

بشر تھے یا بشر کی شکل میں وہ نورِ قدرت تھے
سمجھ میں رازِ قدرت یہ نہیں آیا نہیں آیا

جوانِ ہاشمی بن کر شفیعِ حشر محشر میں
اُٹھائے دامنِ رحمت سمیٹے آستیں آیا

کیا دل ٹکڑے ٹکڑے دردِ ہجرِ ارضِ طیبہ نے
بہا آنکھوں سے خونِ آرزو، تا آستیں آیا

نظر کیطرح دم بھر میں شبِ معراج کا دولہا
زمیں سے تا فلک پہنچا فلک سے تا زمیں آیا

حدِ تحقیق میں ختمِ رسل نورِ مبیں تیرا
وجودِ عالمِ ایجاد سے قبل ازیں آیا

دمِ آخر نظر کا نور آنکھوں تک نہیں آتا
نظر یہ کس کا جلوہ اے نگاہِ واپسیں آیا

یقیں ہی تیری شانِ مغفرت پر اے کریم ایسا
خیالِ ترکِ عصیاں قلب میں اب تک نہیں آیا

ضیا با ایں ہمہ اعمالِ بد میدانِ محشر میں
بہ اُمیدِ شفاعت یا شفیع المذنبیں آیا

وفورِ شوق لے کر تا درِ خیر الانام آیا
مبارک آستاں بوسِ حرم باب السلام آیا

ہجومِ خاک بوسانِ حرم بہرِ سلام آیا
جوارِ روضۂ خیر البشر خیر الانام آیا

صراحی ہاتھ میں ساقی نی لی، گردش میں جام آیا
لبِ تسنیم جب ساغر بداماں تشنہ کام آیا

یہ کس کے نقشِ پا سے عرش کے جلوے ہوئے رخشاں
نظر ہر ذرہ خاک بدر کا ماہِ تمام آیا

شفیعِ حشر کو دیکھا جدھر میدانِ محشر میں
بہ ارمانِ شفاعت عاصیوں کا اژدہام آیا

گنہگاروں کو بخشا اپنے لطف و رحم سی حق نی
سرِ محشر فریبِ زہد و تقویٰ کچھ نہ کام آیا

خدا جانے کہاں ہی عرشِ اعلیٰ پر مقام اس کا
قدمبوسی کو جس کی صاحبِ سدرہ مقام آیا

ادب سے سر جھکے صف بستہ استادہ ہوئے قدسی
سلامِ شوق پڑھ اے ہمنشیں وقتِ قیام آیا

لحد جس کو بہشتِ اہلِ ایماں خلق کہتی ہی
مبارک مرنے والو! یہ وہی جنت مقام آیا

ملائک خاک کے پتلے کے آگے سربسجدہ تھے
پسند اللہ کو خیر البشر کا احترام آیا

تمنائے طوافِ کعبہ ہے دل میں ضیا پنہاں

جھکا سجدہ کو سر شاید در بیت الحرام آیا

نظر یہ ساقیٔ تسنیم کا اکرامِ عام آیا
امڈ کر سوئے کوثر میکشوں کا اژدہام آیا

ہجومِ غم میں کیا کہئے زباں پر کس کا نام آیا
دعا دینے لبِ فریاد کو عیشِ دوام آیا

مقامِ حمد سے اس کی شفاعت کا پیام آیا
شفیعِ حشر کا محشر میں جو بن کر غلام آیا

مدینہ اللہ اللہ وہ تجلی گاہِ عالم ہے
جہاں وقفِ زمیں بوسی نظر ہر خاص و عام آیا

جناں میں رنگ یہ زاہد نے دیکھا بزمِ ساقی کا
لئے ہر رندِ میکش بادۂ کوثر کا جام آیا

حرم میں جانبِ زمزم، جناں میں سیرِ لبِ کوثر
جہاں یہ بادہ کش آیا بجاہ و احترام آیا

مرا منہ چومنے روح الامیں کی روحِ پاک آئی
محمد مصطفےٰ کا جب مرے ہونٹوں پہ نام آیا

رُخ و زلفِ نبی ﷺ کی یاد کام آئی پسِ مردن
نظر زیرِ لحد جنت کا منظر صبح و شام آیا

مرے داغِ جبیں نے چاندنی پھیلائی محشر میں
نشانِ سجدہ پہلو میں لئے ماہِ تمام آیا

سخی داتا نے بھر دیں جھولیاں انعام و بخشش سے
درِ دولت سے جب آیا جو سائل شادکام آیا

ملائک انبیا جن و بشر محشر میں لرزاں تھے
وسیلہ رحمۃ للعالمین ﷺ کا صرف کام آیا

حرم سے عرش تک تھی چاندنی ہی چاندنی پھیلی
شبِ اسریٰ حرا کا چاند جب بالائے بام آیا

ہیں رفتارِ قیامت میں خود آثارِ سکوں پیدا
فرازِ عرشِ رب سے کون یہ رحمت خرام آیا

کلام اللہ فرمایا، خدا نے اس کو قرآں میں
زبانِ صاحبِ قرآں پہ جب کوئی کلام آیا

وہ دن آئے کہیں اہلِ حرم باہم دگر یا رب
ضیاؔ بہرِ سلامی جانبِ باب السلام آیا

بدر کا چاند عرش پر آیا ‏ سوئے بیت الشرف قمر آیا
نورِ خیر البشرؐ نظر آیا ‏ مرحبا شوقِ دید بر آیا
عرش اورنگِ دل نظر آیا ‏ دل میں کعبہ کا تاجور آیا
رہ نوردِ حرم مبارک باد ‏ روضۂ سیدالبشرؐ آیا
حشر میں تھا یہ مغفرت کا یقیں ‏ ہر گنہگار بے خطر آیا
سوئے باب السلام بہرِ سلام ‏ ہر فرشتہ جھکائے سر آیا
ہائے پہنچے نہ ہم مدینہ تک ‏ دل میں ارماں یہ عمر بھر آیا
دل میں ہے مہ جبینِ بدر کی یاد ‏ چاند آئینہ میں اُتر آیا
بادہ کش کعبہ کے تصور میں ‏ میکدہ کا طواف کر آیا
مسند آرائے فرشِ خاکِ حرم ‏ عرش پر جلوہ گر نظر آیا
ہو لبِ خشک و چشمِ تر کو نوید ‏ دل میں سلطانِ بحر و بر آیا
خطرۂ پل صراط ارے توبہ ‏ ہر قدم پہ خدا نظر آیا
مصطفٰےؐ آئیں حرا میں جلوہ فروز ‏ عرش قرآں لئے اُتر آیا
اب ہے بیمار زندۂ جاوید ‏ وہ مسیحا، وہ چارہ گر آیا

دیکھ کر دامنِ طلب خالی دل مرا فرطِ غم سے بھر آیا
لبِ تسنیم بزمِ ساقی میں جام بر کف جہاں نظر آیا
ہو گئے جان و دل ضیا روشن
نورِ قدرت نما نظر آیا

بزمِ ازل میں تم نے جب طرفِ نقاب اُٹھا دیا
فطرتِ حسن و عشق نے رازِ حجاب اُٹھا دیا
ساقیٔ مجلسِ ازل، اُف یہ عطائے بر محل
میری طرف کو جھوم کر جامِ شراب اُٹھا دیا
حشر میں سب ہیں شادکام سُن کے نویدِ عفوِ عام
کس نے سوالِ مغفرت روزِ حساب اُٹھا دیا
خوش ہو گروہِ عاصیاں، ہیں جو حضورؐ درمیاں
رحمتِ حق نے خلق سے قہر و عذاب اُٹھا دیا
بدر و اُحد میں اہلِ کیں، ہیبتِ حق سے کانپ اُٹھے
جس کی طرف حضورؐ نے رُخ بہ عتاب اُٹھا دیا
دیکھ کے روزِ کارزار خالدؓ و سعدؓ کا وقار
قیصر و جم نے بزم سے چنگ و رباب اُٹھا دیا

ساقیٔ خلد کا جمال دیکھ کے میگسار نے
شیشہ شکست کر دیا، جامِ شراب اُٹھا دیا
بن کے جوانِ سرفروش، ہو رہِ حق میں گرم جوش
حشر یہ میکدہ میں کیوں مستِ شباب اُٹھا دیا
موجِ رواں نے کر دیا چشمِ زدن میں پائمال
جس نے بھی سر غرور سے مثلِ حباب اُٹھا دیا
اشکِ رواں نے دھو دیئے فردِ گناہ کے حروف
فتنہ یہ تو نے حشر میں چشمِ پُر آب اُٹھا دیا
شورِ اذانِ صبحِ حشر بانگِ درا کا شور تھا
تھے جو لحد میں شام سے مائلِ خواب اُٹھا دیا
خفتہ نصیب جہاں تشنۂ دید تھا ہنوز
شانہ ہلا کے موت نے بے خور و خواب اُٹھا دیا
سجدۂ شکر کر ضیا، دیکھ جمالِ حق نما
شاہدِ بزمِ قدس نے طرفِ نقاب اُٹھا دیا

دل بنا عرش، حجابات مقابل سے اُٹھا
پردے سب پردہ برانداز ازل دل سے اُٹھا
سر جہاں کشمکشِ سجدۂ باطل سے اُٹھا
حق تو یہ ہے کہ حجاب آئینۂ دل سے اُٹھا

کون یہ عرش نشیں عرش کی منزل سے اُٹھا
غُلِ رَفعنَا لکَ ذِکرکَ کا مقابل سے اُٹھا

کلسِ روضۂ پُر نور کا کرنے کو طواف
شعلۂ نُور چراغِ مہ کامل سے اُٹھا

اللہ اللہ اثرِ معجزۂ برقِ جمال
چشمِ تر سے ہوئی بارش تو دھواں دل سے اُٹھا

بے طلب بارشِ انعام گرانباری یہ
گوشۂ دامنِ مقصود نہ سائل سے اُٹھا

ہے یہی دشتِ حرم، بادیہ پیمائے حرم
صورتِ نقشِ قدم پاؤں نہ منزل سے اُٹھا

طورِ سینا مرا سینہ نظر آیا مجھ کو
پردۂ راز جو خلوت کدۂ دل سے اُٹھا

سر نگوں حشر میں آیا ہوں گناہوں سے کریم
بار اُٹھا تو یہ لیکن بڑی مشکل سے اُٹھا

جاذبِ تاب و تواں تھا سفرِ راہِ حرم
تھک کے بیٹھا جو مسافر تو نہ منزل سے اُٹھا

کیوں ہے لب تشنۂ صہبائے ازل بادہ گسار
جامِ تسنیم کفِ ساقیٔ محفل سے اُٹھا

اک نگاہِ غلط انداز حقیقت کی طرف
سب حجاباتِ مقامِ حق و باطل سے اُٹھا

خسروا خلد بداماں لیے ہے تا زیست غلام
دستِ رحمت کو نہ اب دامنِ سائل سے اُٹھا

کون تھا صبحِ ازل انجمن آرائے جمال
شورِ اللہ جمیلؒ سرِ محفل سے اُٹھا

مل گیا قرب خدا غاشیہ برداروں کو
بن گیا خاصۂ حق جو تری محفل سے اُٹھا

بحرِ رحمت میں گناہوں کا سفینہ ڈوبا
جوشِ طوفانِ شفاعت لبِ ساحل سے اُٹھا

ذوقِ تکمیلِ عقیدت کا تقاضا ہے ضیا
لطفِ کامل نگہِ مرشدِ کامل سے اُٹھا

امیدوارِ شانِ کرم دل بنادیا
ہر معصیت کو عفو کے قابل بنادیا

جلووں کا اک حجاب مقابل بنادیا
نورِ مبیں کو صاحبِ محمل بنادیا

یوں مجھ کو محترمِ سرِ محفل بنادیا
ساقی نے اپنے دل کو مرا دل بنادیا

جلوہ فروزِ دل میں ہوا چاند بدر کا
ذرہ کو روکشِ مہِ کامل بنادیا

عمرت دراز باد دلِ مغفرت طلب
مجھ کو درِ کریم کا سائل بنادیا

جب آپ نے اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کہا
انساں کو احترام کے قابل بنادیا

آخر کمالِ محویتِ عشق نے مجھے
دنیا کے ہست و نیست سے غافل بنادیا

پہنچا کے تاجدارِ حرم دل نے خود مجھے
منزل سے بے خبر سرِ منزل بنادیا

فیضِ نگاہِ ساقیٔ کوثر ترے نثار
خمخانۂ حجاز مرا دل بنادیا

تھی ساقیٔ ازل کی مری خاک پر نظر
ساغر بنا کے توڑ دیا دل بنادیا

لکھا بیاضِ حسن پہ قدرت نے تبصرہ
رُخ کو ترے صحیفۂ کامل بنادیا

راہِ عذاب بند گنہگار پر ہوئی
توبہ کا سلسلہ حدِ فاصل بنادیا

دستِ گدا نواز مبارک یہ بخششیں
ذوقِ طلب نے خلق کا سائل بنادیا

مینارِ سبز و گنبدِ خضرا کی دید نے
مجھ کو حیاتِ خضر کا قائل بنادیا

کشتی مری نکل گئی سیلابِ حشر سے
رحمت نے دھار کاٹ کے ساحل بنادیا

ذروں کو عکسِ ناخنِ پائے حضور نے
پہلے ہلال، پھر مہِ کامل بنادیا

ہے وقفِ سجدہ شوقِ زمیں بوسیٔ حرم
دل کو مقامِ قربِ نوافل بنادیا

گن گن کے انگلیوں پہ خطائیں معاف کیں — آساں حسابِ عقد انامل بنا دیا

معجز نما ہے چشمِ خدا بیں خدا گواہ — ناقص کو اک نگاہ میں کامل بنا دیا

شوقِ حرم جو سلسلہ جنباں ہوا ضیا

ہر رشتۂ اسیرِ رہ سلاسل بنا دیا

حریمِ لامکاں، یا خلد کاشانہ بنا جانا — یہ دل ہے یا نبیؐ! اس کو نبی خانہ بنا جانا

حرم کے تاجور پھر دل میں آ جانا مدینہ سے — پھر اس برباد گھر کو قصرِ شاہانہ بنا جانا

محبت آفریں جھونکوں سے بھڑکا کر محبت کو — نسیمِ صبحِ طیبہ مجھ کو دیوانہ بنا جانا

عرب کے چاند کرنا ذرہ ذرہ قبر کا روشن — شبِ تارِ لحد کو روشنی خانہ بنا جانا

مری تقدیر صبح و شام بن بنکر بگڑتی ہے — ہے ان کا کام بگڑے کام روزانہ بنا جانا

مہک دیکر مئے تسنیم کی ہر پھول کو ساقی — چمن کو مستقل اک بزمِ رندانہ بنا جانا

گنہگاروں سے اعلانِ شفاعت برملا کرنا — جہاں کو شائقِ لطفِ کریمانہ بنا جانا

رہیں کوثر بکف تا حشر ساقی بادہ کش تیرے — چمن کو میکدہ پھولوں کو پیمانہ بنا جانا

حقیقت آشنا اپنا بنا کر او خدا والے — جہانِ ماسوا سے مجھ کو بیگانہ بنا جانا

میں اُن دل بستگانِ عشق کا ٹوٹا ہوا دل ہوں — نہ آیا جن کو دو حرفوں کا افسانہ بنا جانا

ضیا کو اے حسینِ کعبہ دیوانہ بنا اپنا

تجھے آساں ہے دیوانوں کا فرزانہ بنا جانا

صبح محشر فیضیابِ رحمت و انعام تھا
میں کہ مجرم تھا مگر ذوالمجد والاکرام تھا

خوفِ محشر واہمہ تھا اک خیالِ خام تھا
دفترِ اعمال بخشش کا مری پیغام تھا

انعقادِ جشنِ اسریٰ کتنا خوش انجام تھا
صدرِ بزمِ عرش میرِ مجلسِ اسلام تھا

باوجود ہست و بود انساں غلام انجام تھا
منتظرِ عالم فریبِ ہستئ ناکام تھا

خلد میں یہ ساقئ کوثر کا فیضِ عام تھا
مستِ صہبائے ازل ہر رند مے آشام تھا

ہو گئی دوری حضوری، دل مدینہ بن گیا
ضبطِ غم آغاز ہی سے تہنیت انجام تھا

عرش تک گونجا کئے نالے بہ آہنگِ بلند
شورِ آہِ بیکساں آوازِ طشت از بام تھا

ہے جمالِ ساقئ تسنیم آنکھوں میں ہنوز
کسقدر کیف آفریں دورِ شراب و جام تھا

تھیں دمِ عیسیٰ نگاہِ جانفزا کی گردشیں
تم نے جس بیمار کو دیکھا اُسے آرام تھا

آنکھ فوراً کھل گئی سن کر اذانِ صبحِ حشر
سو گئے تھے ہم جب تہہ مدفن تو وقتِ شام تھا

اب تو ہم ہیں اور طوافِ گنبدِ خضرا کی دھن
دورِ ماضی ترجمانِ گردشِ ایام تھا

دیکھ کر کوثر بداماں ساقئ تسنیم کو
سوئے میخانہ رواں ہر رندِ تشنہ کام تھا

تھی جہاں پرور ازل سے رحمتِ عالم کی ذات
جو گدا، جو تاجور تھا بندۂ بے دام تھا

لے رہا تھا عکسِ اعجازِ رُخ و زلفِ حضورؐ
آفتاب آئینہ بر کف صبح سے تا شام تھا

دیکھ کر حجاج کی سج دھج یقیں آ ہی گیا
رحمتِ حق کا دوشالہ جامۂ احرام تھا

اللہ اللہ عہدِ فاروقِ معظمؓ کا جلال
ہیبتِ حق سے زمانہ لرزہ براندام تھا

مورد لطف خصوصی تھا ضیا میں حشر میں
ہر طرف روز جزا گو اژدہام عام تھا

ہر طرف پھولوں کی بارش رحمتوں کا جوش تھا
گنبد خضرا فضائے نور میں روپوش تھا

ساقی بزم ازل تسنیم در آغوش تھا
میگساران جناں میں شور ناؤ نوش تھا

ہر طلبگار شفاعت خلد در آغوش تھا
عیب پوش عاصیاں محشر میں کملی پوش تھا

پرسش اعمال کا محشر میں کس کو ہوش تھا
شرم سے ہر مجرم روز جزا خاموش تھا

مجلس صبح ازل میں جلوہ آرا تھے حضورؐ
مجمع خوبان عالم بیخود و مدہوش تھا

اللہ اللہ اُن کی بزم ناز کا رعب و جلال
ہر صحابی صورت شمع سحر خاموش تھا

دم قدم سے تیرے اے بدر سپہر حسن و عشق
ذرہ ذرہ بدر کا خورشید در آغوش تھا

تھا لب کوثر حسین کعبہ ساقی خلد میں
ہر شرابی جام بر کف میکدہ بر دوش تھا

مے فشاں کوثر کے چھینٹے تھے فضائے حشر میں
بادۂ تسنیم سے مخمور ہر مے نوش تھا

تھا یہ ذوق انتظار اُمت خیر الوریٰ
باب ایوان جناں کھولے ہوئے آغوش تھا

تھی نظر سوئے مدینہ روح تھی واصل بحق
مرنے والا رحمت باری سے ہم آغوش تھا

روز محشر شرم عصیاں سے تھے مجرم آب آب
قلزم رحمت میں طوفان کرم کا جوش تھا

اے مکین لامکاں اے خلوت آرائے جہاں
تھا وہ دل عرش خدا جس دل میں تو روپوش تھا

منہ چھپائے شرم عصیاں سے ہجوم حشر میں
آپ کے دامن میں مجرم آپ کا روپوش تھا

خوگرِ عصیاں کی حالت پر انہیں رحم آگیا
رحمتِ حق سے ضیا محشر میں ہم آغوش تھا

معصیت کوشی میں پنہاں ذوقِ استغفار تھا
ہر ورق فردِ عمل کا مغفرت آثار تھا

یہ کمالِ جلوۂ حسنِ رُخِ سرکار تھا
دل میں تھا نورِ خدا، دل مطلعِ انوار تھا

بدر کامہ پارہ صدرِ بدرِ نور و نار تھا
عرش کا ہر چاند تارا شائقِ دیدار تھا

خوبرویانِ ازل پڑھتے تھے آیاتِ جمال
رُو نما کس کا جمالِ مصحفِ رُخسار تھا

تھی حجابِ عرش میں جلوے یہ کس کے بے حجاب
حُسنِ صورت آفریں خود آئینہ بردار تھا

جلوے چمکے دُور سی، شعلے اُٹھے کچھ طور سے
ماہِ بطحیٰ عرش سے شاید تجلّی بار تھا

تھی شبِ غم سامنے شمعِ شبستانِ حرم
مست خوابِ ناز تھا میں، دل مگر بیدار تھا

تھا مہ کنعاں کہیں، شمعِ یدِ بیضا کہیں
وہ تنِ بے سایہ جو اک لمعۂ انوار تھا

لا رہے تھے نیند کے جھونکے مدینہ کی ہوا
نور کے تڑکے مقدر خواب میں بیدار تھا

ہر گدا پر تھی حرم سے بارشِ دُرِّ نجف
دامنِ رحمت کسی کا ابرِ گوہر بار تھا

کر رہا تھا اقتباسِ نورِ طیبہ سے ضیا
ذرہ ذرہ قبر کا آئینۂ انوار تھا

نزدِ کوثر ساقیٔ تسنیم کا دربار تھا
جام بر لب شیشہ بر کف سامنے میخوار تھا

مے فشاں تھی چشمِ مستِ ساقیِ بزمِ ازل
ہر گدائے میکدہ مخمور تھا سرشار تھا

بادۂ کوثر کے چھینٹوں سے گلستانِ جناں
میکدہ کا میکدہ، گلزار کا گلزار تھا

تھیں خمار آگیں تمنائیں مدینہ پر نثار
دل جو سرمستِ ولائے سیدِ ابرار تھا

مسند آرائے مقامِ حمد بزمِ حشر میں
عرش کا دولھا محمدؐ احمدِ مختار تھا

بخششِ اُمت تھی محبوب و محب میں زیرِ بحث
اِس طرف ہے ضد پہ ضد تھی اُس طرف اقرار تھا

رحمتیں تھیں ایک جانب تھی ندامت اک طرف
وہ شفیعِ روزِ محشر تھی میں عصیاں کار تھا

تھا عذابِ حشر سے دل مضطرب با ایں ہمہ
دادرِ محشر سے عصیاں کا مجھے اقرار تھا

دو قدم بھی چل سکا مجرم نہ سوئے پُل صراط
پاؤں تھی لغزش میں سر پر معصیت کا بار تھا

کامیابِ مغفرت تھا تیری رحمت سے کریم
میں کہ ناکارہ تھا بد اعمال و بدکردار تھا

خفتہ بختوں کیلئے تھی وقف جس کی ہر دعا
سو رہے تھے سب مگر وہ رات بھر بیدار تھا

وہ تو یہ کہیے کہ خضرِ راہ تھا لطفِ حضورؐ
ورنہ میرا تا حرم جانا بہت دشوار تھا

اک شعاعِ نور تھی جو از زمیں تا آسماں
عرش بر سر روضۂ انور کا وہ مینار تھا

تیرے دم سے ہے دمِ عیسیٰؑ کا دنیا میں وقار
اس لئے تجھ سے طلبگارِ شفا بیمار تھا

تھا جو صبحِ حشر پر موقوف دیدارِ حضورؐ
شامِ تربت کا ہر اک منظر سحر آثار تھا

لاکھ تھا بحرِ فنا کا جزر و مد طوفاں بدوش
ناخدا ہوتے جو تم دم بھر میں بیڑا پار تھا

اب تو ہو جاتا خدارا شانِ رحمت کا ظہور
ملتجی آستاں بوسی ضیا سرکار تھا

وصفِ حضورؐ کر ضیا وجد میں سب کو لائے جا
نغمۂ نعتِ مصطفیٰؐ بزم میں گنگنائے جا

بن کے چاند دل میں آ، دل کو حرم بنائے جا
جلوۂ رُخ کا واسطہ، جلوۂ رُخ دکھائے جا

نالۂ دل گداز سُن، بزم میں مسکرائے جا
برقِ نگاہِ دلنواز، دل پہ مرے گرائے جا

شاہدِ بزمِ ذوالجلال، خلق ہے شائقِ جمال
حُسنِ خدانما دکھا، رُخ سے نقاب اُٹھائے جا

ساقیٔ مجلسِ ازل، حُجلۂ عرش سے نکل
بیخودِ بادۂ الست، آ مجھے پھر بنائے جا

شیشہ بکف حرم سے آ، بزم کو میکدہ بنا
آج تو بادۂ حجاز میرِ نجف پلائے جا

بحرِ الم ہے موج خیز، جوش پہ ہے ہوائے تیز
ڈوب رہا ہوں ناخدا ناؤ مری ترائے جا

کب سے ہے بے اثر دعا، آ مرے کارساز آ
دستِ کرم سے کام سب بگڑے ہوئے بنائے جا

سُوئے گناہگار آ، مژدۂ مغفرت سُنا
دل سے عذابِ حشر کا خوف و خطر مٹائے جا

عازمِ وادیٔ حجاز، دور نہیں حریمِ ناز
منزلِ شوق میں ذرا اور قدم بڑھائے جا

دل میں ہے حسرتِ سجود، لب پہ ہے نغمۂ درود
شائقِ جلوہ، سر ذرا سُوئے حرم جھکائے جا

دیکھ درِ حضورؐ پر بخشش و جود کا اثر
دستِ طلب دراز کر بھیک پہ بھیک پائے جا

کیفِ مناقب و ثنا اور بھی کچھ سوا ضیا
نغمۂ نعتِ مصطفیٰؐ ہاں اسی دُھن میں گائے جا

جز نورِ ذات غیر پہ مائل نہیں رہا
دل بن گیا چراغِ حرم، دل نہیں رہا

عکسِ رُخِ حضورؐ، مقابل نہیں رہا
اب آئینہ یہ آئینۂ دل نہیں رہا

جز ذاتِ حق تصورِ باطل نہیں رہا | دل میں کوئی خیال بجز دل نہیں رہا
پیری میں لطفِ زیست بھی حاصل نہیں رہا | وہ حوصلے نہیں رہے وہ دل نہیں رہا
مستِ ولائے ساقیٔ محفل نہیں رہا | کوثر بجام میکدۂ دل نہیں رہا
ناقص ازل سے جذبۂ کامل نہیں رہا | ناکامِ لطفِ وصل کبھی دل نہیں رہا

احساسِ پاسداریٔ باطل نہیں رہا
غافل ثنائے حق سے ضیا دل نہیں رہا

لذت کشِ فضائے حرم دل نہیں رہا | سامانِ دلفریبیٔ محفل نہیں رہا
یکتا فروغ میں ہے جمالِ حسینِ بدر | دو رات بھی تو چاند مقابل نہیں رہا
ہو کر مقابلِ کلسِ روضۂ حضورؐ | محوِ زوال کب مہِ کامل نہیں رہا
سینہ کو آکے تم نے مدینہ بنا دیا | دل شکوہ سنجِ دوریٔ منزل نہیں رہا
اسرارِ حسن وعشق سرِ عرش کھل گئے | پردہ تھا درمیاں میں جو حائل نہیں رہا
موجوں نے اٹھ کے مجھ کو اتارا فنا کے گھاٹ | میں تشنۂ سفینہ وساحل نہیں رہا
خود کار ساز صلِ علیٰ ہو گئے حضورؐ | مشکل جو مرحلہ تھا وہ مشکل نہیں رہا
لبیک کے حرم سے ترانے ہوئے بلند | بے کیف نغمۂ لبِ سائل نہیں رہا
پہنچا زبانِ بلبلِ سدرہ سے تا بہ عرش | نالہ مرا فغانِ عنا دل نہیں رہا
از سینہ تا مدینہ نہیں اب کوئی حجاب | تھا پردۂ نظر وہ بھی حائل نہیں رہا

خوفِ خدا سے سینہ لرزنے لگا ضیاؔ
جب دورِ زندگی کسی قابل نہیں رہا

مانا کہ میں نجات کے قابل نہیں رہا
اُمیدِ مغفرت سے تو غافل نہیں رہا

مولیٰ ترے حضور یہ شرمندۂ گناہ
محشر میں سر اُٹھانے کے قابل نہیں رہا

ہی مغفرت کفیل گنہگارِ عشق کی
وہ جُرم کیا جو عفو کے قابل نہیں رہا

انساں رہا، گناہ کئے، مغفرت ہوئی
ہوں خوش کہ میں فرشتہ خصائل نہیں رہا

دشوار انگلیوں پہ ہوا احتسابِ جُرم
اس کا حساب عقدِ انامل نہیں رہا

محشر میں یادِ زُلفِ نبیؐ کام آ گئی
پابندِ عشق پا بہ سلاسل نہیں رہا

تم نے شہیدِ عشق عمرؓ کو بنا دیا
قاتل نظر ملاتے ہی قاتل نہیں رہا

ہے تا بہ لب خزانۂ عرفانِ بوترابؓ
جامِ سفال کاسۂ سائل نہیں رہا

خاکِ حرم سے خاکِ لحد جا کے مل گئی
سنگِ مزار بھی حدِ فاصل نہیں رہا

محشر میں خیر و شر کی جزا و سزا ملی
پنہاں تفاوتِ حق و باطل نہیں رہا

ٹوٹا بیادِ مصحفِ رُخ رشتۂ حیات
تارِ نفس گلے میں حمائل نہیں رہا

ہر دور میں رسول و نبی آئے اور گئے
سرکارؐ کا کوئی بھی مماثل نہیں رہا

کب آہِ نارسا کا حرم تک ہوا گذر
کب بیقرار ہائے مرا دل نہیں رہا

ہے ذکرِ بے ثباتیٔ عالم جگر گداز
میں احترامِ دہر کا قائل نہیں رہا

محسنؔ، امیرؔ، کیفؔ، حسنؔ، حافظ و اسیرؔ
سب چل بسے ضیاؔ کوئی کامل نہیں رہا

دل صبح ازل سے ہے میخانہ محمدؐ کا
تسنیم بداماں ہے مستانہ محمدؐ کا

کوثر کا ہے متوالا، ہر رند خدا والا
پُر ہے مئے وحدت سے پیمانہ محمدؐ کا

جن و ملک و انساں ہیں مستِ مئے عرفاں
گردش میں ازل سے ہے پیمانہ محمدؐ کا

میخواروں کا میلہ ہے، زمزم پہ جھمیلا ہے
ہے صحنِ حرم گویا میخانہ محمدؐ کا

محشر میں نہ دیں طعنہ، قدسی کہ ہوں دیوانہ
دیوانہ ہوں، لیکن ہوں دیوانہ محمدؐ کا

ہیبت سے لرزتے تھے دل قیصر و کسریٰ کے
کیا رعب تھا کیا کہیے شاہانہ محمدؐ کا

قدسی درِ رحمت پر حاضر ہیں جناں بر سر
ہے گلکدۂ جنّت کاشانہ محمدؐ کا

پُر نور سے سینہ ہو، سینہ میں مدینہ ہو
اے کاش ہو یہ احساں روزانہ محمدؐ کا

مسعود قضائیں ہیں مقبول دعائیں ہیں
ہے نام مرے لب پر روزانہ محمدؐ کا

قندیلِ حرم کی ہے تا عرشِ بریں تابش
ہے طائرِ سدرہ بھی پروانہ محمدؐ کا

لپٹا ہے سرِ محشر دامانِ شفاعت سے
دیوانہ ہے یہ سچ مچ دیوانہ محمدؐ کا

امّت کے لئے جنّت عالم کیلئے رحمت
دربار محمدؐ کا، کاشانہ محمدؐ کا

دنیا میں ندامت ہے، عقبیٰ میں خجالت ہے
عزّت سے ہے بیگانہ، بیگانہ محمدؐ کا

محشر میں ضیاؔ کو جب پابستہ ملک لائے
رحمت نے کہا آیا دیوانہ محمدؐ کا

سرِ محشر جلوس اس شان سے نکلا محمدؐ کا
کہ شور اُٹھا اَغِثْنِی یا محمدؐ یا محمدؐ کا

نہ ہوگا جیتے جی یہ بے نوا رُسوا محمدؐ کا
وظیفہ وردِ لب ہے یا محمدؐ یا محمدؐ کا

ریاضِ خلد ہے رضواں اگر روضہ محمدؐ کا
ہی قصرِ عرش منظر گنبدِ خضرا محمدؐ کا

عیاں تھی شانِ یکتائی نہ تھا سایہ محمدؐ کا
شعاعِ نورِ وحدت جسمِ انور تھا محمدؐ کا

کہاں تھا اوجِ ہفت افلاک ہم پایہ محمدؐ کا
فرازِ عرشِ اعلیٰ پر قدم پایا محمدؐ کا

بنا نقاشِ بزمِ کن یدِ بیضا محمدؐ کا
مرتب کلکِ قدرت نے کیا خاکا محمدؐ کا

ازل ہی سے رہا کونین پر قبضہ محمدؐ کا
پھریرا عالمِ امکاں میں لہرایا محمدؐ کا

جمالِ انبیاءؑ کو آئینہ پایا محمدؐ کا
ہر اک تصویر میں جلوہ نظر آیا محمدؐ کا

یہ سب عزت یہ سب اعزاز ہی صدقہ محمدؐ کا
ضیاؔ میں اور کہلاتا ہوں متوالا محمدؐ کا

ہی تخت و تاج سے محتاج بے پروا محمدؐ کا
لقب سلطانِ عرش اور نگ ہی کس کا، محمدؐ کا

بشر عاجز، ملک بیخود، رسل حیراں، فلک ساکن
خدا معلوم ہے کیا شان کیا رتبہ محمدؐ کا

حبیبِ خالقِ اکبر ہیں سردارِ خلائق ہیں
ہے یہ ادنیٰ اسے ادنیٰ مختصر رتبہ محمدؐ کا

مخاطب ہے جہاں وردِ زباں ہے اَیُّکُم مِثلی
وجودِ پاک ہے بے مثل و بے ہمتا محمدﷺ کا

نہ پایا چاندنی شب میں نہ دیکھا روزِ روشن میں
مہ و خورشید ڈھونڈا ہی کئے سایا محمدﷺ کا

زیارت ہو سکی اس کی نہ پرچھائیں ملی اسکی
چھپائے ہے شبِ قدر آنکھ میں سایا محمدﷺ کا

اگر کشفِ رموزِ مَن رَآنی کی تمنا ہے
نظر رکھے خدا پر دیکھنے والا محمدﷺ کا

فنا ہو جائیں گے تاج و نگیں نام و نشاں مٹ کے
رہے گا نام باقی یا خدا کا یا محمدﷺ کا

وہ کملی اوڑھ کر بھی چودھویں کے چاند کہلائے
لقب قرآں میں ہے مُزَّمِّل و طٰہٰ محمدﷺ کا

مرے سجدے ہیں نازاں اپنے اس ذوقِ طاعت پر
جھکایا سر جہاں نقشِ قدم پایا محمدﷺ کا

ہے رحمت عام ان کی رحمۃٌ للعالمیں ہیں وہ
ترحّم اپنے بیگانوں پہ ہے شیوہ محمدﷺ کا

فَوَلِّ وَجهَكَ فوراً ہی فرمایا محبت سے
خدا نے دیکھ کر رُخ جانبِ کعبہ محمدﷺ کا

خدا والے خدائی والے حاضر ہیں سلامی کو
جناں منظر جہاں پُر نور ہے دروازہ محمدﷺ کا

کھلا یہ راز آیاتِ فَتَرضٰی کی تلاوت سے
وہ ہے اللہ کی مرضی، ہے جو منشا محمدﷺ کا

علوئے منزلت واللہ اعلم اور کیا ہو گی
ہے خلوت گاہِ اَو اَدنیٰ مقامِ ادنیٰ محمدﷺ کا

مئے کوثر کے پنج انگشت سے چشمے ہوئے جاری
بنا پنجابِ تسنیم و لیکن پنجہ محمدﷺ کا

فرشتوں کی جبیں پر، ساقِ عرش و طاقِ جنت پر
بخطِ نور نام اللہ نے لکھا محمدﷺ کا

ضیا اے کاش جاں نکلے تو یوں نکلے مدینہ میں
ہو دم آنکھوں میں، ہو پیشِ نظر روضہ محمدﷺ کا

ابد آثار ہر جلوہ ہے اس حسنِ مکمل کا
ضیا ہے لمعۂ اول محمد نورِ اول کا

ہوا وقفِ سجودِ قرب ہو کر دردِ سر ہلکا
کیا خاکِ درِ عرش آستاں نے کام صندل کا

ازل کی جلوہ آرائی، ابد کی تابشیں دیکھیں
عرب کے چاند سے پھیلا اجالا نورِ اول کا

تعالی اللہ وہ روشن جبیں، وہ مصحفِ عارض
فضائے عرش میں ہے عکس قرآنِ مکمل کا

نہ کیوں ہو ختم تم پر آنِ خوبی شانِ محبوبی
کہ تم اک قدِ آدم آئینہ ہو نورِ اول کا

حسینِ بزمِ اَو اَدنیٰ ترا ادنیٰ سا صدقہ ہے
مقامِ اعلیٰ سے اعلیٰ کا، شرف افضل سے افضل کا

بڑھا لے کر صفاتِ مصطفیٰ کو دورِ آخر تک
کھنچا بحرِ قدم میں دائرہ جو موجِ اول کا

خطِ گلزار میں نامِ محمد عرش پر لکھا
ہوا جب حرف گلکاری قلمِ نقاشِ اول کا

وہ جاتے تھے جدھر سوکھے شجر سرسبز ہوتے تھے
سرِ اطہر پہ سایہ دھوپ میں ہوتا تھا بادل کا

ثنا خواں دیکھ کر سودائیوں کو دشتِ بطحیٰ میں
مزہ دیوانوں کو آنے لگا جنگل میں منگل کا

فضائے عرش قرآنِ مبیں نازل ہوا جس سے
ہیں نہریں خط تمہارے مصحفِ عارض کی جدول کا

علمبردارِ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی تو ہے
اڑے گا تا ابد پرچم ترے دینِ مکمل کا

ترے بحرِ کرم سے دو جہاں سیراب ہوتے ہیں
ہے دریا موجزن تیرے عطیاتِ مسلسل کا

دبا جاتا ہے شرمِ معصیت بارِ شفاعت سے
سرِ میزاں گناہوں کا ہے پلہ کس قدر ہلکا

ہوئی معدوم عمرِ بے بقا آئی قضا جس دم
حیات و موت میں وقفہ نظر آیا نہ اک پل کا

حیاتِ خضر تھی شیر و شکر رندوں سے کوثر پہ
لبِ نہرِ لبن آبِ بقا ہر جام سے چھلکا

لفافہ کھل نہ جائے حشر میں مولا چھپا لینا
مری فردِ عمل خاکہ ہے ہر جرمِ مفصل کا

حرم کی یاد بھی نذرِ تغافل ہوتی جاتی ہے — تمناؤں میں ہے ماتم مرے ذوقِ معطل کا

سیہ کاروں کو حاصل ہے اماں خورشیدِ محشر سے — فضائے حشر پر چھایا ہے سایہ ان کے کمبل کا

کفِ شیرِ خدا میں جذب تھا زورِ یداللّٰہی — ہوا کوئی نہ ہوگا ایسے دم خم ایسے کس بل کا

نمائش زہد و تقویٰ کی نہ دیگی کام محشر میں — مجھے معلوم ہے زاہد مآل اس سعیِ لاحل کا

ہوائے خلد سے بیخود ہیں دیوانے مدینہ کے — ہے نخلِ طور گویا ہر شجر بطحیٰ کے جنگل کا

ہوئے مائل بسجدہ بیخودی میں اہلِ محشر سب — یہ چمکا نور کس کی چادرِ رحمت کے آنچل کا

شبِ تارِ لحد میں روشنی پھیلی مدینہ کی — تہہ مدفن دیا داغِ جبیں نے کام مشعل کا

سفر میں پنجۂ قدرت نما سے یوں بہے چشمے — بنا پنجابِ رحمت قطرہ قطرہ انکی چھاگل کا

بشر مثل اپنی جو خیر البشر کو بھی سمجھتا ہو — لبِ مردن ٹھکانا ہے جہنم ایسے پاگل کا

ضیا ہو جاں بحق یوں اے عرب کے چاند طیبہ میں
دمِ آخر ہو جاں افروز جلوہ نورِ اول کا

رازِ جنونِ عشق کو افسانہ کر دیا — دل نذرِ جلوۂ رخِ جانانہ کر دیا

اظہارِ شانِ لطفِ کریمانہ کر دیا — ہر بینوا کو صاحبِ کاشانہ کر دیا

صلِّ علیٰ عطائے شہنشاہِ کائنات — دلقِ گدا کو خلعتِ شاہانہ کر دیا

ساقی نے تشنہ لب مجھے پا کر بہشت میں — پُر بادۂ طہور سے پیمانہ کر دیا

رندو! نویدِ ساقیٔ کوثر کے فیض نے — بابُ السلام کو درِ میخانہ کر دیا

چھینٹے اُڑا اُڑا کے شرابِ طہور کے
رندوں نے صحنِ خلد کو میخانہ کر دیا

شمعِ حریمِ روضۂ سلطانِ بدر نے
روشن چراغِ مجلسِ شاہانہ کر دیا

کیوں چل دیا بہشت کو دشتِ حجاز سے
یہ تو نے کیا ارے دلِ دیوانہ کر دیا

منبر نشینِ کعبہ ترے دردِ ہجر نے
افشائے رازِ اُستنِ حنانہ کر دیا

بابُ السلام سے یہ قربِ خدا ملی
سر ہم نے وقفِ سجدۂ شکرانہ کر دیا

دے در کے بھیک آپ نے سائل کو بار بار
لذت کشِ صدائے فقیرانہ کر دیا

ہیں اور سعیٔ جرم و خطاہائے کیا کروں
مجھ کو ہوائے نفس نے دیوانہ کر دیا

اب ہم نے شغلِ نعت و مناقب کو اے ضیا
منجملۂ مشاغلِ روزانہ کر دیا

اعتمادِ مغفرت اُس سے سوا پیدا کیا
جس قدر ذوقِ معاصی نے مجھے رسوا کیا

لطفِ اظہارِ طلب سے پیشتر کیا کیا کیا
آپ نے دل کا مرے ہر مدعا پورا کیا

کائناتِ حسن نے چومے قدم، سجدا کیا
دستِ قدرت نے مکمل جب ترا خاکا کیا

دل کو نذرِ خواہشِ دنیا و مافیہا کیا
ناشناسِ ہستیٔ فانی یہ تو نے کیا کیا

مجھ پہ اظہارِ کرم سرکار نے کیا کیا کیا
ہر دعا مقبول کی، ہر مدعا پورا کیا

فرضِ حق، منشائے طاعت ہم نے یوں پورا کیا
سوئے کعبہ رُخ کیا سوئے حرم سجدا کیا

گردشِ قسمت دمِ خوابِ سحر دیکھا کیا
نور کے تڑکے طوافِ گنبدِ خضرا کیا

آفریں صد آفریں اے حسنِ صورت آفریں
جلوۂ مستور کو خود انجمن آرا کیا

ہو گئی جب تشنہ ساقی کی نمازِ عصر ختم
ڈھلتے سورج نے طوافِ منزلِ صہبا کیا

بہرِ اُمت کی عبادت عمر بھر جاگے حضورؐ
تان کر چادر زمانہ رات بھر سویا کیا

ابتدا ہی انتہا ہے آپ کا نور و ظہور
سب سے اوّل سب سے آخر آپ کو پیدا کیا

نا اُمیدی رحمتِ باری سے مجرم کفر ہے
کیوں غمِ عصیاں میں رویا کیوں غمِ فردا کیا

ان کی رحمت نے تو دی پیہم نویدِ مغفرت
تو نے اے ذوقِ بداعمالی مجھے رسوا کیا

ڈوبنے والے پکار اُٹھے اغثنی یا رسولؐ
پھنس گئی کشتی بھنور میں ناخدا دیکھا کیا

نعمتیں بانٹیں ازل کی، دیں ابد کی عزتیں
تم ہو مختارِ دو عالمؐ تم نے جو چاہا کیا

کر لئے اشکِ ندامت قلزمِ رحمت نے جذب
آبرو دی قطرۂ ناچیز کو دریا کیا

ہو گئی پیشِ نظر گلزارِ جنت کی بہار
بیخودی میں جب خیالِ گنبدِ خضرا کیا

یادگارِ خالدؓ و فاروقؓ ہیں دنیا میں ہم
ہم نے دنیا میں بلند اسلام کا جھنڈا کیا

سر کے بل چل کر درِ رحمت پہ آئیگا ضیا
جب ذرا تم نے اشارا اے مرے مولا کیا

کمالِ اوجِ رسالت مآبؐ کیا کہنا
فرازِ عرش ہے زیرِ رکاب کیا کہنا

نہ ہے فروغِ درِ آنجناب کیا کہنا
ہے داغِ لوحِ جبیں آفتاب کیا کہنا

ہے صاف حشر میں فردِ حساب کیا کہنا
سرشکِ گریۂ چشمِ پُر آب کیا کہنا

جمالِ خالقِ حُسن و جمال دیکھ لیا
فروغِ حُسنِ رُخِ لاجواب کیا کہنا

شفیعِ حشر، امام الرسل، حبیبِ خدا
یہ محترم یہ مبارک خطاب کیا کہنا

کلیمِ عرش نشیں، نازشِ کلیم اللہ
خدائے پاک سے بہم خطاب کیا کہنا

نہاں ہے عرش کے جلووں میں بدر کا سورج
ہے آفتاب پسِ آفتاب کیا کہنا

سبک خرام تھا وہ سید البشر کا براق
فرشتے رہ نہ سکے ہم رکاب کیا کہنا

رہا نہ تا درِ قوسین کوئی پردۂ راز
حضورؐ، حق سے ملے بے حجاب کیا کہنا

ہے فیضِ ساقیٔ کوثر، عیاں لبِ کوثر
طہورِ خلد ہے موجِ شراب کیا کہنا

کلس حضورؐ کے روضہ کلاے تعالیٰ اللہ
ہے نزدِ برج قمر آفتاب کیا کہنا

علی الحساب گناہوں کی ہو گئی بخشش
حساب فہمیٔ روزِ حساب کیا کہنا

ابد قرار ہے خیر الانامؐ کی رحمت
ہیں انبیاء و ملک فیضیاب کیا کہنا

ملا ہے ان کا لعابِ دہن جو کوثر میں
ہے جامِ آبِ بقا ہر حباب کیا کہنا

ہے اب بھی لرزہ بر اندام ظلمتِ باطل
عرب کے چاند ترا رعب و داب کیا کہنا

سعادتِ ابدی کی نچھاوروں کے لئے
ازل میں آپ ہوئے انتخاب کیا کہنا

لگی جو آنکھ تو پیشِ نظر مدینہ تھا
ترے نصیب کا اے محوِ خواب کیا کہنا

ہیں وصل و ہجر، ولائے نبیؐ کے دو پہلو
کسی سے رازِ ثواب و عذاب کیا کہنا

دماغ عرش پہ ہے صرفِ جبہ سائی ہے
ضیا ہے خاکِ درِ بوترابؑ کیا کہنا

حریمِ قدرت کا خاص ہے وہ دیارِ شاہِ اُمم سے آیا
فدائیانِ حرم کو مژدہ غلافِ کعبہ حرم سے آیا

یہ خلعتِ نُورِ حق سراپا عطیۂ خاص ربِّ کعبہ
ہماری قسمت کہ آج ہم تک حریمِ شاہِ اُمم سے آیا

رکھے ہیں کاندھوں پہ اہلِ عرفاں اُٹھائے ہیں دوش پر ملائک
دو شالۂ رحمتِ الٰہی کمالِ جاہ و حشم سے آیا

ہے لب پہ صلِّ علیٰ کا نغمہ مدینہ سے قافلہ ہے پلٹا
برائے تکریم خیر مقدم حجابِ رحمت حرم سے آیا

حجابِ رحمت اُٹھا تو دیکھا قدم قدم پر وہ پاک جلوہ
جو دو قدم باہر آج تک بھی نہ جلوہ گاہِ قدم سے آیا

جہاں ہے بیخود اُلٹ گیا خود عروسِ قدرت کے رُخ کا آنچل
نسیمِ طیبہ کا پاک جھونکا وہ آج باغِ ارم سے آیا

خدا کی رحمت کا شامیانہ معافیٔ جرم کا لفافہ
تمہارے مجرم کے ہاتھ مولا تمہارے لطف و کرم سے آیا

ہے طالبِ دید مضطر کیوں ہے چشمِ نظارہ منتظر کیوں
اُٹھا دو پردہ وہ نور چمکا وہ کوئی بیت الحرم سے آیا

سیاہیٔ عصیاں کی دور ہو گی شبِ لحد زلفِ حور ہو گی
نوید اے کشتگانِ فرقت غلافِ کعبہ حرم سے آیا

ازل میں اصلاحِ انبیاءؑ کی جہاں میں انساں کی رہبری کی
نظر دو عالم کو نورِ وحدت حضورؐ کے دم قدم سے آیا

ثنائے سرکار مشغلہ ہے یہی عمل ہے یہی صلہ ہے
سوائے نعتِ رسولِؐ والا ضیاؔ نہ کچھ اور ہم سے آیا

حیاتِ مکمل ہے جینا ہمارا
ہے دل جاں نثارِ مدینہ ہمارا

خدا اپنا، ساری خدائی ہے اپنی
ہے جب تاجدارِ مدینہ ہمارا

مدینہ میں دل ہے مدینہ ہے دل میں
وطن بن گیا ہے مدینہ ہمارا

قسیمِ جناں ہے مدینہ کا دولہا
ہے جنت ہماری مدینہ ہمارا

ہمارا نبیؐ دونوں عالم سے اعلیٰ — ہے افضل جناں سے مدینہ ہمارا

سرِ عرش سے جلوہ افشانیاں ہیں — نہ کیوں طورِ سینا ہو، سینا ہمارا

پھر اے ساقی بدر اکبار بھر دے — مئے خلد سے ابگینہ ہمارا

اُٹھے موجِ کوثر کی پیمانہ برکف — ہیں ساقی کے ہم جام و مینا ہمارا

مدینہ میں پہنچیں، مدینہ ہو مدفن — ہے اس شوق میں مرنا جینا ہمارا

خدا اولے ہو ناخدا بن کے آؤ — کہ منجدھار میں ہے سفینہ ہمارا

بجا کہہ رہے ہیں حرم کے بھکاری — متاعِ جہاں ہے خزینہ ہمارا

نبیؐ کے سوا ماسوا سے ہیں غافل — جدا ہے جہاں سے قرینہ ہمارا

مدینہ کے ارمان پھر دل میں آئے — بنا بیتِ معمور، سینہ ہمارا

دعائیں ہوں گر عرش پر سر بسجدہ — بنے اوجِ افلاک زینہ ہمارا

سرِ حشر ہیں شرمِ عصیاں میں ڈوبے — ہوا سر سے اونچا پسینہ ہمارا

ضیا مژدہ سرکارؐ فرما رہے ہیں
ضیا ہے غلامِ کمینہ ہمارا

دل انوارِ لطفِ سے معمور ہوگا — یہ گھر آج نورٌ علیٰ نور ہو گا

حجابِ رُخِ حق نما دور ہوگا — درخشاں چراغِ سرِ طور ہو گا

اگر دل کی ٹھنڈک ترا نور ہو گا — غمِ حشر سینہ سے کافور ہو گا

ترے جلوۂ رُخ سے ہر داغِ دل کا
چمک کر چراغِ سرِ طور ہوگا

کرے گی مجھے آتشِ عشق ٹھنڈا
یہ شعلہ بھڑکتے ہی کافور ہوگا

مدینہ میں دل ہے، مدینہ ہے دل میں
جنہیں دور ہوگا انہیں دور ہوگا

ترقی پہ ہے کاوشِ دردِ ہجراں
بڑھے گا اگر زخم ناسور ہوگا

مزے دید کے آئیں گے روزِ محشر
کہ تو سامنے چشمِ بد دور ہوگا

ہو رُسوا سرِ حشر مجرم تمہارا
تمہیں یا نبیؐ! کب یہ منظور ہوگا

ہیں مے پاش ساقی کے رُخ کی شعاعیں
درِ میکدہ وادیٔ طور ہوگا

لبِ حوضِ کوثر ہے رندوں کا میلہ
جو ساقی کو دیکھے گا مخمور ہوگا

مدینہ سے ہوں دور لے وائے قسمت
مری طرح کب کوئی مجبور ہوگا

ضیا دیکھ کر اُن کی شانِ کریمی
غمِ حشر دل سے مرے دور ہوگا

وحشتِ شبِ اسرا کو دل میں جو مکیں دیکھا
نورِ حرمِ کعبہ تا عرشِ بریں دیکھا

انوارِ الٰہی کو تا حدِ یقیں دیکھا
جس نے تری سج دھج کو اے عرش نشیں دیکھا

تم نورِ مجسم ہو، تم حسنِ مکمّل ہو
خوبانِ دو عالم میں تم سا نہ حسیں دیکھا

کعبہ کا تصور بھی تمہیدِ عبادت تھا
سجدوں کے لئے بیخود ہر داغِ جبیں دیکھا

عمامہ کا وہ آنچل وہ خال و خطِ عارض
دامانِ ملائک میں قرآنِ مبیں دیکھا

اللہ غنی ہے یہ روضہ کا ادب اب تک　　افلاک کی رفعت کو مائل بہ زمیں دیکھا

جنت کے ہیں گلدستے فاران کی گل بوٹے　　پھولوں کی فضاؤں میں فردوسِ بریں دیکھا

اے نورِ ازل صدقہ اس جلوہ نمائی کے　　تھا دور جو آنکھوں سے شہ رگ کے قریں دیکھا

خود رحمتِ باری نے بخشش کی نویدیں دیں　　جس مجرمِ اُمت کو محشر میں حزیں دیکھا

اس حدِ تعین میں پائے ازلی جلوے　　جب دیدۂ حق بیں نے وہ رُوئے مبیں دیکھا

اس درجہ ضیا اُن کی رحمت کا بھروسہ ہے
دل پر غمِ محشر کا احساس نہیں دیکھا

فرد ہے ذات تری حُسن ہی یکتا تیرا　　مثل ممکن نہیں کونین میں شاہا تیرا

اے حسیں کتنا ہے محبوب سراپا تیرا　　تجھ پہ مائل ہے خداوندِ تعالیٰ تیرا

فتدلّیٰ ودنیٰ تیرے مقامِ ادنیٰ　　زینتِ عرشِ علیٰ نقشِ کفِ پا تیرا

واقفِ سرِّ احد اے شہِ بطحیٰ تو ہے　　محرمِ راز ہے اللہ تعالیٰ تیرا

سر رہا تیرے ہی لولاک لما کا سہرا　　سارا عالم ہے براتی مرے دولہا تیرا

دل کے ہر گوشہ میں ہے انجمنِ نور و ظہور　　یاد آتا ہے مجھے چاند سا مکھڑا تیرا

اُمتی ہونے کی کرتے تھے تمنا کیا کیا　　انبیاء دیکھ کے رتبہ شبِ اسریٰ تیرا

تابشِ حُسن سے بیخود ہی زخود حسرتِ دید　　ضو فشاں بزمِ تصور میں ہی جلوا تیرا

معجزہ دیکھنے کا دل میں تصور نہ رہا　　جب ذرا دیکھ لیا حُسنِ دل آرا تیرا

ہے جہانِ جزو کُل میں تری شاہی ترا راج
حشر تک دہر میں لہرائے گا جھنڈا تیرا

خوفِ عصیاں سے گنہگار نہ ہو زار و ملول
لکھ گیا شہ کے غلاموں میں ہے چہرا تیرا

ہیبتِ حشر سے ہاتھوں میں ہے رعشہ پیدا
چھُٹ نہ جائے کہیں دامن مرے مولا تیرا

تشنہ کامانِ جہاں ہیں ترے در سے سیراب
سلسبیلِ مئے تسنیم ہے دریا تیرا

ملک و جن و بشر پلتے ہیں در سے تیرے
سائلِ در ہے جہاں اے شہِ بطحا تیرا

یہ روشن معجزہ ہے مصطفےٰ کے روئے روشن کا
ہر اک ذرہ ہے آئینہ چراغِ دشتِ ایمن کا

رُخِ انور نظر آیا جو زلفوں میں تو ہم سمجھے
اُجالا تھا شبِ معراج میں گُم روزِ روشن کا

درِ رحمت سے پیہم نعمتوں کی وہ چھاور ہے
کہ ہے دامانِ دولت گوشہ گوشہ میرے دامن کا

مدینہ کی فضا دیکھی جناں کی نزہتیں دیکھیں
ہے فردوسِ تمنا مجھ کو منظر میرے مدفن کا

چھُپا کر رکھ لیا تھا آنکھ کی پُتلی میں حوروں نے
نظر آتا کسے اے نُورِ حق سایہ ترے تن کا

مدینہ کی طرف کی رُوح نے پرواز مرتے ہی
ہوا بیمارِ غم جب رُو بقبلہ ڈھل گیا منکا

نویدِ مغفرت لائے فرشتے عرشِ باری سے
اُٹھا جب شورِ محشر میں گنہگاروں کی شیون کا

سرِ میزاں مرے پلّہ پہ جب تشریف وہ لائے
ہوا نیکی کا پلّہ دم زدن میں سینکڑوں من کا

ہے شانِ مغفرت پر ناز غرّہ ہے شفاعت پر
سرِ محشر مرے عصیاں پہ بھی عالم ہے جوبن کا

مرے جوشِ جنوں کی ہے خبر سرکار کو میرے
حرم تک تارِ برقی سلسلہ ہے تارِ دامن کا

دلیلِ مغفرت ہے اے ضیا شاید دمِ آخر!
زخود جھکنا درِ رحمت کی جانب میری گردن کا

نورِ ازل فضائے دو عالم پہ چھا گیا
تھا کون جو حسینِ عرب بن کے آگیا

انساں کو بزمِ دہر میں انساں بنا گیا
خیر البشرؐ جہاں میں بشر بن کے آگیا

ارضِ حرم میں جب مدنی چاند آگیا
ہر ذرہ آفتاب بنا، جگمگا گیا

نورِ چراغِ کعبہ تصور پہ چھا گیا
ہیں جلوہ ہائے عرش کے سایہ میں آگیا

سلطانؐ کعبہ تا حدِ اوجِ دنیٰ گیا
کعبہ سے آکے عرش کو کعبہ بنا گیا

کعبہ قدم قدم پہ نظر مجھ کو آگیا
ہیں سر بسجدہ تا درِ خیرؐ الوریٰ گیا

طیبہ کو لے کے خود کرمِ مصطفیٰؐ آگیا
اے دل نویدِ سوئے مدینہ ضیا گیا

دل سے خیالِ تمکنتِ ماسوا گیا
دل میں خیالِ صاحبِ لولاک آگیا

فارانِ حسن و عشق نبیؐ بزمِ کائنات
محبوبِ کعبہ جب صفِ خوباں میں آگیا

اس پر سلام طور سے بھیجا کریں کلیم
ہر سنگ کو کلیمِ نوا گر بنا گیا

حرفِ غلط تھا رحمتِ باری کے سامنے
اندازۂ گناہ جہاں تک کیا گیا

تو ہے قسیمِ نار و جناں وہ گدا نواز
خالی نہ در سے تیرے کوئی بینوا گیا

روح الامیں نے بڑھ کے نویدِ نجات دی | جب میں حضورِ شافعِ روزِ جزا گیا

کعبہ سے قدس، قدس سے تا عرشِ کبریا | اک آن میں براقِ شہؐ دوسرا گیا

نالہ طوافِ گنبدِ خضرا کے شوق میں | حدِ تعینات سے آگے چلا گیا

ڈوبے گناہ سب عرقِ انفعال میں | میں فرطِ شرم سے سرِ محشر نہا گیا

شوقِ جناں میں داورِ محشر کے سامنے | تھامے ہوئے میں دامنِ آلِ عبا گیا

ہم جوشِ اضطراب میں کہتے یہ رہ گئے
سوئے حریمِ ناز ضیا جو گیا گیا

مختارِ ماسوا ہوئے حد سے سوا ملا | رتبہ ہر اک حضورؐ کو بعد از خدا ملا

حسنِ خلوصِ عشقِ رسولؐ خدا ملا | لکھا ہوا ازل سے جو قسمت میں تھا ملا

شوقِ طوافِ روضۂ خیرؐ الوریٰ ملا | یاور ملا نصیب، مقدر رسا ملا

پوری ہر آرزو ہوئی، ہر مدعا ملا | سب کچھ ملا مجھے جو درِ مصطفیٰؐ ملا

دل میں مکیں وہ صاحبِ عرشِ دنیٰ ملا | گھر بیٹھے مجھ کو جادۂ قربِ خدا ملا

مدحِ حسینِ بدر کا دل کو صلا ملا | یہ ذرہ آج عرش کے تاروں سے جا ملا

شوقِ سجود و ذوقِ نظر جبہ سا ملا | آغوشِ آرزو میں درِ مصطفیٰؐ ملا

عصیاں کا یہ خلافِ تمنا صلا ملا | فرمانِ مغفرت مجھے روزِ جزا ملا

راہِ حرم میں خضرِ حقیقت نما ملا | یعنی غبارِ دامنِ خیرؐ الوریٰ ملا

گُم منزلِ فنا میں نشانِ بقا ملا — کھویا گیا خودی سے جب انساں خدا ملا
رنگِ زباں مذاقِ تغزّل ضیا ملا
دل بھی ملا تو خوگرِ حمد و ثنا ملا

لطفِ خدا سے عشقِ رسولؐ خدا ملا — یعنی خدا ملا ہمیں جب مصطفیٰؐ ملا
بندے بنے تو ہو گئی نسبت خدا کے ساتھ — اس شانِ بندگی کے تصدّق خدا ملا
میں بحرِ حشر خیز سے یوں پار ہو گیا — طوفاں اُٹھا تو ناؤ لئے ناخدا ملا
محشر میں اس لئے ہیں گنہگار شادماں — محشر میں آکے شافعِ روزِ جزا ملا
نامِ حضورؐ پر تھا اجابت کا انحصار — ہر مدعا اٹھاتے ہی دستِ دعا ملا
رفعت ابد قرار ہے ذکرِ حضورؐ کی — یہ ذکر گھٹ سکا نہ کسی کو گھٹا ملا
قرباں اے سحابِ کرم تیری بارشیں — پُر آبِ زر سے کاسۂ دستِ گدا ملا
نُورِ نبیؐ سے ارض و سما جگمگا اُٹھے — غارِ حرا مقابلِ عرشِ علیٰ ملا
قرباں اے کریم ترے لطف و جود کے — ہر بینوا کو ذوقِ طلب سے سوا ملا
یادِ رُخِ حضورؐ میں جب آنکھ بند کی — پیشِ نظر وہ جلوۂ قدرت نما ملا
نظارۂ جمال کی تم میں نہیں ہے تاب — موسیٰؑ کو اک جواب یہی برملا ملا
ارمانوں میں ہنوز یہی اضطراب ہے — سلطانِ کائنات کے در تک نہ جا ملا
اے کاش کہہ دیں کاتبِ اعمال حشر میں — ہر وقت محوِ نعتِ رسالتؐ ضیا ملا

قابو میں نزدِ راہِ حرم دل نہ رہ سکا ‏ ثابت قدم میں تا حدِ منزل نہ رہ سکا

تاروں سے تھی عیاں شبِ اسریٰ وہ روشنی ‏ کچھ دیر ضو فشاں مہِ کامل نہ رہ سکا

کملی حجابِ مُہرِ نبوت نہ بن سکی ‏ زیرِ نقابِ شب مہِ کامل نہ رہ سکا

جب عرشِ حق سے رحمتِ حق کا ہوا ظہور ‏ قائم وجودِ ہستیٔ باطل نہ رہ سکا

ہر گام پر قریب دیارِ حبیبؐ تھا ‏ منزل سے دور رہروِ منزل نہ رہ سکا

دستِ گدا نواز رہا صرفِ بذل و جود ‏ با دامنِ تہی کبھی سائل نہ رہ سکا۔

بے نُور مہر و ماہ ہیں حیراں ہے آئینہ ‏ کوئی رُخِ مبیں کے مقابل نہ رہ سکا

اوجِ دنیٰ سے وہ شبِ اسریٰ گزر گئے ‏ رُوح الامیں جلوس میں شامل نہ رہ سکا

آ کر حضورؐ بزمِ تصوّر سے جب گئے ‏ باقی وقارِ رونقِ محفل نہ رہ سکا

کھینچا قضا نے سوئے عدم دامنِ حیات ‏ دنیا میں چند روز بھی غافل نہ رہ سکا

بحرِ فنا کی زد سے یہ مستغرقِ گناہ ‏ محفوظ زیرِ دامنِ ساحل نہ رہ سکا

یوں عرش پر حضورؐ نے دیکھا جمالِ ذات ‏ کوئی حجاب سامنے حائل نہ رہ سکا

اللہ رے شجاعتِ اصحابِ اہلِ بدر ‏ کوئی حریف مدِ مقابل نہ رہ سکا

ذات و صفات یوں ہوئے باہم گر قریب ‏ طرفِ نقاب بھی حدِ فاصل نہ رہ سکا

ناقص نہ کیوں ضیا ہو مرا ذوقِ معرفت
میں رازدارِ مرشدِ کامل نہ رہ سکا

ہی غم تو یہ کہ غمِ عشقِ مصطفےٰؐ نہ ملا
ثوابِ حسنِ عمل کیا، ملا ملا نہ ملا

نظر میں اپنی برابر ہی سب ملا نہ ملا
جو قربِ روضۂ سلطانِ دوسرا نہ ملا

حضورِ ساقیٔ کوثر، ہنوز جا نہ ملا
ہے ایک جرعۂ مے کیا، ملا ملا نہ ملا

رہِ حرم میں ہے بے کیف آرزوئے سجود
جبینِ شوق اگر اُن کا نقشِ پا نہ ملا

مرے سفینۂ عصیاں کا ہی خدا حافظ
وہ ناؤ ڈوب گئی جس کو ناخدا نہ ملا

جناں عطا ہوئی زاہد کو اور مجھے کوثر
کسی کو خلد، کسی کو شراب خانہ ملا

درِ حضورؐ سے ملتا ہے بے طلب سب کچھ
کوئی گدا کبھی مصروفِ التجا نہ ملا

دیا حضورؐ کا سب کچھ ہی پاس سائل کی
درِ کریم سے مجھ بے نوا کو کیا نہ ملا

جہانِ حسن میں وہ نامرادِ عشق ہوں میں
ہنوز تا درِ محبوبؐ جس کو جا نہ ملا

مرے نصیب میں آئی حرم کی آمد و رفت
خوشا نصیب مجھے بختِ نارسا نہ ملا

وقارِ عالمِ انسانیت کی ہے توہین
مجھے فرشتوں میں جنت کے لئے خدا نہ ملا

نگاہِ شوق کو حدِ تعینات کے بعد
کچھ اور جلوۂ وحدت کے ماسوا نہ ملا

بنا دیا تجھے احمدؐ، احد کی تابش نے
خدا کے نور سے جلوہ ترا جدا نہ ملا

کسی کو مجلسِ خوبانِ دہر میں بخدا
یہ حسنِ رخ یہ جمالِ خدا نما نہ ملا

نظر نہ خواب میں آئے وہ نور کے تڑکے
دعائے صبح کو ملت اٹھا مدعا نہ ملا

عجب ہی شانِ کرم لا الٰہ الا اللہ
لبِ نبیؐ سے کسی کو جواب لا نہ ملا

پڑے وہ مجھ پہ شرابِ طہور کے چھینٹے
کہ میکدہ میں کوئی مجھ سا پارسا نہ ملا

فرشتے روزِ جزا حرف گیر ہو نہ سکے — گناہ فردِ عمل میں کوئی لکھا نہ ملا

سلامِ شوق کو بابُ السلام پر اب تک
ضیاؔ غریب کو کیوں اے کریم جا نہ ملا

جلوۂ حسنِ خداداد کا حامل نہ ہوا — عرشِ دنیا جسے کہتی ہے مرا دل نہ ہوا

جادۂ قربِ الٰہی سے جدا دل نہ ہوا — چشمِ بد دور، غمِ دوریٔ منزل نہ ہوا

بزمِ نوشاہِ سرِ عرش میں شامل نہ ہوا — بیتِ معمور بعنوانِ دگر دل نہ ہوا

مظہرِ لیس کمثلہ ہے تری شانِ جمال — تو وہ یکتا ہے کوئی تیرا مماثل نہ ہوا

بزمِ میثاق میں منجملۂ خوبانِ ازل — کون تھا آپ کی صورت پہ جو مائل نہ ہوا

دیکھ کر تابشِ نورِ حرم و ظلمتِ دیر — بیخبر واقفِ رازِ حق و باطل نہ ہوا

اس یقیں پر کہ ہیں وہ شاہدِ ہر غیب و شہود — لبِ خاموش حریفِ لبِ سائل نہ ہوا

عمر غفلت میں کٹی اپنی مگر لطفِ حضورؐ — کبھی دم بھر کو گنہگار سے غافل نہ ہوا

بحرِ رحمت میں ڈبویا مرے عصیاں نے مجھے — یہ سفینہ کبھی لبِ تشنۂ ساحل نہ ہوا

انگلیوں پر نہ ہوا میرے گناہوں کا شمار — میں کبھی معتقدِ عقدِ انامل نہ ہوا

شبِ اسریٰ تھا یہ اللہ غنی اوجِ حضورؐ — عرش بھی تا حدِ امکاں حدِ فاصل نہ ہوا

جلوۂ ذات سے سینہ ہی مدینہ ہوتا — دلِ حیرت زدہ آئینۂ محفل نہ ہوا

دیکھ لی گنبدِ خضرا کی نہ جبتک کہ بہار — آستاں بوسِ حرمِ خلد میں داخل نہ ہوا

مدنی چاند نے ہر دور میں کی جلوہ گری
لاکھ آئینوں میں پنہاں مہِ کامل نہ ہوا

دونوں پہلو میں غرض لطفِ حضوری ہے نصیب
دل میں کعبہ ہوا، کعبہ میں اگر دل نہ ہوا

دورِ طیبہ سے ضیا ہوں بخیالِ ناقص
جذبۂ حسنِ عقیدت ابھی کامل نہ ہوا

نوید اے جوشِ بیقراری دلِ حزیں شاد کام ہوگا
سلام کو خم سرِ عقیدت حضورِ باب السلام ہوگا

ایاز و محمود کیا زمانہ وہاں اُنہی کا غلام ہوگا
مقامِ محمود روزِ محشر حضورؐ ہی کا مقام ہوگا

ہے نزدِ قوسین جلوہ آرا وہ بدر کا چاند ماہ پارا
ہلال اب دائرہ کی صورت چمک کے ماہ تمام ہوگا

شفیعِ کونین سرورِ کل بنیں گے دولہا بصد تجمل
تمام عالم کا روزِ محشر اسی لئے ازدہام ہوگا

ہے یادِ زلفِ دراز دل میں شمیمِ گیسو ہے آب و گل میں
یہ مختصر عشق کا فسانہ بہت دنوں میں تمام ہوگا

ہزار بگڑی بنے مقدر نہیں ہے مایوس قلبِ مضطر
حضورؐ جب کارساز ہونگے نہ ہو سکے گا جو کام ہوگا

خزانۂ حسن و عشق والے کر ایک چٹکی مرے حوالے
ترے بھکاری کا کام ہوگا ترا خدائی میں نام ہوگا

ریاضِ جنت کی زیب و زینت ہے کسکے دم سے ہمارے دم سے
سپردِ آرائشِ جناں کل، کیے ہمیں انتظام ہوگا

ہوئی تمنا اگر نہ پوری ہوئی نہ گر آپ کی حضوری
تو میری دنیائے آرزو کا تباہ سارا نظام ہوگا

نثار نازک خیالیاں ہوں، حریمِ رحمت کی جالیاں ہوں
جو اس تخیل میں دل سے نکلے وہ کتنا دلکش کلام ہوگا

رہیگا کب تک مجھے یہ چکر رہونگا کب تک میں خاک بر سر
بتا کب اے گردشِ مقدر، طوافِ بیت الحرام ہوگا

ہے کسکو چون و چرا کی ہمت حضورِ حق مجلسِ ابد میں
انہی کا کل سب اختیار ہوگا انہی کا سب انتظام ہوگا

مرادیں پائینگے اہلِ حاجت کہیگی لبیک خود اجابت
اُدھر وہ دینگے دعائے رحمت اُدھر زباں پر سلام ہوگا

نظر ہی رندوں کی سوئے کوثر بنیں گے ساقی شفیعِ محشر
خدائی ساغر بدست ہوگی سحر سی گردش میں جام ہوگا

نہ توڑ دل کو خیالِ ساقی رہا اگر دل میں تو نہ باقی
یہ آبگینہ شکست ہوکر شرابِ کوثر کا جام ہوگا

ملیگی دیدارِ حق کی دولت رسیگی صرفِ دعا اجابت
جو ذکر صلِّ علیٰ محمدؐ وظیفۂ صبح و شام ہوگا

خلیلؑ و یوسفؑ کلیمؑ و عیسیٰؑ جہاں میں سب ہونگے محوِ جلوہ
مرقعِ شانِ کبریائی جمالِ خیر الانام ہوگا

ضیا اُمنگوں سے پُر ہے سینہ ہوا طلب گر سوئے مدینہ
نیاز مندِ حریمِ رحمت نثارِ باب السلام ہوگا

جدا لوحِ جبیں سے داغِ سجدہ ہو نہیں سکتا
غلط یہ میری قسمت کا نوشتہ ہو نہیں سکتا

حریفِ ذوقِ عصیاں خوفِ عقبیٰ ہو نہیں سکتا
گنہگارِ شفیعِ حشر رسوا ہو نہیں سکتا

غلط قانونِ قدرت توبہ توبہ ہو نہیں سکتا
کوئی ہم مرتبہ سلطانِ بطحا ہو نہیں سکتا

ہوئی شانِ جمالِ آفرینش ختم سب تم پر
جہانِ حسن میں اب کوئی تم سا ہو نہیں سکتا

بشر ہو دامنِ خیر البشر سے دور کیا ممکن
جدا اللہ کی رحمت سے بندہ ہو نہیں سکتا

تمہاری جنبشِ ابرو سے ناممکن بھی ممکن ہے
جو تم چاہو کہ ہو جائے تو پھر کیا ہو نہیں سکتا

سرِ میزاں نہ ہوگا بارِ عصیاں سے سبک مجرم
مرے پلّے پہ ہو تم پلّہ ہلکا ہو نہیں سکتا

طوافِ بابِ رحمت کیلئے آنکھیں ترستی ہیں
فراقِ روضۂ انور گوارا ہو نہیں سکتا

تصور میں لبِ جاں بخش کے مرنا تو ممکن ہے
بہت اچھا ہے گر بیمار اچھا ہو نہیں سکتا

یہ حیرت آفرینی ہے ترے آئینہ رخ کی
دمِ آخر مریضِ غم کو سکتہ ہو نہیں سکتا

وہ رحمت آفریں نیچی نگاہیں کیا قیامت ہیں
سرِ محشر ندامت سے سر اونچا ہو نہیں سکتا

خدارا ہاتھ دے اے ناخدائے کشتیٔ امت
بجز تیری مدد کے پار بیڑا ہو نہیں سکتا

تقرب خاص تھا یہ صاحبِ قوسین کا ورنہ
گزرگاہِ بشر عرشِ معلّٰے ہو نہیں سکتا

درِ رحمت سے منہ مانگی مرادیں سب کو ملتی ہیں
کوئی محتاج مایوسِ تمنا ہو نہیں سکتا

دعائے مغفرت میں عمر کا ہر روز گزرا ہے
مجھے اندیشۂ پاداشِ فردا ہو نہیں سکتا

ترے محبوب کے مجرم کی رسوائی ہو محشر میں
تری رحمت کو یارب یہ گوارا ہو نہیں سکتا

گرفتارِ خمِ زلفِ نبیؐ کو ہے یہ آزادی
ملالِ دار و گیرِ روزِ فردا ہو نہیں سکتا

رہینِ بادۂ تسنیم ہے تردامنی میری
جدا اب میرے دامن سے یہ دھبہ ہو نہیں سکتا

ضیا نورِ چراغِ طور سے پرنور ہیں آنکھیں
نہاں میری نگاہوں سے وہ جلوہ ہو نہیں سکتا

اے ہادیٔ کل اے ختمِ رسل، ہے نامِ خدا کیا نام ترا
قائم رہے رہتی دنیا تک، اللہ کرے اسلام ترا

اے ساقیٔ بزمِ صبحِ ازل، اللہ رے فیضِ عام ترا
سرشارِ مئے توحید سے ہے ہر میکش و مے آشام ترا

ہے ظلِّ الٰہی ذات تری، فرمانِ خدا ہر بات تری
ہوتی ہے ثنا دن رات تری، لیتی ہے خدائی نام ترا

فاران و عرب میں صلِّ علیٰ آمد کا تری جب شور اٹھا
بتخانوں میں پڑھتے تھے کلمہ، بیساختہ خود اصنام ترا

اے نورِ مبیں، کعبے کے امیں، اے عرش نشیں، فردوس مکیں
کونین کے ذرہ ذرہ میں، جلوہ ہے نمایاں عام ترا

اے ساقیٔ بزم جناں منظر اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْکَوْثَر
لبریز طہور و کوثر سے رہتا ہے ہمیشہ جام ترا

وَالشَّمْس ترا روئے انور وَاللَّیْل تری زلفِ اطہر
پڑھتے ہیں وظیفہ جن و بشر کونین میں صبح و شام ترا

ہے بزمِ جناں کا تو ہادی، کلمہ ہے ترا وادی وادی
ہے دینِ خدا اسلام ترا توحیدِ خدا پیغام ترا

دنیا کو اخوّت سکھلائی، دنیا کی تمنّا بر آئی
یکساں ہے خدائی بھر کے لئے انعام ترا اکرام ترا

تھا ذوقِ عبادت مستحکم، رہتا تھا سدا پاؤں پہ ورم
طاعت میں خدا کی قسم سب ترک ہوا آرام ترا

بطحے کے نکمّے ناکارے، دنیا کے بنے ہادی سارے
ناکام مسلمانوں کے لئے، ہے درسِ عمل ہر کام ترا

تو کار برارِ عالم ہے، دنیا بھرتی تیرا دم ہے
بگڑی کو بنا، ناکاروں میں آ، ہو کام ہمارا، نام ترا

للّٰلہ سرِ میزاں آنا، مجرم کی شفاعت فرمانا
ہو دیکھ نہ لطفِ شاہانہ محشر میں ضیا بدنام ترا

ردیف (ب)

کرے جناں کی طرف رُخ نہ جاں نثارِ حبیب
ہو گر بہشت نظر گلشنِ دیارِ حبیب

زہے تقربِ صدیق رضؓ یارِ غارِ حبیب
پسِ فنا بھی ہیں ہم پہلوئے مزارِ حبیب

شبِ لحد مری روشن ہی چاند تاروں سے
ہے ضَوفشاں جو چراغ سرِ مزارِ حبیب

عمل سے ہاتھ ہیں خالی ہی دل نثارِ حبیب
گناہگار ہے یارب گناہگارِ حبیب

نگاہیں دیکھ رہی ہیں فروغِ حُسنِ ازل
نظر نواز ہے کیا جلوۂ نگارِ حبیب

ہو ارضِ طیبہ پہ قرباں بہارِ ہشت بہشت
جناں بدست ہی گلزارِ نو بہارِ حبیب

بقائے کون و مکاں دم قدم سی ہی ان کے
فضائے عالمِ امکاں ہے یادگارِ حبیب

ہر اک غلام کی قسمت کو چار چاند لگیں
ہو گر حضوریٔ دربارِ نُور بارِ حبیب

مکینِ طور ہیں موسیٰؑ حسینِ عرشِ حضورؐ
وہ ہے کلیمؑ کا اعزاز، یہ وقارِ حبیب

نظر نہ کر مری تردامنی پہ اے زاہد!
ہے مست بادۂ کوثر یہ میگسارِ حبیب

ظہورِ صدق و کمالاتِ عدل و بذل و شرف
ہیں سب خلاصۂ اوصافِ چار یارِ حبیب

کسی کے نقشِ قدم کی تلاش ہی دن رات
ہیں مہر و ماہ و زمیں بوسِ رہگزارِ حبیب

ہیں بزمِ ناز میں نوشاہِ خلوتِ قوسین
عروسِ رحمتِ باری ہے ہمکنارِ حبیب

مرے جنونِ محبت کا ہے یہ سہل علاج ۔۔۔ ہو سامنے درِ محبوبؐ یا دیارِ حبیب

نہ کیوں یقینِ شفاعت ہو اہلِ محشر کو ۔۔۔ گناہگاروں پہ ہے لطفِ بیشمارِ حبیب

ہو کارسازِ غریباں مری طرف بھی نظر ۔۔۔ دکھا حبیب کا دربار، کردگارِ حبیب

شرابِ زمزم و تسنیم اس کے جام میں ہے ۔۔۔ ہے رند میکدۂ خلد بادہ خوارِ حبیب

یہ جبر رازِ محبت نہ حل ہوا ہے نہ ہو ۔۔۔ ہے عشق و حسن کی دنیا پہ اختیارِ حبیب

کہاں ہو خضر، یہ منزل کرو تمہیں آساں ۔۔۔ ہنوز پا نہ سکے ہم رہِ دیارِ حبیب

یہ آرزو ہے کہ آئے اجل مدینہ میں

نصیب بعدِ فنا ہو ضیا جوارِ حبیب

بزمِ عالم سے ہو ممتاز نہ کیوں شانِ عرب ۔۔۔ ہے عرب جلوہ گہِ خسروِ خوبانِ عرب

دم قدم سے ترے اے چاند بڑھی شانِ عرب ۔۔۔ مہر بر کف ہے ہر اک ذرۂ تابانِ عرب

جب سے ہو تم چمن آرائے گلستانِ عرب ۔۔۔ نزہتِ گلشنِ ایجاد ہے قربانِ عرب

پھر قدم اٹھنے لگے سوئے بیابانِ عرب ۔۔۔ پھر ہے دل میں خلشِ خارِ مغیلانِ عرب

ہے یہ اعجازِ جمالِ شہِ خوبانِ عرب ۔۔۔ فرد ہیں حسن کی دنیا میں حسینانِ عرب

جانبِ کعبہ ہیں خم سجدہ گزارانِ عرب ۔۔۔ رو بقبلہ نظر آتے ہیں ادب دانِ عرب

سن کے قرآں ترا اے حسنِ قرآنِ عرب ۔۔۔ عجمیوں کی طرح چپ ہیں فصیحانِ عرب

دیکھ کر تیری روش سروِ خرامانِ عرب ۔۔۔ سجدہ کرنے لگے اشجارِ گلستانِ عرب

رگِ گُل، رشتۂ جاں، خارِ مغیلانِ عرب
عطرِ مجموعۂ جنّت گل و ریحانِ عرب
زرفشاں تابشِ ذرّاتِ درخشانِ عرب
ابرِ نیسانِ جناں، دودِ چراغانِ عرب

جلوہ گر دل میں ہے نورِ رخِ سلطانِ عرب
ہوں ضیا محوِ ثنائے شہِ خوبانِ عرب

خلد سے آئی نسیمِ چمنستانِ عرب
دل شگفتہ سرِ محفل ہے ثناخوانِ عرب
شاہدِ خُلد بداماں ترے قدموں کے نشاں
فصلِ گُل چومتی ہے گوشۂ دامانِ عرب
وجد میں جھومتے ہم جائیں مدینہ کی طرف
صرف نغمہ ہوں سرِ راہ حدی خوانِ عرب
یہیں دیوانے مدینہ کے سکوں پاتے ہیں
جنّت اہلِ محبّت ہے بیابانِ عرب
چشمِ نظارہ سے تھا دور چراغ سرِ طور
بن گیا نورِ نظر، نورِ چراغانِ عرب
حُسنِ یوسفؑ کی خریدار فقط جنسِ لطیف
سرفروشانِ محبت ترے مردانِ عرب
ہفت اقلیم دل و جاں سے عرب پر قرباں
ارضِ طیبہ پہ فدا جانِ عجم، جانِ عرب
مطلعِ نورِ خدا مرکزِ اسلام بھی ہے
کونسی شانِ تجمّل نہیں یارانِ عرب
جھالے محشر میں مدینہ سے برستے آئیں
بحرِ رحمت بنے ہر قطرۂ بارانِ عرب
خلد میں قاسمِ تسنیم و طہور و کوثر!
دہر میں ساقیٔ میخانۂ عرفانِ عرب
ہوتے ہیں جن و بشر ہونگے ابد تک سیراب
تیرے سرچشموں سے اے قلزمِ احسانِ عرب
چلتے پھرتے قدِ بالا کا جو سایہ پڑ جائے
شجرِ طور بنے سروِ خرامانِ عرب

چاند شق ہو گیا ڈوبا ہوا سورج نکلا
دیکھ کر تیری نظر نیّرِ تابانِ عرب

تجھ کو کہتے ہیں حسینانِ جہاں اے غرّۂ حُسن
شاہدِ بزمِ ازل یوسفِ کنعانِ عرب

ہادیٔ اہلِ جہاں شافعِ اہلِ محشر
دونوں عالم کا نگہباں ہے نگہبانِ عرب

میزباں ہے شہِ دیں کا شبِ معراج خدا
صاحبِ خانہ سرِ عرش ہے مہمانِ عرب

ہر طرف ہے مدنی چاند کے تاروں کا ہجوم
فتحِ مکہ کو رواں ہے مہِ تابانِ عرب

سعدؓ کو تم نے عطا شانِ سلیمانی کی
قصرِ کسریٰ پہ اُڑا پرچمِ سلمانِ عرب

بدر میں توڑ دیئے فوجِ عدو کے کس بل
تھے توکّل بخدا بے سروسامانِ عرب

چشمِ دہشت زدۂ نجد میں کانٹے کی طرح
نیزہ بردوش ہے ہر خارِ مغیلانِ عرب

میرے اشعار سے ہو جاتے ہیں ایماں تازہ
اے ضیاؔ سب ہے یہ فیضِ لبِ حسّانِ عرب

حشر میں شافعِ اُمّت کی ہے امداد نصیب
اللہ اللہ یہ ترے محرمِ ناشاد نصیب

آہِ مظلوم کی تا عرش پذیرائی ہے
اوج پر آج ہے تیرا لبِ فریاد نصیب

کون محبوبِ خدا بن کے خدا تک پہنچا
کب کسی کو یہ ہوا حُسنِ خداداد نصیب

دشتِ بطحیٰ میں ہوں لیکن ہوں مدینہ سے جدا
مجھ سا ہوگا نہ کوئی خانماں برباد نصیب

خوب لوٹی ہیں مدینہ کی بہاریں تو نے
خلد ساماں ہیں ترے گلشنِ ایجاد نصیب

سینہ انوارِ حرم سے رہے بیتِ معمور
ہو وہ یا رب مجھے عیشِ ابدآباد نصیب

قسمت اُن کی ہے نصیب اُنکا مقدر اُن کا — جن کو ہو جائے جمالِ شہِ بغداد نصیب

دور طیبہ سے جسے جورِ فلک نے رکھا — جز مرے کون ہے ایسا کہیں بیداد نصیب

صرفِ سجدہ درِ پُر نور پہ ہو فرقِ نیاز — بارک اللہ ہو ایسی کوئی اُفتاد نصیب

لوگ کہتے ہیں اسیرِ خمِ گیسوئے رسول ؐ — ہو کے پابندِ محبت بھی ہو آزاد نصیب

الم ہجرِ مدینہ ہے دلیلِ صد عیش — غم نصیبوں کو بنا دیتے ہیں وہ شاد نصیب

اس کی قسمت کی قسم کھائیں ضیا اہلِ سلوک
مقتدر سا ہو جسے صاحبِ ارشاد نصیب

بزمِ خوباں کا خوش آئند یہ اسلوب ہے خوب — بعد اللہ کے اللہ کا محبوب ہے خوب

حُسنِ یوسف ؑ کی ہے تعریف جہاں میں لیکن — اپنی نظروں میں جمالِ رُخِ محبوب ہے خوب

یوں تو اس مطلبی چاند کی سب کو ہے طلب — جس کا طالب ہو خود اللہ وہ مطلوب ہے خوب

ہوں شگفتہ چمنِ خلد کے پھولوں کی طرح — مجھ کو طیبہ کی ہوائے سحر مرغوب ہے خوب

یوسفِ کعبہ میں روؤں تری فرقت میں کیوں — یاد مجھ کو اثرِ گریۂ یعقوب ؑ ہے خوب

حشر جنت ہے تو ہر دشتِ مدینہ ہی اسے — تیرے دیوانوں سے دیوانہ یہ منسوب ہے خوب

جادۂ حق سے بھٹکنے نہیں دیتی مجھے عقل — نفسِ سرکش مرے ادراک سے مرعوب ہے خوب

غیرتِ حق اُسے رسوا نہیں ہونے دے گی — شرمِ عصیاں سے سرِ حشر جو محجوب ہے خوب

اس تعین پہ کہ بخشش کا اسی پر ہے مدار — نعتِ سلطانِ رسالت ؐ مجھے مرغوب ہے خوب

گرمیٔ عرصۂ محشر کی تلافی ہو جائے — اس لئے آبِ ہوا خلد کی مرغوب ہے خوب

ہے محبت شہِ والا کی ضیا حاصلِ زیست
یہی وہ شے ہے جو اللہ کو محبوب ہے خوب

ملی حضورؐ کو رب سے وہ لاجواب کتاب — جو ہے تمام صحیفوں میں انتخاب کتاب

خدا نے لوحِ ازل پر جسے رکھا محفوظ — وہ لے کے آئے رسولِ فلک مآب کتاب

زہے فصاحتِ قرآں ہنوز عالم میں — کبھی نہ بن سکی اس کا کوئی جواب کتاب

مصدقِ کتبِ انبیائے سابق ہے — یہ محترم، یہ مقدس، یہ کامیاب کتاب

عیاں ہے جنبشِ لب سے چمکتے چہرے کی — سحر کو پڑھتا ہے ہر روز آفتاب کتاب

ہے غُل تلاوتِ قرآں کا آسمانوں پر — فرشتے پڑھتے ہیں شاید پسِ حجاب کتاب

محبت اسکی ہے ایماں، ہے کفر اس سے عناد — میانِ مومن و کافر ہے اک حجاب کتاب

یہی ہے کہتے ہیں قرآن جس کو حق و بشر — کتاب خانۂ قدرت کی لاجواب کتاب

معلمِ ہمہ عالم بجز کلام اللہ — جہاں میں کب ہے کوئی قابلِ خطاب کتاب

بدل سکے کوئی زیر و زبر، ہے ناممکن — کہ ہے مخالفِ تحریف و احتساب کتاب

سراغ پاتے ہیں گم کردہ راہ منزل کا — برائے خلق ہے خضرِ رہِ صواب کتاب

یہ سربلندی و رفعت اسی کا صدقہ ہے — ادب سے سر پہ اٹھائے ہے آفتاب کتاب

بغیر پرسشِ عصیاں خدا نے بخش دیا — ہوا نہ روزِ جزا مجھ سے کچھ حساب کتاب

ہوئی صحائفِ پیشیں کی روشنی معدوم
خدا گواہ ہے تجھ میں وہ آب و تاب کتاب

نبیؐ نے مصحفِ ناطق علیؓ کو فرمایا
ہے یعنی حسن و جمالِ ابوتراب کتاب

ردائے نور کا آنچل پڑا ہے چہرہ پر
بیاضِ رخ ہے کہ ہے یہ تہِ نقاب کتاب

ثنائے صاحبِ قرآں سے اے ضیا بخدا
ہے میر انعت کا دیواں بھی لاجواب کتاب

وقفِ اعجاز نمائی ہے خیالِ محبوب
دل ہے آئینۂ تصویرِ جمالِ محبوب

زیبِ دامانِ نظر ہے وہ شبیہِ پُرنور
عینکِ چشم ہے فانوسِ خیالِ محبوب

ہو گیا آئینۂ صورت گرِ عالم کا جمال
حق نما اصلِ علیٰ ہے وہ جمالِ محبوب

گُل ہوئی طور پہ شمعِ یدِ بیضائے کلیمؑ
عرش کا چاند بنا بدرِ کمالِ محبوب

ہے عجب لطف کہ ٹھہراتے ہیں شاہانِ جہاں
شانِ رحمت میں ہے یہ جاہ و جلالِ محبوب

یدِ قدرت نے وہ بے مثل بنائی صورت
وہم باطل ہے کہ ممکن ہو مثالِ محبوب

مصحفِ رُخ میں ہیں آیاتِ رکوع و سجدہ
نقشِ محرابِ حرم ہیں خط و خالِ محبوب

دلنوازی ہے یہ خلاقِ محبت تیری
دل دیا دل کو دیا شوقِ وصالِ محبوب

ہو نہ کیوں بیخودیٔ عشق میں معراج مجھے
دل ہے لذت کشِ صہبائے وصالِ محبوب

مثلِ انساں ہیں ملائک بھی طلبگارِ کرم
دُور تک ہے اثرِ جود و نوالِ محبوب

بدر پر ہے مدنی چاند کا اب تک قبضہ
دیکھنا جوہرِ شمشیرِ ہلالِ محبوب

غازۂ روئے گنہگار ہوا اللہ کرے
یوں سرِ حشر اُڑے گردِ نعالِ محبوب

عُلَمائے اُمّتِ سرکار کے ہیں مثلِ کلیمؑ
شجرِ طور ہے ہر شاخِ نہالِ محبوب

درسِ توحید ہی مجموعۂ قرآن و حدیث
وہ ہے فرمانِ خدا، یہ ہے مقالِ محبوب

اپنی بخشش کی ہے اللہ سے اُمید مجھے
اے ضیا ہاتھ میں ہے دامنِ آلِ محبوب

ردیف (ت)

تجمّلِ صبحِ ولادت

عالم ہیں خلد ساماں صبحِ شبِ ولادت
قدسی ہیں گل بداماں صبحِ شبِ ولادت

ہیں رحمتیں نمایاں صبحِ شبِ ولادت
کعبہ ہی عرشِ رحماں صبحِ شبِ ولادت

فاران کے چمن میں بطحیٰ کے گلکدوں میں
جنّت بکف ہی رضواں صبحِ شبِ ولادت

مکّہ کی سرزمیں سے بالائے آسماں تک
انوار ہیں درخشاں صبحِ شبِ ولادت

سکّانِ عرشِ اعلیٰ، باذنِ حق تعالےٰ
پڑھتے ہیں مل کے قرآں صبحِ شبِ ولادت

افلاک کے ستارے، پیہم خوشی کے مارے
ہیں چاندنی میں رقصاں صبحِ شبِ ولادت

ہی چاند منھ پہ ڈالے آنچل روائے شب کا
انجم ہیں گوہر افشاں صبحِ شبِ ولادت

کعبہ میں جھومتی ہیں جنّت بکف ہوائیں
ہی عالمِ بہاراں صبحِ شبِ ولادت

پھولوں کی بارشیں ہیں ہر دشت ہر جبل میں
گلزار ہیں بیاباں صبحِ شبِ ولادت

جنت کے در کھلے ہیں کونین ہیں معطّر — مہکی ہے بزمِ امکاں صبحِ شبِ ولادت

استادہ ہیں ادب سے نخلِ صفا و مروہ — اشجار ہیں گل افشاں صبحِ شبِ ولادت

کعبہ کے سب کبوتر پڑھتے ہیں حق کے رب ب — تسبیح خواں ہیں چڑیاں صبحِ شبِ ولادت

پہنچا ہے رفعتوں میں افلاک سے گزر کر — تا عرش اوجِ فاراں صبحِ شبِ ولادت

بہرِ مزاج پرسی ہیں آمنہؓ کے گھر میں — حورانِ خُلد مہماں صبحِ شبِ ولادت

گردوں سے ہیں فرشتے آئے پئے سلامی — حاضر ہے جیشِ غلماں صبحِ شبِ ولادت

ہیں ساتھ ہاجرہؓ کے، بی آسیہؓ و مریمؓ — آئی ہیں بن کے درباں صبحِ شبِ ولادت

ہے پرچمِ نبوت با شوکت و سعادت — کعبہ پہ جلوہ افشاں صبحِ شبِ ولادت

آرائشِ جہاں کی تکمیل ہو چکی ہے — ہے چشمِ دہر نگراں صبحِ شبِ ولادت

جلووں سے ہے مجلّی، ماہِ ربیع الاوّل — چھایا ہے نورِ یزداں صبحِ شبِ ولادت

دیدارِ مصطفےٰ ﷺ کی معصوم آرزو میں — ہیں روز و شب سے یکساں صبحِ شبِ ولادت

جاہ و شرف میں افضل ہر دن سے پیر کا دن — تقدیر پہ ہے نازاں صبحِ شبِ ولادت

جبریلؑ کہہ رہے ہیں، اے رحمتِ مجسّم! — ہو عرش سے نمایاں صبحِ شبِ ولادت

دنیا کا بخت چمکا، روشن ہوئے دو عالم — آئے حبیبِ یزداں صبحِ شبِ ولادت

صلِّ علیٰ محمدؐ، صلِّ علیٰ محمدؐ — تم پر جہان قرباں صبحِ شبِ ولادت

اخلاص سے ادب سے مل کر سلام پڑھئے — ہر ذرّہ ہے ثنا خواں صبحِ شبِ ولادت

صدقہ شہِ رسل کا دنیا کو بٹ رہا ہے — سائل بڑھائیں داماں صبحِ شبِ ولادت

رحمت برس رہی ہے باب قبول وا ہے — مانگیں دعا مسلماں صبح شب ولادت

طیبہ میں یہ سعادت، حاصل ہو کاش یارب

جانِ ضیا ہو قرباں صبحِ شبِ ولادت

ہے شبِ قدر سے رتبہ میں سوا آج کی رات — ہم نشیں مژدہ کہ یہ رات ہے معراج کی رات

شبِ دوشنبہ جو کعبہ میں تھے مشغولِ نماز — بیتِ معمور میں ہیں جلوہ نما آج کی رات

شاہیاں ارض و سما کی ہیں تصدق تجھ پر — شبِ اسریٰ کے حسیں ہے یہ ترے راج کی رات

نہ ہوئی عرش پہ سکانِ فلک کو بھی خبر — گزری اس شان سے کونین کے سرتاج کی رات

فتحِ مکہ کو رواں ہے سپہ فاتحِ بدر — آج کعبہ سے ہے کفار کے اخراج کی رات

یاد آئے گی فرشتوں کو ابد تک لاریب — وہ شبِ غزوۂ احزاب، وہ تاراج کی رات

منہ چھپائے ہوئے دنیا سے پڑا ہے مجرم — ہے شبِ قدر بھی اے دوست بڑی لاج کی رات

گر ہو اخلاص سے دل مائلِ تسبیح و درود — لیلۃ القدر مسلماں کو ہو معراج کی رات

لیلۃ القدر، علیٰ قدرِ عبادت بن جائے — ہو بسر مکہ مدینہ میں جو حجاج کی رات

خالقِ جن و بشر، دیکھے نہ بندہ تیرا — کسی نادار کا دن یا کسی محتاج کی رات

روح کیوں عاشقِ بزمِ رجبی ہو نہ ضیا

کی ہے تخلیق خدا نے مری معراج کی رات

کیا حسیں آپ کی اللہ غنی ہے صورت
ملکی شان ہے، مکی مدنی ہے صورت

سایہ کے بار سے آلودہ ہو کیوں جسم لطیف
ہمہ تن مطلع انوار بنی ہے صورت

لبِ لعل و خطِ سبز و رُخِ رنگیں کی قسم
نو بہارِ چمنِ ذو المننی ہے صورت

مدنی برقع، ردائے یمنی، سرخ قبا
عطر مجموعۂ گُل پیرہنی ہے صورت

رونگٹے رونگٹے سے ہے انوارِ الٰہی کا ظہور
صاف آئینۂ نازک بدنی ہے صورت

کلمہ پڑھنے پہ آمادہ ہیں اصنامِ حرم
سامنے آپ کی اللہ غنی ہے صورت

حسنِ نادیدہ پہ شیدا ہو یہ عالم کیا ہے
تم نے دیکھی بھی اویسِ قرنیؓ ہے صورت

عرش سے دیکھنے والے کی نظر پڑتی ہے
پسِ انوارِ ردائے یمنی ہے صورت

حُسنِ محبوب کی محبوب ہے ہر شانِ جمال
دستِ قدرت سے شہِ دیں کی بنی ہے صورت

ہے خدا والا ہر اک دیکھنے والا تیرا
تیری صورت وہ مدینہ کی دھنی ہے صورت

شش جہت میں ترے انوار ہیں اے بدرِ حجاز
ہر طرف مائلِ جلوہ فگنی ہے صورت

ٹوٹے پڑتے ہیں ستارے ترے قدموں کی طرف
چاند ہے یا تری ماہِ مدنی ہے صورت

خامسِ آلِ عبا کی ہے محبت دل میں
چار یاری ہوں ضیا پنجتنی ہے صورت

ردیف (ث)

مسند نشینِ خلوتِ انوار الغیاث
یا سید الرسل شہ ابرار الغیاث

دنیا ہے تنگ اُمّتِ آشفتہ حال پر — میرِ حجاز احمدِ مختار الغیاث

مسلم کو امن وچین میسّر نہیں کہیں — مسلم نواز، دین کے غمخوار الغیاث

بربادیوں کی نذر ہوئے جا رہے ہیں ہم — اے چارہ سازِ مسلمِ ناچار الغیاث

آس طرف، غلام پریشاں ہیں جس طرف — اے اُمّتِ حزیں کے طرفدار الغیاث

جانِ مُراد، جانِ مسیحا زباں ہلا — جانِ حزیں ہے مضمحل و زار الغیاث

دستِ عطا سے بھر دے فقیروں کی جھولیاں — ہر سائل و گدا کے مددگار الغیاث

دم کر لبِ دعا سے کوئی آیتِ شفا — ناگفتنی ہے حالتِ بیمار الغیاث

دے جامِ آبِ دُرِّ نجف تشنہ کام کو — اے بحرِ جود، ابرِ گہر بار الغیاث

روح جسد میں کشمکشِ مرگ و زیست ہے — یہ ظلمتِ لحد، یہ شبِ تار الغیاث

مشتاقِ یک تجلّیِ برقِ جمال ہوں — طرفِ نقاب، مصحفِ رخسار الغیاث

غارِ حرا کے نور سے سینہ اُجال دے — فارانِ حُسن، روئے پُر انوار الغیاث

اعمالِ بد کی فردِ مفصّل ہے سامنے — محشر میں دم بخود ہے گنہگار الغیاث

سُنیئے فغاں، بشارتِ امداد دیجئے — اشرار صرفِ جور ہیں، سرکار الغیاث

دنیا و عاقبت میں ضیا کے ہو دستگیر
اے غوثِ دوسرا مرے سرکار الغیاث

فکرِ اعمال ہے اس درجہ دلِ زار عبث — ہو نہ مایوس، کرم دیکھ، گنہگار عبث

لاج مجرم کی سرِ حشر ہے سرکار کے ہاتھ
مضطرب ہی غمِ عصیاں سی خطاکار عبث

ہو نہ جاؤں کہیں طیبہ کی جدائی میں فنا
مجھ سے لیتے ہیں ملکِ خلد کا اقرار عبث

نہ اُٹھی آنکھ اُٹھی جب رُخِ انور سے نقاب
ہو گئی شرطِ ادب مانعِ دیدار عبث

خود اُٹھا دیتے ہیں پردہ وہ طلب سی پہلے
مضطرب ہے نگہِ طالبِ دیدار عبث

خواب میں بھی نہ ہوئی دولتِ دیدار نصیب
بختِ خفتہ کو ملا دیدۂ بیدار عبث

ہو گی اس طرح نہ کم حسرتِ دیدارِ نبیؐ
جلوۂ رُخ ہے پسِ طرۂ دستار عبث

سامنے ان کے ہی آئینہ ہر اک غیب و شہود
اُن سے فی الجملہ مقاصد کا ہی اظہار عبث

دو قدم آبلہ پائی سے ہے چلنا معلوم
اے جنوں حوصلۂ وادیٔ پُرخار عبث

رفعتِ ذکرِ نبیؐ کم ہو کبھی ناممکن
سعیٔ باطل میں ہی مصروف غلط کار عبث

پنجۂ شیرِ خدا سر پہ ہے محفوظ ہوں میں
مجھ سے دشمن ہیں ضیاؔ برسرِ پیکار عبث

ردیف (ج)

اتنا خوشحال تو آقا ہو تمہارا محتاج
کر سکے گنبدِ خضرا کا نظارہ محتاج

غیر کا ڈھونڈے ترے ہوتے سہارا محتاج
کر سکے گا نہ یہ توہین گوارا محتاج

ہے زبوں حال غم و فکر کا مارا محتاج
تم سے ہے طالبِ امداد تمہارا محتاج

دیکھ کر نقشِ قدم کو ترے اے بدر کے چاند
دیکھے دن میں سرِ افلاک ستارا محتاج

بارِ عصیاں سے سرِ حشر گرا جاتا ہے
لے رہا ہے ترے دامن کا سہارا محتاج

خسروا! تو وہ سخی ہے کہ بہ ارمانِ دگر
بھیک مانگے، ترے ہاتھوں سے دوبارا محتاج

آپ قاسم ہیں خدائی کے خزانوں کے حضورؐ
آپ کے در کا زمانہ ہے یہ سارا محتاج

دل میں ذوقِ طلبِ ارضِ حرم رکھتا ہے
پا کے اے شاہِ رسل تیرا اشارا محتاج

تم جو دیدو نگہِ مست کی خیرات اسے
دولتِ دہر کو ٹھکرا دے تمہارا محتاج

آپ سے آپ کی اُلفت کا ہے کب سے طالب
اے محبّ الفقرا آپ کا پیارا محتاج

فخرِ شاہانِ زمانہ، ترے سلمانؓ و بلالؓ
تیرے دربار کے، اسکندر و دارا محتاج

تاج والے مرے نقشِ کفِ پا کو چومیں
آپ کہہ دیں مجھے گر ہے یہ ہمارا محتاج

سوئے فاران بڑھائے ہوئے جاتا ہے قدم
راہِ حق میں کبھی ہمت نہیں ہارا محتاج

کاسہ بر کف لبِ تسنیمِ جناں میں ساقی
میکشوں میں ہے ترے انجمن آرا محتاج

آ پڑے گا ترے در پر ترے قدموں کی قسم
کر کے دنیا سے کسی روز کنارا محتاج

تجھ پہ اے رازقِ عالم ہے عیاں سب حالت
آجکل کرتا ہے جس طرح گزارا محتاج

ہو ضیا کی شہِ والا یہ تمنا پوری
دیکھ لے روضۂ پُرنور تمہارا محتاج

عینِ شہود حیرتِ چشم و نظر ہے آج
آئینہ جلوۂ رُخِ خیر البشرؐ ہے آج

صرفِ طوافِ روضۂ خیر البشر ہے آج
جنّت بدوش وسعتِ ذوقِ نظر ہے آج

تارِ حرم نے کھینچ لی خارِ حرم کی پھانس
صرفِ فغاں ز خود لبِ زخمِ جگر ہی آج

چھینٹے اُڑائے جائیں گے فردِ گناہ پر
پلکوں میں آنسوؤں کو لیے چشمِ تر ہی آج

یاد آ گئے جو پھر لبِ شیریں حضورؐ کے
دل تشنۂ حلاوتِ دردِ جگر ہی آج

سر ہے درِ حضورؐ پہ، ہی عرش پر دماغ
دنیا سجودِ شوق کی زیر و زبر ہی آج

آمین کہہ رہے ہیں ملک، اوجِ عرش سے
مقبول ہر دعائے اجابت اثر ہی آج

دنیا ہے خواستگارِ شفاعت، خدا گواہ
تم حشر میں جدھر ہو، خدائی اُدھر ہی آج

دنیا تصورات کی مشتاقِ دید ہے
آئیں گے وہ مدینہ سے دل میں خبر ہی آج

پلتے ہیں بھیک در سے ترے اہلِ آرزو
ہر بینوا کے تری جانب نظر ہی آج

تھی مدتوں سے جس کی ضیا تجھ کو جستجو
سینہ میں خود وہ نورِ مبیں جلوہ گر ہی آج

تاجِ سرِ لولاک لما صاحبِ معراج
شاہنشہِ قوسین و دنیٰ صاحبِ معراج

اورنگ نشینِ عرب و تاجورِ عرش
سلطانِ محبِ الفقرا صاحبِ معراج

کعبہ سے فرشتوں کے جلو میں شبِ اسرا
لائے گئے تا عرشِ علا صاحبِ معراج

کی مسجدِ اقصیٰ میں رسولوں کی امامت
ہیں آپ امامِ دوسرا صاحبِ معراج

طے ہفت سموات کیے چشم زدن میں
کرتے گئے سیر ہمہ جا، صاحبِ معراج

ہے آپ کی معراج، نبوت کی بدولت
اوجِ فتدلیٰ و دنیٰ صاحبِ معراج

باتیں بھی ہوئیں، جلوۂ بے پردہ بھی دیکھا
یہ شان تری صلِّ علیٰ صاحبِ معراج

دم بھر میں گئے، آئے بہ اکرامِ الٰہی
دیکھ آئے ہر اک جلوہ سرا صاحبِ معراج

انسان تو انسان ہے جبریلِ امیں بھی
سمجھے نہ شرف آپ کا، یا صاحبِ معراج

شاہِ دوسرا سرورِ کل ختمِ رسل ہیں
حقا کہ ہیں محبوبِ خدا، صاحبِ معراج

جن و بشر و حور و ملک پر ہے حکومت
ہیں تاجورِ ارض و سما صاحبِ معراج

ہے عرش بھی، کعبہ بھی، مدینہ بھی مرا دل
سینہ میں جو ہیں جلوہ نما صاحبِ معراج

محبوبِ خدا دہر میں ہے تیری خدائی
دنیا ہے ترے در کی گدا، صاحبِ معراج

ہو جائے نہ رسوا یہ سیہ کار سرِ حشر
کملی میں مجھے اپنی چھپا، صاحبِ معراج

روضہ کی زیارت کیلئے آہ بلب ہے
سُنئے کبھی فریادِ ضیا، صاحبِ معراج

ردیف (ح)

مدتوں سے جو ہو محرومِ کرم میری طرح
اور بھی ہے کوئی یا شاہِ اُمم میری طرح

اے خوشا قسمت ہوا وہ محترم میری طرح
جس نے کی تعظیمِ سلطانِ اُمم میری طرح

اغنیا کیوں بینوائی پر ہیں میری طعنہ زن
اک جہاں ہے سائلِ بابِ حرم میری طرح

یہ غرورِ سربلندی، یہ تمنائے سجود
سر جھکائے آسماں سوئے حرم میری طرح

جاں بحقِ عشقِ نبیؐ میں ہو کے عقدہ یہ کھلا
ہے خدائی عازمِ راہِ عدم میری طرح

بدر کے ذرّوں کی فرقت میں ہیں تو بھی بیقرار
تارے کرتے ہیں بسر شب ہائے غم میری طرح

اہلِ صفہ کے توکّل کی بھی سُنئے رُوئیداد
توڑ دے منعم کسی دن جامِ جم میری طرح

مصحفِ روئے نبیؐ کی دیکھ لیں گر تابشیں
حور و غلماں کھائیں قرآں کی قسم میری طرح

ہو اگر زاہد کو علمِ عظمتِ بابُ السّلام
آستاں بوسِ حرم کے لے قدم میری طرح

ناخنِ پائے نبیؐ سے اقتباسِ نُور کر
ماہِ نَو کر دے جبیں گردوں بھی خم میری طرح

نعتِ محبوبِ خدا لکھنے کی ہے گر آرزو
ہو فدائے صاحبِ لوح و قلم میری طرح

خاتمہ بالخیر ہونے کی ہے گر حسرت ضیاؔ
توڑ دے بابُ النّبیؐ پہ جا کے دم میری طرح

ردیف (خ)

دیکھ کر اے شہِ خوباں تری تصویر کا رُخ
چمک اُٹھا مرا چہرہ، مری تقدیر کا رُخ

جب ترے نور کی تخلیق ہوئی روزِ ازل
پھر گیا میری طرف عالمِ تنویر کا رُخ

تجھ میں صورت گرِ عالم کے خصائص کا ظہور
آئینہ حسنِ ازل کا، تری تصویر کا رُخ

رُخ سے تو بھی تو اُٹھا اے مدنی چاند نقاب
ہے ترے رُخ کی طرف عاشقِ دلگیر کا رُخ

لکھا شیدائے نبیؐ میرے نوشتہ میں مجھے
تھا مری قسمت، مرے کاتبِ تقدیر کا رُخ

صبح تک شام سے جلووں کی بھرن پڑتی ہے
ہے مدینہ کی طرف نالۂ شب گیر کا رُخ

بے اثر نالۂ شیدائے نبیؐ ہو نہ فلک
لب فریاد کی جانب رہے تصویر کا رُخ

ہدفِ ناوکِ مژگاں مرے سینہ کو بنا
اے کماندارِ عرب کر دے ادھر تیر کا رُخ

بات اصلا کوئی تقدیر نے بننے ہی نہ دی
تر بتر آبِ ندامت سے ہے تقدیر کا رُخ

کفر سے پھیر دیا خلق کا منہ سوئے حرم
تھا وہ اعجاز نما آپ کی تقریر کا رُخ

سر بریدہ نظر آئے ہبل و لات و منات
دیکھ کر حیدرؓ و فاروقؓ کی شمشیر کا رُخ

حُسنِ تصویر شہ جن و بشر تھے شبیرؓ
آئینہ تھا رُخِ محبوب کا شبیرؓ کا رُخ

رُو بقبلہ ہو مناجاتِ سحر کی صورت
پھیر دے آہِ فلک میں فلکِ پیر کا رُخ

پا بجولاں رہِ فاراں میں دیکھے جو مجھے
چُوم لے پاؤں مرے حلقۂ زنجیر کا رُخ

نظم میں میری جھلکتا ہے ضیا رنگِ اسیر
مثلِ آئینہ ہے عُریاں مری تحریر کا رُخ

ردیف (د)

تھا جلوہ گر ازل میں جو عرشِ عُلا کا چاند
وہ چاند اب زمیں پہ ہے غارِ حرا کا چاند

پھیلی ہے جس کی عرش سے تا فرش چاندنی
وہ مہ جبین بدر ہے غارِ حرا کا چاند

تاروں کی چھاؤں میں جو سراجِ منیر ہے
وہ آفتابِ حُسن ہے غارِ حرا کا چاند

جبریلؑ آئے عرش سے قرآں لئے ہوئے
غارِ حرا میں آ گیا جب آمنہؓ کا چاند

اِقرا ہے بار بار لبِ جبرئیلؑ پر
ہے فیضیابِ نُورِ نبوت خدا کا چاند

نُورِ مبیں پہ ہے اثرِ تابشِ جمال
لرزاں حرا میں آج ہے افقِ دنی کا چاند

معراجِ عرش کو شبِ معراج ہو گئی
چمکا جو بامِ قصرِ دنیٰ پر حرا کا چاند

رخشاں تجلیاتِ نبوت ہیں دہر میں
فاراں پہ جلوہ گر ہی جو غارِ حرا کا چاند

سورج کبھی پھرا، کبھی ٹکڑے ہوا قمر
معجز نما کبھی جو ہوا آمنہؓ کا چاند

جتنے رسول ہیں مہر و مہر و نجوم ہیں
اے چاند تو ہے انجمنِ انبیاءؑ کا چاند

شمس الضحیٰ جمال ہے بدر الدجیٰ جبیں
مکہ کا آفتاب ہے ارض و سما کا چاند

چلتا تھا کمسنی میں اشاروں پہ رات کو
بندہ تھا جنبشِ نگہِ مصطفیٰؐ کا چاند

پلتے ہیں اس کے سایہ میں ہمسایگانِ عرش
ظلِّ خدا میں جلوہ نما ہے خدا کا چاند

دیکھا جسے کلیمؑ نے یا جبرئیلؑ نے
اک طور کا چراغ تھا، اک تھا صفا کا چاند

ہر پیارے مصطفیٰؐ کے ہیں پیارے حسنؑ حسینؑ
زہراؓ کا ایک چاند ہی، اک مرتضٰیؓ کا چاند

تاریک صبح سے تھی شبستانِ کائنات
ڈوبا فضائے شام میں جب کربلا کا چاند

وقفِ طوافِ شمعِ حرم ہے ضیا ہنوز
پروانہ ہے تجلیٔ خیر الوریٰ کا چاند

اللہ غنی لطفِ فراوانِ محمدؐ
کونین ہے منت کشِ احسانِ محمدؐ

ہر ذرہ ہے آئینۂ عرفانِ محمدؐ
اے صلِّ علیٰ تابشِ فیضانِ محمدؐ

ہاتھوں میں سرِ حشر ہے دامانِ محمدؐ
فردوس بداماں ہیں غلامانِ محمدؐ

رُخ سوئے خدا، سر تہہِ دامانِ محمدؐ
محشر میں ہے یہ شانِ غلامانِ محمدؐ

معراج شرف سایۂ مینا و حرم ہے — ہے عرش بَریں عُلّا زینۂ ایوانِ محمدؐ

رحمت کی نچھاور ہے بلا فرقِ مراتب — ہر عام ہے منجملۂ خاصانِ محمدؐ

آداب بجا لاتے ہیں شاہانِ گرامی — اللہ غنی شوکتِ دربانِ محمدؐ

حاصل مجھے پستی میں ہی معراجِ کمالات — ہوں خاک نشینِ درِ ایوانِ محمدؐ

سلطانِ سرِ عرش کا ہی دل میں تصوّر — یہ کعبہ ہے خلوت گہِ رحمانِ محمدؐ

ہیں عرش سے تا فرش عیاں طور کے جلوے — روشن ہی چراغ تہِ دامانِ محمدؐ

ہر ذرہ ہے اک منظرِ انوارِ حقیقت — آئینۂ حق ہے رُخِ تابانِ محمدؐ

خضرِ رہِ اسلاف تھے الیاسؑ و سلیمانؑ — ہیں فخرِ جہاں خالدؓ و سلمانؓ محمدؐ

کانٹا سی کھٹکتی ہے رگِ جاں غمِ شہ میں — ہے تارِ نفس خارِ بیابانِ محمدؐ

موجِ شبِ تاریک میں سوزن نظر آئی — اللہ رے آبِ دُرِ دندانِ محمدؐ

اک عالمِ حیرت ہی مری گردشِ قسمت — کرتا ہوں طوافِ درِ ایوانِ محمدؐ

ہے نعتِ نبیؐ اپنا ضیا مشرب و مسلک

ہوں زلّہ رُبائے لبِ حسّانِ محمدؐ

نظر سر بسجدہ ہے سوئے محمدؐ — زہے تابشِ حُسنِ رُوئے محمدؐ

ہے محشر میں یہ آبروئے محمدؐ — نگاہِ دو عالم ہے سوئے محمدؐ

ہیں شاداں غلامانِ کوئے محمدؐ — سرِ حشر ہیں رُو بروئے محمدؐ

بہشتِ بریں ہیں مدینہ کی گلیاں — ہیں فردوسِ عشاق کوئے محمدؐ

جمالِ جہاں آفریں کا مرقع — ہے آئینہ حسنِ روئے محمدؐ
ہے شرحِ مبین، کلامِ الٰہی — ہر اک جملہ گفتگوئے محمدؐ
حجاب بسرِ عرش ہیں گم ہی ابتک — کلام خدا گفتگوئے محمدؐ
سکونِ دو عالم، قرارِ دو عالم — ہیں خال و خط و زلف و روئے محمدؐ
ازل سے ابد تک خدا کی خدائی — ہے گرویدۂ خلق و خوئے محمدؐ
نوید اے مریضانِ عشق و محبت — ہی خاکِ شفا خاکِ کوئے محمدؐ
ہی اہلِ محبت کو عرشِ الٰہی — وہ دل جس میں ہی آرزوئے محمدؐ
شفاعت کا روزِ جزا ہیں وسیلہ — دو عالم کو ہے جستجوئے محمدؐ
ابھی جگمگاتے رہیں چاند تارے — ابھی ہی عیاں نورِ روئے محمدؐ
ہے روزِ جزا عید کا روز یعنی — کھڑے ہیں گدا روبروئے محمدؐ
مری آنکھ پُر نور، دل طور کر دے — اُڑا لا صبا خاکِ کوئے محمدؐ
ہوں لب تشنہ، کوثر بکف آکے ساقی — پلادے مئے آبِ جوئے محمدؐ
لبِ حوضِ کوثر یہ میخوار سمجھے — ہی کوثر، شرابِ سبوئے محمدؐ
شبِ بدر جس کی ثناخواں ہیں قیسی — وہ ہی کاکلِ مشک بوئے محمدؐ
نہ کیوں جاذبِ چشم و دل بر چمن ہو — ہیں گل رو کشِ رنگ و بوئے محمدؐ

تمنا ہے یہ عمر بھر کی الٰہی
ضیا ہو زمیں بوسِ کوئے محمدؐ

ردیف (ذ)

اس لئے ہے شرف و شان میں اعلیٰ کاغذ
کہ ہے مجموعۂ نعتِ شہِ ﷺ والا، کاغذ

ڈال دے قلزمِ رحمت میں اسے روزِ حساب
ہے یہ میرا، مرے اللہ تعالےٰ، کاغذ

شافعِ حشر چھپا لیجئے کملی میں اسے
میرے عصیاں کی سیاہی سے ہے کالا، کاغذ

نعتِ پاکِ شہِ لولاک ﷺ جو لکھی تھی مدام
بن گیا حشر میں بخشش کا قبالا، کاغذ

گر پڑا شرم سے میں داورِ محشر کے حضور
جب فرشتوں نے سرِ حشر نکالا، کاغذ

لے چلوں نعت کے دفتر سرِ محشر میں بھی
تو بھی اے کاتبِ اعمال اٹھا لا کاغذ

ردیف (ر)

تکمیلِ نبوت کی بِنا احمدِ ﷺ مختار
انسانِ مکمل بخدا احمدِ ﷺ مختار

سلطانِ جناں شاہِ دنیٰ احمدِ ﷺ مختار
تاجِ سرِ لولاک لما احمدِ ﷺ مختار

قندیلِ سرِ عرشِ علا احمدِ ﷺ مختار
آئینۂ انوارِ خدا احمدِ ﷺ مختار

جاں بخشِ مسیحا لبِ اعجاز کی جنبش
مجموعۂ آیاتِ شفا احمدِ ﷺ مختار

مجبور کے، مظلوم کے، دارین میں حامی
مختارِ جزو کل بخدا احمدِ ﷺ مختار

فردوس مکیں، عرش نشیں، صاحبِ قوسین
محبوبِ خدائے دوسرا احمدِ ﷺ مختار

نورِ دلِ صدیقؓ و سرورِ دلِ صفا
زرُوحِ شرفِ صدق و صفا احمدِؐ مختار

اندیشۂ عصیاں سے مجھے کیجئے فارغ
ہوں وقفِ غمِ روزِ جزا، احمدِؐ مختار

بحرِ کرم و جود کی اک لہر ادھر بھی
اے قلزمِ احسان و عطا، احمدِؐ مختار

آبِ کلسِ گنبدِ خضرا کے تصدق
ہیں خضر لئے آبِ بقا، احمدِؐ مختار

ہیں تیرے اشارات جلالی و جمالی
اسرارِ فنا، رازِ بقا، احمدِؐ مختار

صدقہ لبِ جاں بخش کی عیسیٰ نفسی کے
بیمار ہے مائل بہ شفا، احمدِؐ مختار

ہم حوصلہ بربادِ ضعیفوں کا سہارا
ہیں آپ کے دامانِ قبا احمدِؐ مختار

اک ذرہ ہے خاکِ قدمِ ناز کا تیرے
خورشید سرِ اوجِ سما احمدِؐ مختار

سلطانِ جہاں پرور و مختارِ دو عالم
زر بخش و جاں بخش گدا احمدِؐ مختار

تم اس بشری شکل میں کیا جانئے کیا ہو
کہتے ہیں ملک صلِّ علیٰ، احمدِؐ مختار

فرمائیے منظور، خدارا یہ گزارش
حاضر ہو مدینہ میں ضیاؔ، احمدِؐ مختار

ہی چشمِ لطف ہر زار و حزیں پر
سلام اس رحمۃؐ للعالمیں پر

تصدق صورتِ سلطانِؐ دیں پر
نظر ہے حسنِ صوتِ آفریں پر

قدم رکھتے ہی طیبہ کی زمیں پر
نظر جا کر رُکی خلدِ بریں پر

فدا بابِ اجابت آفریں پر
دعائیں چھا گئیں عرشِ بریں پر

درِ پُر نور پر سر رکھ دیا ہے — رقم آیاتِ سجدہ ہیں جبیں پر

عقیدت سے جھکا رہتا ہے دن رات — سرِ گردوں، مدینہ کی زمیں پر

نثارِ مصحفِ رُخ کیوں نہ ہو دل — مرا ایماں ہے قرآنِ مبیں پر

ہے آنکھوں میں شبیہہ بابِ عالی — نظر ہے جبہ سا عرشِ بریں پر

یہ عزت، اے تعالی اللہ میری — فدا ہوں سرورِ دنیا و دیں پر

مدینہ کی فضائیں اللہ اللہ — بہارِ ہشت جنّت ہے یہیں پر

کلیمؑ آئے برہنہ پا سرِ طور — تری نعلینِ پا عرشِ بریں پر

نہ ہوگا حشر میں رسوا گنہگار — بھروسہ ہے شفیع المذنبیں پر

جہاں کی سلطنت زیرِ کفِ پا — چٹائی کے نشاں جسمِ حسیں پر

خدایا ہے یہ دیوانہ کی حسرت — حرم میں پڑ رہے جا کر کہیں پر

صراطِ حشر سے گذرے گی اُمت — بچھا دو راہ میں روح الامیں، پر

سیاہی دھونے دو فردِ عمل سے — ہیں قطرے آنسوؤں کے آستیں پر

ضیاؔ کی اے خدا یہ آرزو ہے
بنے مدفن مدینہ کی زمیں پر

نظر آئی ہے جنت گل بداماں میری مدفن پر — تصدق اس کریم عرش مسند خلد مسکن پر

شبِ اسریٰ کے تارے طعنہ زن ہیں ذرِ روشن پر — حرم کی چاندنی ہے جلوہ افشاں ارضِ ایمن پر

ہی بارش رحمتوں کی رحمتِ عالم کے مدفن پر
ہزاروں جنّتیں قربان ہیں طیبہ کے گلشن پر

سبیلِ مغفرت کیا کر سکیں گے اور جز اس کے
مچل جائیں گے مجرم شافعِ محشر کے دامن پر

پہنچتی ہیں مقامِ حمد تک میری مناجاتیں
فرشتے آفریں کہتے ہیں میری آہ و شیون پر

رکھا محرم نظارہ مجھے شوقِ زیارت نے
بنے تارِ نظر پردہ نقابِ روئے روشن پر

بنا فرشِ حرم کا ذرہ ذرہ عرش کا تارا
ہوئے جلوے نچھاور روضۂ انور کی چلمن پر

گنہگارانِ اُمت ہیں شفیعِ حشر پر نازاں
بجا ہے ناز اگر زاہد کو ہے اعمالِ احسن پر

مدینہ تک مجھے اے حسرتِ دل لے کے چل ورنہ
رہے گا خون اُمیدوں کا میری تیری گردن پر

منور ہے شبِ تارِ لحد طیبہ کے جلووں سے
فرشتوں کو گماں فردوس کا ہے میرے مدفن پر

حجابِ نور میں کیا نور کا سایہ نظر آتا
ردائے نور تھا ڈالے ہوئے وہ ماہ وش تن پر

تھی برقِ طور کی لہروں سے خیرہ دیدۂ بینا
نظر رکتی تو کیا رکتی جمالِ جلوہ افگن پر

ضیا ہے مجلسِ میلاد میں حاضر تہی داماں
نسیمِ رحمتِ حق پھول برسا میرے دامن پر

امینِ اُمت، رسولِ برتر، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر
مکینِ جنت، قسیمِ کوثر، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر
حسینِ کعبہ، حبیبِ داور، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر
نبیٔ اکرم، شفیعِ محشر، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر

ہو تم ظہورِ جمالِ باری، ہے تم پہ دنیا نثار ساری
تمہاری سرکار حسن پرور، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر

ہو وجہ تخلیقِ دو جہاں تم، ہو شرحِ اسرارِ کُن فکاں تم
تجلیاتِ خدا سراسر، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر

صحیفہ رحمتِ الٰہی، حرم مکیں، عرشِ بارگاہی
ازل کے دولھا، ابد کے سرور، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر

منارہ اوجِ قصرِ خضرا ہے بیتِ معمورِ عرشِ اعلیٰ
حدِ تعین سے تم ہو باہر، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر

مقامِ محمود کی فضائیں، جناں ہیں، قوسین ہیں، دنٰی ہیں
تمہارے انوار جلوہ گستر، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر

جلال عینِ کمالِ رحمت، جمال آئینہ دارِ وحدت
نثارِ رُخ انبیا پیمبر، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر

خلیلِ کعبہ، کلیمِ بطحا، مسیحِ دنیا، نجیِّ عقبٰے
صفات و ذاتِ خدا کے مظہر، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر

بشر و ملک، جن و حور و غلماں، تمہارے بابِ کرم کے دربان
بہشت و جنت تمہارے گھر در، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر

پھریں جدھر حق نما نگاہیں، دکھائیں قربِ خدا کی راہیں
عرب کے ہادی، جہاں کے رہبر، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر

جہاں کے والی، جہاں پناہی، ہے شش جہاں میں تمہاری شاہی
ہو تم شہنشاہِ ہفت کشور، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر

ہو دل شکستوں کا تم سہارا، جہاں کو ہے آسرا تمہارا
ستم زدوں بیکسوں کے یاور، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر

ہو تم سے آباد کاشِ سینہ، غلام ہو جا سنے مدینہ
دمِ حضوری یہی ہو لب پر، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر

گدائے بابُ السلام ہوں میں کہ تم ہو آقا، غلام ہوں میں
کرم کا طالب ہوں بندہ پرور، ہزاروں لاکھوں سلام تم پر

ہو جائیں نہ جذباتِ زیارت کہیں کم اور
پھر ہو طلبی سوئے حرم شاہِ اُمم اور

ہو بارشِ رحمت مدنی ابرِ کرم اور
ہے دامنِ سائل پہ ابھی گردِ الم اور

ہیں قبلہ نما راہ میں کچھ نقشِ قدم اور
ہاں داغِ جبیں سجدۂ سوئے یارِ حرم اور

مے پاشیاں ساقی کی ہیں یکساں لبِ کوثر
اس بزم میں زاہد ہے نہ تو اور نہ ہم اور

گیسوئے نبی خواب میں سامانِ سکوں ہیں
اللہ زیادہ کرے طولِ شبِ غم اور

ہے کثرتِ عصیاں، ہدفِ طعنِ ملائک
اے رحمتِ باری ابھی اظہارِ کرم اور

صدقہ ترے دیوانگیٔ جوشِ عقیدت
ہو بادیہ پیما طرفِ دشتِ حرم اور

سو بار زیارت ہو تو سو بار کہوں میں
دیکھوں کسی صورت درِ سلطانِ اُمم اور

خوبانِ ازل، بزمِ حسینانِ ابد میں — تم سا نہ ملا صاحبِ اعزاز و حشم اور

بخشش کا بھی مژدہ ہے، شفاعت کا بھی وعدہ — اندازِ عطا اور ہے، عنوانِ کرم اور

دامن پہ ہے باقی ابھی عصیاں کی سیاہی — ہو اشکِ ندامت کی بھرن دیدۂ نم اور

اک کاسۂ درویش ہے، اک جامِ مئے عیش — یہ جامِ سفال اور ہے، وہ ساغرِ جم اور

معلوم نہیں ہو کہ نہ ہو بخششِ عصیاں — ہے جانِ گنہگار کو یہ ایک الم اور

کہتے ہیں ملک رہروِ بطحیٰ سے چلا چل — ہے سرحدِ جنت ابھی دو چار قدم اور

وہ خطۂ عشاق ہے، یہ مسکنِ محبوب — گلزارِ ارم اور ہے، دربارِ حرم اور

قسمیں رُخ و گیسو کی بھی قرآں میں ہیں لیکن — کھائی ہے ترے رب نے تری جاں کی قسم اور

کر منزلِ ہستی پہ توکل نہ مسافر — باقی ہے ابھی تو سفرِ راہِ عدم اور

آنا ہے تو آ جانِ مسیحا دمِ آخر — آنکھوں میں ہے بیمار کی باقی ابھی دم اور

پاسِ ادبِ نعت، ضیا دل میں ہے ورنہ
لکھنے کو تھا کچھ خامۂ اعجازِ رقم اور

عرش سے، عرش کے جلووں میں نمایاں ہو کر — آئے وہ نورِ مجسم شہِ خوباں ہو کر

رہ سکا عشقِ نبی ﷺ دل میں نہ پنہاں ہو کر — نورِ حق کا یہ چراغِ تہِ داماں ہو کر

آئے در پر جو ترے بے سر و ساماں ہو کر — بابِ رحمت سے چلے خلد بداماں ہو کر

مدنی چاند ترا نور ہے وہ طورِ جمال — آئینے تکتے ہیں منہ کو ترے حیراں ہو کر

دلنوازی کے یہ اندازِ حسیں تو دیکھو — آئے سینے میں مدینہ سے وہ مہماں ہو کر
ابد آثار بہاروں کا ہے طیبہ میں ہجوم — پھول کھلتے ہیں مدینہ کے گلستاں ہو کر
بارشِ کوثر و تسنیم ہے میخانہ میں — بدلیاں آئی ہیں یہ جانبِ فاراں ہو کر
شافعِ حشر نے دامن میں چھپایا سرِ حشر — قابلِ عفو بنے، خوگرِ عصیاں ہو کر
رُخ پہ ہے بردِ یمانی کا سنہرا آنچل — رہ گیا حسنِ ازل جلووں میں پنہاں ہو کر
زلف بردوش حرم سے پئے امداد آئے — جب کیا یاد انہیں ہم نے پریشاں ہو کر

ہو رسائی جو مقدر سے مدینہ میں ضیا
جان دے دوں درِ پرنور پہ قرباں ہو کر

تخلیقِ دو عالم ہوئی سرکار کی خاطر — اللہ غنی احمدِ مختار کی خاطر
کونین سجائے گئے سرکار کی خاطر — تھی یہ شبِ اسرا شہِ ابرار کی خاطر
محشر میں فرشتے ہوں، نبی ہوں کہ بشر ہوں — حاضر ہیں فقط آپ کے دیدار کی خاطر
عشاق کے سینے بنے آئینۂ عرفاں — نظارۂ حسنِ رُخِ سرکار کی خاطر
لب تشنہ بھی ہیں بادۂ تسنیم سے مخمور — ہے مجلسِ ساقی میں یہ میخوار کی خاطر
آمادۂ بخشش ہے زِ خود داورِ محشر — ہے مدِ نظر امتِ سرکار کی خاطر
بیگانوں کو دربار میں حاصل ہے تقرب — اپنوں سے سوا ہوتی ہے اغیار کی خاطر
صدیقؓ کو فاروقؓ کو عثمانؓ کو سراہا — کونین نے کی حیدرِ کرار کی خاطر

ورد لب جاں بخش ہیں صحت کی دعائیں — منظور مسیحا کو ہے بیمار کی خاطر

تاریکیٔ مرقد ہو کہ ہو تابشِ محشر — سب کچھ مجھے منظور ہے دیدار کی خاطر

یارب مدنی چاند کے جلووں سے ہو دل سیر — غوثِ دوسرا، خواجۂ ابرار کی خاطر

آرائشِ دنیا میں کمی ہو گی نہ اصلا — اسلام کی یا عترتِ اطہار کی خاطر

مداحِ جمالِ شہِ لولاک ؐ سمجھ کر
ہوتی ہے ضیا بیکس و نادار کی خاطر

ردیف (ز)

اللہ اللہ نزہتِ رنگِ گلستانِ حجاز — ہے بہارِ گلشنِ ایجاد قربانِ حجاز

از زمیں تا آسماں ہے شہرتِ شانِ حجاز — ہے سریر آرائے فرش و عرش سلطانِ حجاز

ہے جہانِ رنگ و بو ہر آن قربانِ حجاز — اے تعالی اللہ یہ ہے شوکت و شانِ حجاز

مصر و کنعاں تک مہِ کنعاں کی پھیلی چاندنی — جلوہ آرا عرش تک ہے مہرِ تابانِ حجاز

دل شگفتہ گنبدِ خضرا کے دیوانے رہیں — آج تک جنت بداماں ہے بیابانِ حجاز

جانتے ہیں زمزم و زرقہ کو تسنیم و طہور — مستِ صہبائے ازل ہیں میگسارانِ حجاز

تھے حسینانِ ازل صبحِ ازل محوِ جمال — اے میں قربانِ رخِ سلطانِ خوبانِ حجاز

سلطنت کون و مکاں میں ہے شہِ لولاک کی — ہیں دو عالم تابعِ فرمانِ سلطانِ حجاز

مرکزِ اسلام و توحید و رسالت ہے یہاں — ہے بلا شک ہر شکوہ و شان شایانِ حجاز

دامنِ خیر الوریٰ تک دسترس کا شوق ہے — رکھ لیا ہی سر پہ دیوانوں نے دامانِ حجاز

اے ضیاؔ اک دن طلب ہونگے مدینہ میں ضرور
ہے مقدر میں اگر سیرِ گلستانِ حجاز

دور کیوں آپ سے ہے شائقِ دیدار ہنوز — کیوں مدینہ میں بُلاتے نہیں سرکار ہنوز
آج تک خواب میں آئے نہ مدینہ سے حضورؐ — کہئے کیا کیوں مری قسمت نہیں بیدار ہنوز
لمعۂ نورِ ازل تھا عجب ایماں افروز — دل کا ہر گوشہ ہے آئینۂ انوار ہنوز
لاکھ دی رحمتِ باری نے نویدِ بخشش — ہے مگر خوگرِ عصیاں یہ گنہگار ہنوز

ردیف (س)

کب ہیں چراغِ روضۂ اطہر کے آس پاس — تارے ہیں ضوفشاں مہِ انور کے آس پاس
اصحاب جمع یوں ہیں پیمبر کے آس پاس — ہالہ ہو جیسے مہرِ منور کے آس پاس
شیشے بھرے ہوئے ہیں شرابِ طہور سے — بیٹھے ہیں رند ساقیِ کوثر کے آس پاس
دنیا ہے بیقرار شفاعت کے واسطے — ہے اژدہام شافعِ محشر کے آس پاس
دے تاجدار بھیک، بہ اندازہ کرم — مجمع ہے سائلوں کا ترے در کے آس پاس
نظارے خلد کے ہیں حرم میں قدم قدم — طیبہ میں اک بہشت ہی ہر گھر کے آس پاس

حسرت ہے یہ پہنچ کے مدینہ میں اے ضیاؔ
موت آئے کاش روضۂ انور کے آس پاس

ردیف (ش)

ہے طالبانِ خدا کو اگر خدا کی تلاش
براہِ راست کریں پہلے مصطفیٰ کی تلاش

محال تھی مگر آساں ہوئی خدا کی تلاش
کہ تا مقامِ دنیٰ لائی مصطفیٰ کی تلاش

ہجومِ حشر میں ہے شورِ نفسی نفسی کا
سب انبیاء کو ہے محبوبِ کبریا کی تلاش

فلک پہ شمس و قمر پھرتے ہیں چراغ لئے
ہے سایۂ قدِ سلطانِ دوسرا کی تلاش

مدد کو آؤ خدارا کہ دور ساحل ہے
بھنور میں ہے مری کشتی کو ناخدا کی تلاش

میں وہ فقیر کہ دستِ طلب دراز مرا
تو وہ غنی کہ ترے فیض کو گدا کی تلاش

خدا کرے کہ ہوں دونوں یہ حسرتیں پوری
ہے جستجوئے مدینہ، ہے مصطفیٰ کی تلاس

زمانہ ہوگا ابد تک نہ کامیاب کبھی
کرے ہزار کہیں مثلِ مصطفیٰ کی تلاش

ہے بزمِ ساقیٔ تسنیم سے جدا زاہد
جہاں میں ہے انہیں لذانِ باصفا کی تلاش

دعا ہے یہ کہ ہو واصل بجز، مدینہ میں
نہیں حضورؐ کے بیمار کو دوا کی تلاش

رہِ حرم میں ہے بیتاب آرزوئے سجود
سرِ نیاز کو ہے اُن کے نقشِ پا کی تلاش

ہے روزِ حشر غفور الرحیم کو میرے
ہر اہلِ جرم کی، ہر خوگرِ عطا کی تلاش

قریبِ بابِ حرم منعقد ہے مجلسِ نعت
ہے بزمِ صاحبِ لولاکؐ میں ضیا کی تلاش

چاند کعبہ کارواں ہے جانبِ دربارِ عرش
جلوہ افشاں عالمِ امکاں میں ہیں انوارِ عرش

ہیں شبِ اسریٰ فلک پر چاند تارے نوربار
عرش پر تشریف فرما آج ہیں سرکارِ عرش

جب قریب آئی سواری کر کے طے ہفت آسماں
بہرِ پابوسی بڑھا ہر غاشیہ بردارِ عرش

خلوتِ قوسین تک آنے کا عقدہ کھل گیا
مصطفےٰ پر ہو گئے سب منکشف اسرارِ عرش

ہے مہک روضہ کے پھولوں میں ریاضِ خلد کی
سبز گنبد میں ہے رنگِ نزہتِ گلزارِ عرش

دیکھتے ہی طور پر اک جلوہ بیخود ہو گئے
اور کہیں موسیٰؑ کو ہو جاتا اگر دیدارِ عرش

پاسبانِ گنبدِ خضرا ہیں سکانِ فلک
روضۂ عرش آستاں میں جذب ہیں آثارِ عرش

جمع ہے معراج کے دولہا کی محشر میں برات
اس طرف بھی اک بھرن اے ابرِ گوہربارِ عرش

بوجھ ہم اپنے گناہوں کا اٹھا سکتے نہیں
ہے ازل سے قدسیوں کے سر پہ اب تک بارِ عرش

تم نے دیکھے خلوتِ قوسین کے راز و نیاز
تم تو اے روح الامیں ہو آئینہ بردارِ عرش

مصطفےٰؐ کا حسن ہے تفسیرِ آیاتِ جمال
وہ بیاضِ رخ ہے یا ہے مصحفِ رخسارِ عرش

نورِ ایماں کی ضیا تکمیل چل کر دیکھئے
درحقیقت ہے مدینہ مہبطِ انوارِ عرش

شہِ گردوں وقار کملی پوش
مدنی تاجدار، کملی پوش

تیری کملی سیاہ کاروں کو
ظلِ پروردگار، کملی پوش

تیرے اللہ نے کہا تجھ کو
پیار سے بار بار، کملی پوش

ہے شبِ قدر کے حجاب میں چاند — رُخ سے گیسو سنوار کملی پوش

اہلِ صفّہ کے پیرہن کے نثار — تھے یہ سب باوقار کملی پوش

دل تصدق ترے کفِ پا پر — جان تجھ پر نثار، کملی پوش

دیکھنے دے تجلّیِ سرِ عرش — سر سے چادر اُتار، کملی پوش

حشر میں ہم گناہگاروں کو — ہے ترا انتظار، کملی پوش

ہر لحد کے لئے سراج منیر — تیری شمعِ مزار، کملی پوش

اپنی کملی میں دے پناہ مجھے — اے مرے تاجدار، کملی پوش

سر ہے روضہ کی حاضری کے لئے
ہے ضیا بے قرار، کملی پوش

ردیف (ص)

فطرتاً جس طرح ہوتے ہیں مناقب خواں حریص — ہم بھی ہیں نعتِ نبی میں تا حدِ امکاں حریص

مغفرت کے قبر تک لیکر چلا ارماں حریص — اللہ اللہ کس قدر ہے فطرتِ انساں حریص

ارتقائے ملت و اعزازِ اُمت کے لئے — صاحبِ قرآں کو فرماتا ہے خود قرآں حریص

طاعت و تقویٰ ہمیشہ سے ہے مومن کا شعار — ہوتے آئے ہیں ازل سے صاحبِ ایماں حریص

ڈوب جائے اشکِ طوفاں خیز میں فردِ عمل — کاش ہوں محشر میں ثابت دیدۂ گریاں حریص

جام بر کف ٹوٹا پڑتا ہے طہورِ خلد پر — ہے صفِ اہلِ جناں میں مجمعِ رنداں حریص

یاد رکھ مرقد میں خالی ہاتھ جانا ہی تجھے
جس قدر چاہیے کیے جا عیش کا ساماں حریص

کھینچ لے دامن مرا اے وسعتِ دشتِ حجاز
شوقِ بے پایاں ہیں کیسے، ہیں مرے ارماں حریص

کثرتِ عصیاں سے میں لرزاں ہوں شرمسار
آپ کی شانِ شفاعت ہے شہِ خوباں حریص

جھالے برسے بابِ رحمت سے عطا و جود کے
تا حرم پہنچے جو پھیلائے ہوئے داماں حریص

بے زر و بے کس مدینہ کے لئے ہے بیقرار
ہے پئے گفتن ضیائے بے سر و ساماں حریص

ردیف (ض)

ہر زر طلب کو رہتی ہی زردار سے غرض
اس بینوا کو ہے شہِ ابرار سے غرض

ہی عاشقانِ شافعِ محشر کو روزِ حشر
لطف و عطائے ایزدِ غفار سے غرض

ہر دم ہے مغفرت کی دعا سب کے واسطے
ہے آپ کو ہر اپنے گنہگار سے غرض

ہوں خاک بوسِ جلوہ گہِ سیدِ البشر
میری جبیں کو ہے درِ سرکار سے غرض

زیرِ لوائے حمد ہے محشر میں کائنات
کونین کو ہے احمدِ مختار سے غرض

ہوں بے نقاب یا پسِ پردہ رہیں حضور
ہے شائقِ جمال کو دیدار سے غرض

تقلیدِ اہلِ صفہ مرا مسلکِ حیات
واعظ کو ذکرِ جبہ و دستار سے غرض

دیوانۂ حرم کو ہے دشتِ حرم عزیز
باغ و بہار سے ہے نہ گلزار سے غرض

خوبانِ بزمِ حشر پہ اُٹھتی نہیں نظر
ہی مجھ کو اُن کے رُخِ پُر انوار سے غرض

رہیے حضورؐ مجلسِ خوابِ خیال میں — دل کو ہے میرے طالعِ بیدار سے غرض

تیاریٔ جہاد ہے عنوانِ زندگی — قرآں پہ ہے یقین، ہے تلوار سے غرض

ہو جنّتِ نگاہ مدینہ خدا کرے

ہمارے ضیاؔ سلامیٔ دربار سے غرض

شائقِ دید کی آنکھوں کے ہیں تارے عارض — مرحبا! اے مدنی چاند، تمہارے عارض

تابشِ حسنِ ازل کیوں نہ ہو گلگونہ رُخ — دستِ قدرت نے ہیں خود اُنکے سنوارے عارض

مصحفِ رُخ کی ہیں جدول خطِ رخسارِ حضورؐ — دو یہ سیپارہ قرآں کے ہیں پیارے عارض

خالقِ حسن نے ہنگامِ نزولِ قرآں — سورۂ نور کے ہمراہ اُتارے عارض

تیری صورت ہمہ تن نور ہے اے مہرِ عرب — ہے قمر چاند سا مکھڑا، ہیں ستارے عارض

حسنِ معصوم کی تصویرِ خداداد ہیں ہم — کر رہے ہیں یہ کنائے یہ اشارے عارض

نورِ ایماں کیلئے، برق پئے خرمنِ کفر — پھول ہیں دوست کو دشمن کو شرارے عارض

شبِ اسرا ہوئے مصروفِ وضو جب سرکارؐ — آبِ تسنیم سے جبریلؑ نے دھالے عارض

جان و دل سے ملک و جن و بشر ہیں قرباں — پیارے اللہ کے ہیں تیرے وہ پیارے عارض

لے کے منہ جائیگا کیا داورِ محشر کے حضور — پانی پانی ہیں مرے شرم کے مارے عارض

تھا سرِ حشر ضیاؔ یہ اثرِ شانِ جلال

ہیبتِ حق سے ہوئے زرد ہمارے عارض

ردیف (ط)

طیبہ میں کم ہو نزہتِ گلہائے تر، غلط
ہو گلشنِ جناں میں خزاں کا گزر، غلط

جبریلؑ جب نہ کر سکیں وصفِ حسینِ عرش
ہو اک بشر سے مدحتِ خیر البشر، غلط

بدلہ میں ہم مدینہ کے جنت کریں قبول
ہے یہ خیالِ حور و ملک کس قدر غلط

ہو تم حضورؐ ہم نفسِ دل شکستگاں
ہو زندگی بغیر تمہارے بسر، غلط

ہیں شوقِ دید میں ہمہ تن چشمِ انتظار
محشر میں تاب لا سکیں اہلِ نظر، غلط

تابِ سخن ہو داورِ محشر کے سامنے
یہ ولولہ، یہ جوش، یہ ہمت، مگر غلط

روزِ حساب محو ہوں عصیاں خدا کرے
ثابت ہو کاش فردِ عمل سر بسر غلط

رسوا کریں گے قافلے والے غریب کو
مولا ہو اس گدا کا نہ عزمِ سفر، غلط

ہاں ہاں تمہاری جلوہ بر اندازیاں درست
میری نظر غلط، مرا ذوقِ نظر، غلط

مر کر ملا ہے قربِ حیات النبیؐ مجھے
مرنے کی میرے کس نے اڑا دی خبر، غلط

رویا میں تم نہ آئے تو دم بھر میں ہو گئی
تعبیر کامیابیٔ خوابِ سحر، غلط

آتی نہیں مدینہ کی خوشبو دماغ میں
کیوں چل رہی ہے آج نسیمِ سحر، غلط

جس وقت تک قبول نہ ہو سجدۂ قضا
درِ نبیؐ کے رکھ کے اٹھاؤں میں سر غلط

ہم نے کیا ہے پرچمِ فتحِ مبیں بلند
ہم ڈال دیں حریف کے آگے سپر، غلط

اصحابِ مصطفےٰؐ پہ تبرہ دلیلِ جہل
فرقِ خصوصیاتِ علیؓ و عمرؓ، غلط

یہ پُل صراطِ سرحدِ راہِ نجات ہے — اُٹھے یہاں نہ کوئی قدم راہبر، غلط

حاصل ہو دستگاہ اگر تا درِ قبول — پھر بھی دعا فلک کے ہو زیرِ اثر، غلط

خود ہیں حضورؐ اہلِ توکل کے دستگیر
ہے اے ضیا ترددِ زادِ سفر، غلط

جمع کر رکھے ہیں کیا کیا دل نے سامانِ نشاط — ہے غمِ عشقِ نبیؐ روحِ طرب، جانِ نشاط

نکہتِ گلہائے طیبہ نے کیا دل باغ باغ — یوں سجایا جا رہا ہے صحنِ ایوانِ نشاط

ہیں مدینہ کی تمنائیں عجب عیش آفریں — بن گیا ہے دامنِ اُمید، دامانِ نشاط

گنبدِ خضرا کی آرائش کا تھا شاید خیال — خلد سے لائے فرشتے ساز و سامانِ نشاط

جیت کر آئے ہیں سلطانِ رسل میدانِ بدر — فتح کے گاتے ہیں نغمے زمزمہ خوانِ نشاط

خوش ہیں انصار شاد ہیں سائل ہیں قصی باغ باغ — روضۂ جنت بداماں ہے گلستانِ نشاط

یاد آتی ہیں شبِ ہجرِ نبیؐ کی راحتیں — لکھ رہا ہوں داستانِ غم بعنوانِ نشاط

تم ریاضِ دہر میں لائے وہ پیغامِ سرور — دامنِ گلہائے تر ہیں مثلِ دامانِ نشاط

ہوں وہ درِ دولت سے واپس لے کے عیشِ جاوداں — یہ تہی داماں بھکاری سب ہیں خواہانِ نشاط

راحتیں دنیا و عقبیٰ کی ہیں سب میرے لئے — ہے بہت دشوار حصر و حد و پایانِ نشاط

وہ لبِ شیریں کسی کے اور وہ حسنِ ملیح — دامنِ گنجِ شکر میں ہے نمک دانِ نشاط

زلفِ شب گوں پر تصدق عشرتِ شامِ ابد — صدقہ عارض پر ترے صبحِ بہارانِ نشاط

آ رہے ہیں میکدہ سے ساقیٔ تسنیم کے
شیشہ در کف، جام بر لب میگسارانِ نشاط

تھام کر دیوانہ روئے دامنِ دشتِ حجاز
چاک اے دستِ جنوں کر دے گریبانِ نشاط

سُن کے نعتِ مصطفےٰؐ دے دے کے بخشش کی نوید
کرتے ہیں قدسی ضیاؔ سے عہد و پیمانِ نشاط

ردیف (ظ)

اس کا عالم میں کیا جائیگا سو بار لحاظ
جس کو ہے آپ کا یا احمدِ مختار لحاظ

کچھ تو کر اپنی خطاؤں کا گنہگار لحاظ
ورنہ محشر میں نہ ہوگا تر از نہار لحاظ

اُمّتِ ختمِ رسل کہتی ہے دنیا ہم کو
کر ہمارا کرم ایزدِ غفار، لحاظ

حق نے بخشا انہیں محشر میں مقامِ محمود
ہے یہ محبوب کا اپنے سرِ دربار لحاظ

ماں تا ماں کو بھی اولاد کی اتنی تو نہیں
کرتے ہیں اُمّتِ عاصی کا جو سرکارؐ لحاظ

لبِ کوثر مرے ساقی کا سجا ہے دربار
چاہیئے پاسِ ادب، چاہیئے میخوار لحاظ

اچھے اچھوں کا تو سب پاس کیا کرتے ہیں
ہے بُروں کا تمہیں یا سیدِ ابرار لحاظ

عملِ زشت کا سودا نہ فرشتوں سے پٹا
ہے بُرا مال، کرے کون خریدار لحاظ

پنکھیاں جھلتے ہیں جھک جھک کے ہر اک شاخ سے
گنبدِ سبز کا کرتے ہیں یہ اشجار لحاظ

کب سے ہیں منتظرِ لطف و کرم یہ نادار
کچھ تو ہو اپنے غلاموں کا بھی سرکارؐ لحاظ

عرش سے وہ سرِ بالینِ مریض آتے ہیں
نزع کا وقت ہے اتنا رہے بیمار لحاظ

دیکھ کر فردِ عمل حشر میں بولے سرکارؐ ہاں کیا جائے گا تیرا بھی گنہگار لحاظ

ہے غمِ حشر ضیا ہیچ، یہ ممکن ہی نہیں
اپنے مدّاح کا فرمائیں نہ سرکارؐ لحاظ

ردیف (ع)

ہو نورِ مبیں، نورِ حقیقت کا مرقّع تم اپنے مصوّر کی ہو صورت کا مرقع
صناعیٔ کلکِ یدِ قدرت کے تصدق بے مثل ہے کتنا تری صورت کا مرقع
معدوم ازل ہی سے ہوئی صورتِ ثانی کھینچا گیا جب آپ کی صورت کا مرقع
بزمِ شہِ لولاک کا عالم ہے نظر میں دل ہے مرا دربارِ رسالت کا مرقع
عکسِ گلِ رخسارِ شہِ خلد مکیں سے فاران کا ہر پھول ہے جنّت کا مرقع
شیدائے جمالِ شہِ مکّی مدنی ہوں یعنی ہوں میں ایمان و عقیدت کا مرقع
محشر میں قلم زد ہوئیں سب میری خطائیں اب دفترِ اعمال ہے رحمت کا مرقع
دل سامنے ہے حبِّ نبیؐ جذب ہے دل میں ہے پیشِ نظر عشق و محبّت کا مرقع
دیوانۂ دشتِ عرب و راہِ حرم ہوں ہے دامنِ صحرا مری وحشت کا مرقع
کیوں ہوں مہِ کامل پہ نہ دنیا کی نگاہیں یہ ہے مدنی چاند کی طلعت کا مرقع

نازاں ہوں ضیا مدح نگارِ شہِ دیں ہوں
دیواں ہے مرا نعتِ رسالت کا مرقّع

ردیف (غ)

فصلِ گل میں سُن کی گلبانگِ عنادل باغ باغ
خاک بوسانِ حرم کے ہوگئے دل باغ باغ

ذکر ہے گلہائے رخسارِ نبیؐ کا بزم میں
ہیں وفورِ تہنیت سے اہلِ محفل باغ باغ

لُٹ رہی ہیں بابِ رحمت پر بہاریں خلد کی
گل بکف ہر کوئی منگتا کوئی سائل باغ باغ

دیکھ کر گلہائے انجم کی حرم میں چاندنی
ہے فرازِ آسماں پر ماہِ کامل باغ باغ

زخم کھا کھا کر جگر پر ناوکِ دلدوز کے
اے کمانداِر عرب ہیں تیرے بسمل باغ باغ

سُن کے یہ آتے ہیں خود بگڑی بنانے کو حضورؐ
ہو گئے آزردہ خاطر وقتِ مشکل باغ باغ

جاں نثارانِ مدینہ کو ہے جنت کی نوید
ہیں حرم سے خلد تک منزل بمنزل باغ باغ

سامنے ہیں پھول بوٹے روضۂ پُرنور کے
زائرانِ گنبدِ خضرا کے ہیں دل باغ باغ

امتِ خیر البشر ہونے کی ہو کتنی خوشی
ہے بقدرِ ہوش ہر انسانِ کامل باغ باغ

بدر کے گلگوں قبا اس بیخودی کی داد دے
ہے ترا وحشی ترے در کے مقابل باغ باغ

کب مدینہ کے چمن میں یاد فرمائیں حضورؐ
دیکھئے کب ہو ضیاؔ، محتاج کا دل باغ باغ

ردیف (ف)

چشمِ خوباں ہے رُخِ عرشِ معلّیٰ کی طرف
ہے رُخِ عرشِ حسینِ شبِ اسریٰ کی طرف

نگہِ لطف ہو کب دیکھئے منگتا کی طرف
سائلِ در کی نظر ہے درِ والا کی طرف

نورِ توحید سے چمکے گا دو عالم کا نصیب
عرش کا چاند چلا عرش سے دنیا کی طرف

ڈھونڈتی پھرتی ہے کعبہ کو تمنائے سجود
سر مرا خم ہے ترے نقشِ کفِ پا کی طرف

بدر کے چاند کا پھیلا ہے اُجالا جگ میں
ہے رُخِ طور چراغِ یدِ بیضا کی طرف

رُو بقبلہ ہے بہت دیر سے بیمارِ حبیبؐ
لے کے چل مجھ کو قضا میرے مسیحا کی طرف

یوں مجھے مکّہ، مدینہ کی حضوری ہے نصیب
دل ہے کعبہ میں، نظر گنبدِ خضرا کی طرف

حسنِ خلّاقِ حسینانِ جہاں دیکھتے ہیں
دیکھنے والے تمہارے رُخِ زیبا کی طرف

دشتِ بطحیٰ کی ہواؤں نے ہلایا دامن
پاؤں دیوانہ کے اُٹھنے لگے صحرا کی طرف

شام کو جلوہ فشانی کے لیے جاتا ہے
مہرِ انور، کلسِ روضۂ والا کی طرف

نفسی نفسی کا ہے عالم سرِ محشر، لیکن
ہیں دو عالم کی نگاہیں شہِ بطحا کی طرف

یا نبیؐ کہہ کے قدم بوس ہوئی حسرتِ دید
کون آیا مری آغوشِ تمنّا کی طرف

جائزہ جذبۂ ایماں کا لیا جاتا ہے
دیکھتے ہیں وہ دلِ عاشقِ شیدا کی طرف

خوفِ عقبیٰ نے کہا سوئے مدینہ چلیے
لائی دنیا طلبی جب مجھے دنیا کی طرف

میں تہی دست جگر تھام کے رہ جاتا ہوں
قافلے جاتے ہیں جب ہند سے طیبہ کی طرف

ساقیٔ خلد کی مخمور نگاہی کے نثار
ہم نے دیکھا نہ کبھی ساغر و مینا کی طرف

ذرّہ ذرّہ سے کریں راہ میں ہم کسبِ ضیا
ہو ضیا کاش سفر وادیٔ بطحا کی طرف

ہے جہانِ ماسوا میری طرف
تم ہو جب یا مصطفےٰ میری طرف

ہے ولائے مصطفےٰ کی یہ کشش
اے میں قرباں، ہے خدا میری طرف

نازشِ کونین ہے میرا وجود
ہیں محمد مصطفےٰ میری طرف

عرش سے برسا دے رِم جھم تابشیں
اے مہ اوجِ دنیٰ میری طرف

گل فشاں بابِ اجابت سے ہوا
رنگِ تاثیرِ دعا میری طرف

کر کے حل زمزم میں صہبائے طہور
ساقیا ساغر بڑھا میری طرف

گنبدِ خضرا کی خوشبو ساتھ لا
آ، حرم سے اے صبا میری طرف

اللہ اللہ میرا اعزاز و شرف،
ہیں رسولِ کبریا میری طرف

پنجتن کا ہاتھ میری پشت پر
چار یارِ باصفا میری طرف

آئے محشر میں مقامِ حمد سے
شافعِ روزِ جزا میری طرف

وقتِ رحلت خاتمہ ہو گا بخیر
ہے رُخِ خیر الوریٰ میری طرف

رُو بقبلہ ہو رہا ہوں جاں بحق
کعبہ والے آ، ذرا میری طرف

میری منہ مانگی مُرادیں دے مجھے
آ، مرے حاجت روا میری طرف

میرے منہ سے سُن کے آوازِ درود
آئے وہ صلِّ علیٰ، میری طرف

مجھ کو شیدائے مدینہ جان کر
دیکھتے ہیں وہ ضیا، میری طرف

ہو اس لئے مرے حسنِ کلام کی تعریف — کہ ہے رسولِ علیہ السلام کی تعریف

ہو نزدِ اہلِ زباں اس کلام کی تعریف — ہو جس میں حضرتِ خیر الانام کی تعریف

زباں پہ آتے ہی منہ چومتے ہیں نطق و دہاں — ہے مختصر سی یہ حضرتؐ کے نام کی تعریف

فرشتے عرش سے آکر سلام کرتے ہیں — یہ ہے حضورؐ کے باب السلام کی تعریف

مقامِ حمد و مقامِ دنیٰ ہوں جس کے مقام — ہو کس سے اس شہِ عالی مقام کی تعریف

بخطِ نور ہے قرآں کی سورتوں میں رقم — جمالِ صورتِ خیر الانام کی تعریف

حسینِ بدر کا منہ دیکھ کر شبِ معراج — فلک نے چھوڑ دی ماہِ تمام کی تعریف

جناں میں بھول گئے بادہ کش لبِ تسنیم — سبو و شیشہ و صہبا و جام کی تعریف

حسینِ بزمِ ازل نے تجھے کہا صدیق — ہے یہ ترے ابدی احترام کی تعریف

ہے نعتِ پاک میں حسنِ ادب دلیلِ قبول — کمال دیکھ کے ہوتی ہے کام کی تعریف

ضیا غریب کی عزت بڑھے دو عالم میں
زبانِ شاہؐ سے گر ہو غلام کی تعریف

ردیف (ق)

نہ مرنے کا غم ہے، نہ جینے کا شوق — ہے جانِ تمنا مدینے کا شوق

مدینہ میں ہے مرنے جینے کا شوق — رہے زندگی بھر مدینے کا شوق

میں ہوں تشنہ کامِ طوافِ حرم — ہے زمزم کے دو گھونٹ پینے کا شوق

مدینہ ہو دل، طورِ سینا ہو دل ۔۔۔ ہے کتنا حسیں میرے سینے کا شوق
رہیں رو بقبلہ نگاہیں مدام ۔۔۔ خدا کاش دے اس قرینے کا شوق
ریاضِ جناں میں ہر اک حور کو ۔۔۔ ہے خیر البشر کے پسینے کا شوق
صراحی میں ہے سلسبیل و طہور ۔۔۔ ہے مینا بکف آبگینے کا شوق
مدینہ کا سائل بنادے خدا ۔۔۔ نہیں اس گدا کو خزینے کا شوق

جہانِ تمنا سے ہے دل اُچاٹ
ضیا کو ہے مولا مدینے کا شوق

قبلہ رُو حُسنِ عقیدت سے ہے دیوانۂ عشق ۔۔۔ ہے حسینِ عربی رونقِ کاشانۂ عشق
کربلا گلکدۂ ہمتِ مردانۂ عشق ۔۔۔ رنگِ خونِ شہدا سُرخیٔ افسانۂ عشق
نزدِ کعبہ شبِ اسراشہِ خوبانِ جمال ۔۔۔ سُن رہے ہیں لبِ جبریلؑ سے افسانۂ عشق
شرفِ حُسنِ خداداد مسلّم ہے، مگر ۔۔۔ بیخبر رازِ حقیقت سے ہے بیگانۂ عشق
ہیں مدینہ میں نبیؐ، عرش پہ ہو خالقِ عرش ۔۔۔ یہ ہے رحمت کدہ حُسن وہ کاشانۂ عشق
عرش سے ساقیٔ کوثر کی ہے آمد آمد ۔۔۔ رُو کشِ خلد ہے آرائشِ میخانۂ عشق
عکس افگن ہے رُخِ ساقی صہبائے الست ۔۔۔ مئے توحید سے لبریز ہے پیمانۂ عشق
جوشِ وحشت میں جگر تھام کے رہ جاتا ہے ۔۔۔ ہو ترے در سے جدا کیوں ترا دیوانۂ عشق
لات و عزّا کی پرستش سے حرم پاک ہوا ۔۔۔ بن گیا کعبۂ اسلام صنم خانۂ عشق
بھیک دے حُسن کی اپنے شہ مکّی مدنی ۔۔۔ بینوا ہے یہ فقیرِ درِ کاشانۂ عشق

رونقِ انجمنِ دہر ہیں عشاقِ رسولؐ | گرم آفاق میں ہے مجلسِ شاہانۂ عشق
مدنی چاند کو حلقہ میں لئے ہیں اصحابؓ | شمعِ بردوش سرِ بزم ہیں پروانۂ عشق

ہو جدا قلبِ ضیا سے مدنی چاند کبھی
ہے ترے نور سے آباد یہ ویرانۂ عشق

ردیف (ک)

طوافِ حرم ہو چشمِ بینا مبارک | سفر سوئے مکہ مدینہ مبارک
رواں سوئے کعبہ ہیں اللہ والے | مبارک یہ دن یہ مہینہ مبارک
تمنائے مکہ مدینہ ہو جس میں | وہ حسرت بھرا دل، وہ سینہ مبارک
رہے عشقِ سلطانِ معراج دل میں | ہو قربِ خدا کا یہ زینہ مبارک
گہربار زریں کلس کے ہوں جلوے | ہو دل معرفت کا خزینہ مبارک
ہی جلوہ مدینہ کا سینہ میں اپنے | کلیمؑ آپ کو طورِ سینا مبارک
ہی پُر آبِ زمزم سے یہ شیشۂ دل | مجھے یہ مرا آبگینہ مبارک
لعابِ دہن ڈال دے جس میں ساقی | وہ صہبا مبارک، وہ مینا مبارک
عطا ہو اگر خوابگاہِ نبیؐ سے | مجھے ہے وہ نانِ شبینہ مبارک
نکلتے ہی مکہ سے قدسی پکارے | وہ آیا دیارِ مدینہ مبارک
چلا قبلہ رُو قافلہ مست و بیخود | یہ سج دھج، یہ چھب، یہ قرینہ مبارک

رواں ہند والے ہیں بحرِ عرب میں　　یہ بحری سفر، یہ سفینہ مبارک

ضیاؔ جاں بحق ہو مدینہ میں جاکر
ہو یارب مرا مرنا جینا مبارک

جس کا ادراک ہی دشوار، جہاں کے نزدیک　　خود ہے وہ انجمن آرا رگِ جاں کے نزدیک
زائرانِ حرم روضۂ فردوس نظیر　　جیتے جی ہیں چمنِ قصرِ جناں کے نزدیک
عرصۂ حشر میں مولا تری رحمت کے نثار　　ہیں گنہگار، شہِ کون و مکاں کے نزدیک
رفعتِ گنبدِ خضرا سے پتہ چلتا ہے　　لامکاں ہے شہِ والا کی مکاں کے نزدیک
حسرتِ شائقِ دیدار کو پورا کرنا　　نہیں مشکل شہِ خوبانِ جہاں کے نزدیک
ابدآثار یہ قربت ہی کہ صدیقؓ و عمرؓ　　بعدِ رحلت بھی ہیں خوشاہِ جناں کے نزدیک
دیکھ کر ساقیٔ کوثر کا کرم رندوں نے　　رکھ دیا دل نگہِ بادہ فشاں کے نزدیک
شبِ معراج کے جلووں سے ہو گر دل روشن　　دو قدم عرش ہی پروازِ فغاں کے نزدیک
بیتِ معمور کے انوار کی تھی دل کو تلاش　　اک تجلّی نظر آئی رگِ جاں کے نزدیک
دُردِ جامِ مئے کوثر ہی مجھے مل جاتی　　کچھ یہ دشوار نہ تھا پیرِ مغاں کے نزدیک

ہے مرے رنگِ تغزل سے ضیاؔ آئینہ
مستند ہی جو زباں، اہلِ زباں کے نزدیک

یہ جشن، یہ مجمع، یہ مسرت ہو مبارک
میلادِ شہنشاہِ رسالت ہو مبارک

شاداں ہیں مسلماں انہیں ہر دور میں یارب
یہ جذبہ دیں جلسۂ سیرت ہو مبارک

ہر قلب میں ہے اُلفتِ نوشاہِ مدینہ
یہ ولولہ، یہ جوشِ محبت ہو مبارک

عشاقِ شہِ لولاکؐ سے معمور ہیں سینے
عشاق کو اُمیدِ شفاعت ہو مبارک

ہے عرش سے جلووں کی نچھاور سرِ محفل
ضَو پاشیٔ تابانیٔ رحمت ہو مبارک

نغمے ہیں درودوں کے، سلاموں کے ترانے
توصیفِ نبیؐ، جلسۂ سیرت ہو مبارک

قائم رہیں یارب یہ محافل، یہ مجالس
جلسوں کی یہ ترویج یہ کثرت ہو مبارک

احباب کو! حضارِ سرِ بزم کو یارب
سیرِ چمنِ طیبہ و جنت ... ہو مبارک

ہے نغمہ سرا مجلسِ میلادِ نبیؐ میں
بخشش کی ضیا تجھ کو بشارت ہو مبارک

ردیف (ل)

ہے زمیں بوسِ حریمِ ناز شیدائے رسولؐ
دل مدینہ میں ہے دل یہ ہے تمنائے رسول

جلوہ افشاں دشتِ ایمن تک ہیں ذرے بدر کے
ہے چراغِ طور یا شمعِ تجلائے رسول

بڑھتے ہیں آیاتِ رحمت روزِ روشن میں ملک
شرحِ قرآنِ مبیں ہے رُوئے زیبائے رسول

جلوہ آرا عرش پر ہے صورتِ قندیلِ عرش
اللہ اللہ رفعتِ نقشِ کفِ پائے رسول

ہر محبِ مصطفےٰ بنتا ہے محبوبِ خدا
باعثِ تکمیلِ ایماں ہے تولّائے رسول

جو سراپا نور ہو اس نور کا سایہ کہاں
پر توِ نورِ قدم ہے قد بالائے رسولؐ

حشر میں لب تشنہ رہ جائیں نہ رندانِ حرم
ساقی بزمِ ازل دے جام صہبائے رسول

کحلِ مازاغ البصر طورِ نظر نورِ نظر
ناظرِ نورِ الٰہی چشمِ بینائے رسول

ہر قدم وحشت میں اٹھتا ہے مدینہ کی طرف
سر میں ہے دیوانۂ بطحا کی سودائے رسول

ترجمانِ مرضیٔ رب مرضیٔ شاہِ عرب
ہے وہ منشائے الٰہی ہے جو منشائے رسول

ہو چکے ہوتے رہیں گے تا ابد رسوائے خلق
دشمنانِ ملتِ اسلام و اعدائے رسول

اے خدائے ذوالمنن فریاد سن فریاد سن
ہو ضیا بھی حاضرِ دربارِ والائے رسول

چراغِ طور ہے مشعل فروزِ کوئے رسول
بقولِ حق ہے سراجِ منیر روئے رسول

نگاہِ شوق ہے کیوں صرفِ جستجوئے رسول
ہے جذبِ دل میں شبیہِ جمالِ روئے رسول

ہجومِ حشر ہے چشمِ جہاں ہے سوئے رسول
نسیمِ خلد اٹھا دے نقابِ روئے رسول

اڑا دے ہوش مرے یوں ہوائے کوئے رسول
کہ چشمِ شوق رہے سر بسجدہ سوئے رسول

جمالِ ذات نظر بے حجاب آتا ہے
عجیب آئینۂ حق نما ہے روئے رسول

خدا کریم، حبیبِ خدا رؤف و رحیم
ہے خوئے حق جو ازل سے وہی ہے خوئے رسول

لگائے رہتا ہوں سینہ سے اسلئے دل کو
اس آئینہ میں ہے تصویرِ آرزوئے رسول

خدا بخیر کرے خاتمہ مدینہ میں
زباں پہ نامِ خدا ہو، نظر ہو سوئے رسول

ہے شامیانہ سرِ حشر ابرِ رحمت کا
اُڑا کے لائے ہیں قدسی غبارِ کوئے رسول

کھلا یہ از فراز و نشیب کون و مکاں
ہے عرش گنبدِ خضرا، بہشت کوئے رسول

نثار گردشِ قسمت پہ بار بار ہوں میں
جو ایک بار ہو حاصل طوافِ کوئے رسول

کشاں کشاں ہیں گنہگار سوئے حشر رواں
عیاں ہے معجزہ زلفِ مشکبوئے رسول

شعاعِ مہر سے ہوتی ہے نور کی بارش
ہے غیرتِ رگِ ابرِ بہار موئے رسول

بلاکشانِ محبت ہیں بال باندھے غلام
جہانِ حسن ہے حلقہ بگوشِ موئے رسول

کلیمؑ طور پہ کرنے کو بات چیت گئے
ہوئی خدا سے سرِ عرش گفتگوئے رسول

کہاں فسانۂ طور و کلیمؑ اور کہاں
وہ سیرِ عرشِ معلیٰ، وہ گفتگوئے رسول

بہشتِ عالمِ امکاں حرم کے گل بوٹے
بہارِ گلشنِ ایجاد رنگ و بوئے رسول

مرا وجود حریمِ عدم سے آیا ہے
بشوقِ جلوہ پہ ارمانِ جستجوئے رسول

عیاں ہیں کون و مکاں کی حقیقتیں ان پر
جہاں ہے مثلِ کفِ دست روبروئے رسول

اسی اُمید پہ ہے انحصارِ لطفِ حیات
رہے مدینہ میں دل، دل میں آرزوئے رسول

وہ روزِ حشر ہیں مسند نشینِ عرشِ خدا
ہے ماسوا میں سوا سب سے آبروئے رسول

منقبت اہلبیت

اللہ اللہ مصحفِ رخسارِ سلطانِ جمال
ہے فضائے رنگ و بو تفسیرِ قرآنِ جمال

نورِ رُخ سے تیرے اے خورشیدِ فارانِ جمال
ذرہ ذرہ بدر کا ہے ماہِ تابانِ جمال

فصلِ گُل کو تو نے بخشیں دائمی وہ نزہتیں
ہے بہارِ جاوداں نذرِ گلستانِ جمال

تیری خوشبو سے معطر گلشنِ زہراؓ کے پھول
خلد بر کف تیری نزہت سے گلستانِ جمال

تیری رحمت سے ہیں اے نوشاہِ ایوانِ بہشت
فاطمہؓ سردارِ بزمِ نوعروسانِ جمال

دی نویدِ فتح تو نے بن گئے شیرِ خداؓ
فاتحِ خیبر علَم بردارِ میدانِ جمال

تیرے مہ پارے حسنؓ، تیرے جگر گوشے حسینؓ
قصرِ جنت میں ہیں میرِ نوجوانانِ جمال

آیۂ تطہیر کی پاکیزہ یہ تفسیر ہے
خامسِ آلِ عبا ہیں پاکدامانِ جمال

صورتِ حسنینؓ، تصویرِ حسین بدر ہی
ہیں نہاں دو آئینوں میں شکلِ سلطانِ جمال

شبرؓ و شبیرؓ ہیں باغِ رسالتؐ کے وہ پھول
گُل بداماں تا ابد ہیں جن سے بستانِ جمال

کیا قیامت ہے امیرِ کائناتِ حُسن سے
صرفِ خنجر آزمائی ہیں حریفانِ جمال

خود ہوئے ہیں مائلِ بربادیٔ دنیائے حُسن
اُف یہ جورِ فطرتِ ناقدر دانانِ جمال

حق و باطل کے تصادم سے یہ آیا انقلاب
دم زدن میں ہل گئی بنیادِ ایوانِ جمال

تھے ہلاکت آفریں جھونکے ہوائے شام کے
ہو گئی گُل دفعتاً شمعِ شبستانِ جمال

فوجِ باطل کے مقابل میں اکیلے آ گئے
مقتدائے دینِ حق شاہِ شہیدانِ جمال

جعفرؓ و عباسؓ و عبد اللہؓ و عثمانؓ و علیؓ
قاسمؓ و عونؓ و محمدؓ سر فروشانِ جمال

مٹ گئے آخر بقائے عزتِ اسلام پر
راہِ حق میں ہو گئے جانبازِ قربانِ جمال

مستحقِ لعن ہے سعیِ یزیدِ روسیاہ
کربلا میں ہو گیا تاراج بستانِ جمال

آسماں برسوں لہو رویا ہے اس بیداد پر
ہے شفق میں سرخیٔ خونِ شہیدانِ جمال

ہو گیا تاریکیٔ شامِ عدم میں گم یزید
صبحِ عیدِ زندگی ہر روز ہے شانِ جمال

مِٹ گئے مِٹ جائینگے مِٹ جاتے ہیں باطل پرست
زندہ جاوید ہے نامِ شہیدانِ جمال

رنگ چھا جاتا ہے چوکھا ملّتِ اسلام پر
جب نکھرتا ہے ذرا خونِ شہیدانِ جمال

باعثِ تجدیدِ ایماں ہے ضیاؔ مدحِ حسین رضؓ
جاں نثارِ مصطفےٰ ؐ ہے ہر ثنا خوانِ جمال

ردیف (م)

کتنے حسیں جمال بنائے گئے ہو تم
محبوبِ ذوالجلال بنائے گئے ہو تم

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ ہو لبِ جبرئیل ؑ پر
کچھ ایسے بے مثال بنائے گئے ہو تم

ہو مظہرِ صفات و کمالاتِ ذاتِ حق
مجموعۂ کمال بنائے گئے ہو تم

خدام ہیں ملائکۂ عرشِ ذوالجلال
انساں، ملک خصال بنائے گئے ہو تم

اصحابِ بدر صاحبِ قوسین کہہ اُٹھے
اے چاند وہ ہلال بنائے گئے ہو تم

ہیں عرش پر قدم وَرَفَعْنَا ہے تاجِ سر
معراجِ ہر کمال بنائے گئے ہو تم

باتیں اگر حدیث ہیں، قرآں ہے بول چال
اُمّی ہو، خوش مقال بنائے گئے ہو تم

سنتا ہے کون حالِ دلِ مبتلائے غم
سُننے کو عرضِ حال بنائے گئے ہو تم

دُرِّ یتیم گوہرِ دریائے مغفرت
اے آمنہ رضؓ کے لال بنائے گئے ہو تم

خوبانِ بزمِ دہر میں وارفتۂ جمال
وہ صاحبِ جمال بنائے گئے ہو تم

ممکن نہیں تمہارے کمالات میں کمی حقا کہ لازوال بنائے گئے ہو تم

قرباں غلامیٔ شہِ لولاکؐ پر ضیاؔ
اس دَور کے بلال بنائے گئے ہو تم

تا بہ اوجِ دنیٰ گئے ہو تم — عرش سے ماورا گئے ہو تم
جب ذرا دل میں آگئے ہو تم — دل کو کعبہ بنا گئے ہو تم
ہے نظر رو کشِ تجلیٔ ذات — حق نما رُخ دکھا گئے ہو تم
ہیں حجاباتِ عرش آئینہ — سب یہ پردے اُٹھا گئے ہو تم
حق پرستی خدا شناسی کے — راز سارے بتا گئے ہو تم
ہے مدینہ بہشتِ اہلِ سلوک — راہِ جنت دکھا گئے ہو تم
کہہ دیا جس نے یا رسولؐ اللہ — اس کی بگڑی بنا گئے ہو تم
شبِ تارِ لحد منور ہے — کیا مدینہ سے آگئے ہو تم
اے میں قربان یہ تبسمِ ناز — دل پہ بجلی گرا گئے ہو تم
خواب میں آکے نور کے تڑکے — سوتی قسمت جگا گئے ہو تم
دشتِ بطحیٰ جناں بداماں ہے — کیا نیا گل کھلا گئے ہو تم
ہے جہاں جلوہ گاہِ نورِ ازل — نقشِ ظلمت مٹا گئے ہو تم
کم نہ ہوگا خمارِ بادۂ عشق — جامِ کوثر پلا گئے ہو تم

کارسازِ جہاں خدا کی قسم
وقت پر کام آ گئے ہو تم

کاش اتنا وہ پوچھ لیں مجھ سے
تا حرم کیا ضیاؔ گئے ہو تم

خدا کے بعد ہیں خیر الوریٰ خدا کی قسم
بیاں ہو کیا شرفِ مصطفےٰؐ، خدا کی قسم

کوئی صفیؑ و نجیؑ ہے کوئی خلیلؑ و کلیمؑ
حضورؐ تم ہو حبیبِ خدا، خدا کی قسم

ظہورِ ذاتِ الٰہی جمالِ صورت ہے
ہے شکلِ آئینۂ حق نما، خدا کی قسم

ازل میں تم کو ملے ہیں بقدرِ فہم بشر
مقامِ حمد، مقامِ دنیٰ، خدا کی قسم

وہ نا رساحلِ مقصود ہو خدائی کو
ہو جس سفینے کے تم ناخدا، خدا کی قسم

الم نصیبوں کی بگڑی بنانے والے ہیں
ہیں آپ خلق کے حاجت روا خدا کی قسم

ازل میں آپ پہ ایمان لائے سارے رسول
ہیں آپ شافعِ روزِ جزا، خدا کی قسم

نماز مسجدِ اقصےٰ ہے شاہدِ عینی
ہو تم امامِ صفِ انبیا، خدا کی قسم

جہانِ عشق ہے دلدادۂ جمال ہنوز
تمہارا حسن ہے وہ دلربا، خدا کی قسم

کوئی نہیں مرا پرسانِ حال دنیا میں
حضورؐ کا ہے مگر آسرا، خدا کی قسم

ہے شوق دل میں مدینہ کی حاضری کا حضورؐ
مگر ہے بے سروساماں ضیاؔ خدا کی قسم

جانِ جاں تو وہ شہِ حسن ہے قرآں کی قسم
خالقِ حسن نے کھائی ہے تری جاں کی قسم

بدر کے چاند سے ہے حسن کی دنیا روشن
یدِ بیضا کی، جمالِ مہِ کنعاں کی قسم

والقمر آپ کا چہرہ ہے جبیں ہے والشمس
مہِ تاباں کی قسم، مہرِ درخشاں کی قسم

تم ہو محبوبِ خدا، تم ہو شہِ ارض و سما
حسنِ یوسفؑ کی قسم، تاجِ سلیماں کی قسم

فیضیابِ لبِ جاں بخش ہیں خضرؑ و ادریسؑ
لبِ کوثر کی قسم، چشمۂ حیواں کی قسم

ابد آثار بہاریں ہیں مدینہ پہ نثار
باغِ جنت کی قسم، گلشنِ رضواں کی قسم

جذب رگ رگ میں ہے دیوانگیٔ شوقِ حجاز
تارِ داماں کی قسم، چاکِ گریباں کی قسم

آبلے پھوٹ کے روتے ہیں مری وحشت پر
دشتِ بطحا کی قسم، خارِ مغیلاں کی قسم

عینِ ایماں ہو سرورِ دل و جاں تم ہو حضور
اپنی آنکھوں کی قسم، اپنے دل و جاں کی قسم

عرش پر آپ نے بے پردہ خدا کو دیکھا
چشمِ حق بیں کی قسم، دیدۂ حیراں کی قسم

لیلۃ القدر میں پڑھتے ہیں ملک سورۂ نور
زلفِ شبگوں کی قسم، عارضِ تاباں کی قسم

عہد، اصحابؓ نے مرنے کا ترے ساتھ کیا
دستِ رحمت کی قسم، بیعتِ رضواں کی قسم

چشمۂ آبِ گہر ہے لبِ کوثر جاری
آپ کے لال لب و گوہرِ دنداں کی قسم

ذرہ ذرہ ہے مدینہ کا چراغِ سرِ طور
نقشِ نعلین و غبارِ رہِ جاناں کی قسم

پاتے ہیں دولتِ کونین ضیا شاہ و گدا
آپ کے دستِ کرم جنبشِ داماں کی قسم

اٹھیں نگاہیں سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پیشِ نظر ہو روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہے عرق افشاں روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دہر میں ہے خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صبحِ تجلی روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
شامِ ابد گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چشمِ جہاں ہے سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کتنا حسیں ہے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نور سے ہیں معمور دل و جاں، ہمرا دامن طلبِ ارماں
ہوں میں گدائے کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جاذبِ دل محبوب نظر ہے غیرتِ شمس و رشکِ قمر ہے
حسن و جمالِ روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حسنِ ازل کا بن آئینہ عرش نگر ہو چشمِ بینا
دیکھ رخِ نیکوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہر منور آیۂ رحمت طاقِ سرِ محرابِ عبادت
خال و خط و ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

طوبیٰ سدرہ قامتِ دلجو ظلِ الٰہی کالے گیسو
سنبلِ جنت موئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صاف نظر آتا تھا نہ آیا جس کا فرشتوں تک کو سایہ
تھا وہ قدِ دلجوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کب ہے جنوں میں ہوش ٹھکانے کر چکے عزم اب تو دوانے
چھانئے خاکِ کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

روزِ قیامت دل کو سنبھالے شوقِ شفاعت میں متوالے
کہتے چلے سب سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خلد سے آئیں بر دہو ائیں حشر میں چھائیں کالی گھٹائیں
بکھرے جہاں گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عطر فشاں کلیاں ہیں جناں کی، ہیں رشکِ گلپاش جہاں کی
سب میں ہے رنگ و بوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جامِ مے تسنیم و لبن ہے زندگی ہر تشنہ دہن ہے
کوزۂ آبِ جوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں جو سہارا سارے جہاں کا، بوجھ ہے جن پر کون و مکاں کا
ہیں وہ قوی بازوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کیوں نہ ہو وہ صدیقِ دو عالم کیوں نہ ہو وہ فاروقِ معظم
جن کو ملے پہلوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فرطِ ادب سے سر کو جھکائے شاہ و گدا جھولی پھیلائے
پھرتے ہیں گردِ کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ خدا کی جلوہ گری ہو کعبہ ہو یا ہیں تجھ میں بیخبری ہو
سجدہ سہو ہو سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یوں واصل بخدا ہو جاؤں جان ضیا طیبہ میں گنواؤں
ہو جو گزرتا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھئے تا بابِ رحمت پہنچیں کس مشکل سے ہم
خضرِ منزل ہم ہی ہیں نا آشنا منزل سے ہم

کر سکے جنت نہ حاصل سعیِ لاحاصل سے ہم
بات آساں تھی مگر سمجھے اسے مشکل سے ہم

نحنُ اَقرب کی صدا سنتے ہی سازِ دل سے ہم
دور ہیں پھر بھی حسینِ لامکاں منزل سے ہم

اتحادِ وحدت و کثرت ہے یوں باہم گر
متحد ہو تم خدا سے تم سے دل ہی دل سے ہم

ہے حبابِ موجِ دریا کشتیِ عمرِ رواں
کر رہے ہیں سیرِ گردابِ فنا ساحل سے ہم

حسنِ صورت گر کے ہم ہیں قدِ آدم آئینہ
آپ اپنے حسن پر ہیں خود بخود مائل سے ہم

ہم نہ تھے جب تھی لیسِ آئینہ اک ذات و صفات
درمیانِ وحدت و کثرت ہیں اب حائل سے ہم

کھول دے رازِ حقیقت حق نما صورت دکھا
بیخبر کب تک رہیں فرقِ حق و باطل سے ہم

اللہ اللہ ہیبتِ یادداشتِ اعمالِ غلط
اب ہیں خود مائل بحق اس خطرِ باطل سے ہم

چند قطرے چند ذرے تھی نہ کچھ تن کی بساط
بن گئے انسان اب اُن اجزائے آب و گِل سے ہم

چل دیئے سوئے حرم دیوانگی کے جوش میں
ہو گئے مجبور اس درجہ ضیا کچھ دل سے ہم

ہیں جمالِ مہ جبینِ بدر پر مائل سے ہم — اقتباسِ نور کرتے ہیں مہ کامل سے ہم

شاہدِ قوسین منزل تیرے جلووں کے نشاں — تا حریمِ عرش جا پہنچے حریمِ دل سے ہم

خواہشِ جنت نہ احساسِ عذابِ قبر و حشر — تیری رحمت دیکھکر دنیا سی ہیں غافل سے ہم

رحمتِ حق تک رسائی حشر میں آساں ہوئی — کر سکے احساسِ ذوقِ معصیت مشکل سے ہم

نورِ صورت دیکھ کر پڑھتے ہیں سورۂ نور کی — کرتے ہیں تکمیلِ ایماں مصحفِ کامل سے ہم

عکسِ انوارِ مدینہ لے رہے ہیں دل کے داغ — کر رہے ہیں قمقمے روشن مہ کامل سے ہم

بن گیا شوقِ حضوری خضرِ صحرائے حجاز — تا حرم پہنچے خود اپنے جذبۂ کامل سے ہم

تاجداروں کو ترے در کی گدائی پر ہے ناز — مانگتے ہیں دولتِ ایماں ترے سائل سے ہم

حشر میں گزرا جدھر وہ ہاشمی ناقہ سوار — بن کے گردِ راہ لپٹے پردۂ محمل سے ہم

نفسِ مفہومِ حدیثِ ماعرفنا ہی یہی — فیضیابِ نورِ عرفاں ہم سی دل ہی دل سے ہم

بھر دے جلووں سے ضیا کے دل کو اے طیبہ کے چاند
مانگتے ہیں نور کا صدقہ تری محفل سے ہم

روز و شب صرفِ دعائے مغفرت ہیں دل سے ہم — فارغ اے صلِّ علیٰ ہیں فکرِ مستقبل سے ہم

خود بظاہر جا سکیں گے تا عرب مشکل سی ہم — آ، تمنائے حرم تجھ کو لگا لیں دل سی ہم

تیری صورت دیکھکر سلطانِ خوبانِ جمال — آج تک ہیں حسنِ صورت ساز پر مائل سی ہم

اس کنارے ہو کفِ دریائے رحمت دستگیر — کہہ کے بسم اللہ چھوڑیں ناؤ اس ساحل سی ہم

بحرِ رحمت چادرِ آبِ رواں میّت پہ ڈال
ڈوبتے ہیں منہ چھپائے دامنِ ساحل سے ہم

لغزشِ پائے لبِ تسنیم ہمّت ہار دی
نہرِ کوثر میں گرے ساغر بکف ساحل سے ہم

خلد میں باہم دگر کہتے ہیں رندانِ حرم
جامِ کوثر کے ہیں طالب ساقیٔ محفل سے ہم

رکھتے ہیں دونوں بقدرِ حوصلہ عشق و عناد
دینِ حق سے اہلِ ایماں، مشربِ باطل سے ہم

ناسخِ ادیان ہے دینِ مکمّل آپ کا
بہرہ ور ہیں امتیازِ ناقص و کامل سے ہم

حجلۂ قوسین میں اللہ سے واصل حضورؐ
تا بحدِ فکرِ خود، پیچھے حدِ فاصل سے ہم

ہفت منزل ہائے قرآں منزلت گاہِ حضورؐ
بیخبر راہِ حریمِ شش جہت منزل سے ہم

تیرے در سے پائیں منہ مانگی مرادیں خلق نے
لے کے بخشش کی سند نکلے تری محفل سے ہم

اب تو محبوبِ خدا سوئے حرم بلوائیے
ہو چکے عاجز فریبِ خواہشِ باطل سے ہم

جنبشِ تیرِ نظر اک اور اے قرشی جواں
ہیں شہیدانِ وفا میں صرف اک بسمل سے ہم

فیضِ حسنِ مقتدر سے ہو چکی تکمیلِ عشق
کر چکے بیعت ضیا اک مرشدِ کامل سے ہم

سلام بحضور سیّد الانام

اے شفیعِ عاصیاں، اے شافعِ محشر سلام
اے قسیمِ نار و جنّت، ساقیٔ کوثر سلام

اے کہ تیرا نورِ اطہر لمعۂ نورِ قدم
اے سراپا ظلِّ ذاتِ خالقِ اکبر سلام

اے کہ تو ہے باعثِ تخلیقِ دنیائے وجود
اے وجودِ جملہ موجودات کے مظہر سلام

اے کہ ہے سب سے مقدم سب سے اول تیرا نور ــــ اے شہِ ختمِ رسل سلطانِ بحر و بر سلام

اے کہ تیرا حسن فردوسِ جہانِ حسن و عشق ــــ اے جہانِ حسن کے محبوب، خوش منظر سلام

اے کہ تیرے دم سے کعبہ، کعبۂ عالم بنا ــــ اے خلیلِ کعبہ، ابراہیمؑ کے دلبر سلام

اے کہ تیرے سامنے روح الامیں قرآں بکف ــــ اے کہ اب تک کرتے ہیں قدسی ترے در پر سلام

اے کہ تھے مداح تیرے انبیائے ماسبق ــــ اے کہ تجھ پر کرتے آئے سارے پیغمبر سلام

اے کہ تو شاہنشہِ مسند نشینِ کُن فکاں ــــ اے شہِ کونین سلطانِ جہاں پرور سلام

اے کہ تیرے خادمِ در فاتحِ بدر و حنین ــــ اے امیرِ غازیانِ خندق و خیبر سلام

اے کہ تیرے مخلص و مونس صحابی کالنجوم ــــ اے انیس و ہمدمِ اصحابِ نام آور سلام

اے کہ مانندِ جہازِ نوحؑ تیرے اہلبیت ــــ ناخدائے کشتیٔ اسلام، اے رہبر سلام

اے یتیموں بیکسوں کے چارہ ساز و دستگیر ــــ اے یتیمِ آمنہؓ، اے خلق کے سرور سلام

اے ضعیفوں کا سہارا، ناتوانوں کے شفیق ــــ رحمۃٌ للعالمیں، اے رحمتِ داور سلام

اے غریبوں بینواؤں کے دلوں کا آسرا ــــ اے مرادِ دردمنداں، اے کرم گستر سلام

آپ پر ہو آپ کے احباب پر انصار پر ــــ ہو ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ پر سلام

عترتِ اطہار پر، ازواج و اہلبیت پر ــــ جانِ پاکِ فاطمہؓ شبیرؓ و شبرؓ پر سلام

سرفروشانِ جہادِ فی سبیل اللہ پر ــــ خوں بداماں کربلا والے شہیدوں پر سلام

تابعین و کاملین و اولیاء اللہ پر ــــ عالمانِ دین و ملت پر ائمہ پر سلام

واسطہ اس بزمِ میلادِ شہِ لولاکؐ کا
تا حرم پہنچا ضیا کا خالقِ اکبر سلام

ردیف (ن)

حمد باری

اے کہ تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہے وہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن
تجھ کو خیر الرّازقیں کہتی ہے دنیا بالیقیں

اے کہ تیری ذات برتر ہے وہ رحمٰن و رحیم
ہے زبانِ ماسوا پر اَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْن

اے کہ یومِ آفرینش تیری خلاقی کا راز
اے کہ تیری مالکیت تا قیامِ یومِ دیں

اے کہ ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ اصلِ ایمانِ عباد
اے کہ تجھ سے استعانت خواہ افلاک و زمیں

اے کہ تیرا درس اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم
اے کہ تجھ سے ذرّہ ذرّہ طالبِ راہِ مبیں

اے کہ ہیں مصداق اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ رہبریں
انبیاء معصوم، صدیق و شہید و صالحیں

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ جن کو فرمایا گیا
ہے وَلَا الضَّآلِّیْن جن کے حق میں نازل بالیقیں

اے کہ ہیں لاریب جو گم کردہ راہِ نجات
راہ میں ان کی بچا ہم کو الٰہ العالمیں

اے کہ تیری ذات والا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد
اے کہ اَللّٰہُ الصَّمَد ہے تو بعنوانِ حسیں

اے کہ تو ہے لَمْ یَلِدْ یا رب وَلَمْ یُوْلَدْ ہے تو
اے وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ نورِ مبیں

حمد ہے تیری ضیا بخشِ جمالِ کائنات
ہیں محمد ﷺ اصلِ حمد و مظہرِ ذات و صفات

آئے نہ خواب میں حضور ﷺ خوابِ سحر کو کیا کروں
آنکھ لگی نہ رات بھر ذوقِ نظر کو کیا کروں

مجھ کو تو شوقِ دید ہے اپنے عرب کے چاند کا
میں شب و روز دیکھ کر شمس و قمر کو کیا کروں

ان کی تجلّیٔ جمال آئے تو آئے کیا نظر
پردہ حسن و عشق ہے اپنی نظر کو کیا کروں

لطفِ حیات ہے تو یہ طیبہ میں عمر ختم ہو
جا کر درِ حضورؐ سے ہند میں گھر کو کیا کروں

مجھ کو تو خاک چھاننا تیری گلی کی ہے پسند
چھوڑ کے اے گدا نواز میں ترے در کو کیا کروں

گنبدِ سبز کی بہار آئے نظر تو لطف ہے
باغِ جناں میں دیکھ کر میں گلِ تر کو کیا کروں

کچھ تو ہے بارِ معصیت کچھ ہے ادب کا اقتضا
ان کے قدم پہ جھک گیا حشر میں سر کو کیا کروں

وہ تو سنیں ہزار بار نالۂ قلبِ بیقرار
ہے مری آہ نارسا اس کے اثر کو کیا کروں

تا درِ ساقیٔ حجاز خضر ہیں ہمنوا، تو ہوں
جو نہ ہو سوئے میکدہ ایسے سفر کو کیا کروں

داورِ حشر کے حضور توبہ ہزار کی تو کیا
دور ہوا نہ داغِ مے دامنِ تر کو کیا کروں

ان کے غمِ فراق کی مٹتی نہیں خلش کبھی
دل میں چسک سے، بار بار دردِ جگر کو کیا کروں

شرمِ گناہ سے مدام، رہتی ہے روح تلخ کام
المدد اے شہِ انام حشر کے ڈر کو کیا کروں

ذوقِ مئے طہور میں ساقیٔ خلد کے حضور
جامِ شراب بن گیا، دیدۂ تر کو کیا کروں

آئینۂ خدا نما، ہے رخِ پاکِ مصطفیٰؐ
محوِ جمال ہے ضیا اپنی نظر کو کیا کروں

دل روزِ حشر سخت پریشاں ہے کیا کروں
پیشِ نگاہ دفترِ عصیاں ہے کیا کروں

مشتاقِ دید بیخود و حیراں ہے کیا کروں
ہر جلوہ ان کا طور بداماں ہے کیا کروں

دشوار ہے مشاہدۂ تابشِ حرم
ہر ذرہ آفتابِ درخشاں کو کیا کروں

ہر پھر کے سوئے طیبہ نبی دیکھتا ہوں میں
شیرازۂ امید پریشاں ہے کیا کروں

تلوے پہ ہیں حضورؐ مگر فرطِ شرم سے
گردن جھکی ہوئی سرِ میزاں ہے کیا کروں

بعدِ فنا حرم سے نہ ہوتا جدا، مگر
جنت بدست حسرتِ رضواں ہے کیا کروں

بیتابیاں ہیں سب یہ مدینہ کی یاد ہیں
دل میں ہجومِ حسرت و ارماں ہے کیا کروں

دیکھے کسے فدائے جمالِ حسینِ بدر
دنیائے حسن سر بہ گریباں ہے کیا کروں

پڑھتا ہوں یادِ زلف میں واللیل صبح دم
تعبیر خواہ، خوابِ پریشاں ہے کیا کروں

ہو کیوں نہ لطفِ احمدِ مختار پر نظر
مجبورِ محض فطرتِ انساں ہے کیا کروں

روزِ ازل ملا تھا جو سرکارِ حسن سے
اب تک وہ درد سینہ میں پنہاں ہے کیا کروں

کیونکر علاجِ بیخودی و شوقِ دید ہو
طورِ نظر تجلیٔ فاراں ہے کیا کروں

ہر دم ضیاؔ ہے سوئے مدینہ نظر مگر
خالی حضورؐ گوشۂ داماں ہے کیا کروں

زباں نا آشنا حمدِ خدا سے تر زباں کر لیں
جمالِ ذات سے آرائشِ حسنِ بیاں کر لیں

ثنائے خواجۂ کون و مکاں وردِ زباں کر لیں
بعنوانِ دگر تکمیلِ عنوانِ بیاں کر لیں

حقیقت بیں نگاہیں عزمِ نظارہ جہاں کر لیں
لبِ جبریل سے معلوم رازِ کن فکاں کر لیں

نشاں مل جائیگا رازِ خدا کا، امتحاں کر لیں
خودی سے دستکش ہوں، خود کو بے نام و نشاں کر لیں

شعلۂ جلوۂ حسن آفریں دل میں نہاں کر لیں — چراغِ طورِ فانوسِ حرم میں ضو فشاں کر لیں

حسینِ مجلسِ صبحِ ازل پھر جلوہ آرا ہو — کہ پھر تجدیدِ ذوقِ دیدِ خوبانِ جہاں کر لیں

ہے دل عرشِ خدا، عرشِ خدا تک دسترس تو یہ — ابھی کچھ اور پیدا وسعتیں کون و مکاں کر لیں

نہ ہوگا تا ابد ان خود نما جلوؤں کا نظارہ — دو عالم لاکھ گردش از زمیں تا آسماں کر لیں

رسائی تا حریمِ قربِ جاناں غیر ممکن ہے — بقدرِ ہوش سعیِ جستجو وہم و گماں کر لیں

ہے مرگِ ہستیِ فانی فنا فی الذات ہو جانا — فنا سے پہلے حاصل ہے بقائے جاوداں کر لیں

فرازِ عرش تک خیر البشر ہی کے قدم پہنچے — فرشتے تا ابد کرنے کو سیرِ آسماں کر لیں

رہے دل صرفِ تسبیحِ الٰہی کاش ایسا ہو — مجھے سبوحیانِ عرش اپنا ہم زباں کر لیں

ہے نورِ ثمّ وجہ اللہ سے داغِ جبیں روشن — بنے قبلہ نما ہر ذرہ ہم سجدہ جہاں کر لیں

ہوا ابتک نہ ہوگا فوق حاصل ابنِ آدم پر — ملک پھر امتحانِ شوقِ سعیِ رائیگاں کر لیں

ہے تیرے اسمِ اعظم میں نہاں شانِ مسیحائی — ترے بیمار آیاتِ شفا وردِ زباں کر لیں

گنہگاروں کی حالت رحم کے قابل ہے محشر میں — عجب کیا خود وہ اقرارِ خجلت عاصیاں کر لیں

ضیا مضمر ہے چند الفاظ میں عقبیٰ کی ہر حالت
دعائے مغفرت آیاتِ رحمت حرزِ جاں کر لیں

ہے ازل سے چشمِ خوباں سوئے ختم المرسلیں — مطلعِ نورِ قدم ہے روئے ختم المرسلیں

سینہ انوارِ خدا سے ہے صحیفہ نور کا — دل میں ہے یادِ رخِ نیکوئے ختم المرسلیں

بارک اللہ گردشِ قسمت خوشا دورِ حیات
کر رہا ہوں میں طوافِ کوئے ختم المرسلیں

مغفرت شانِ خدا بخشش ادائے مصطفیٰ
ہے جو خوئے حق وہی ہے خوئے ختم المرسلیں

معصیت کوشی گنہگارانِ اُمت کا شعار
جرم پر اظہارِ رحمت، خوئے ختم المرسلیں

آفتابِ حشر پر چھائی ہے رحمت کی گھٹا
ظلِ حق ہے سایۂ گیسوئے ختم المرسلیں

دم زدن میں سر ہوئے بدر و احد کے معرکے
اللہ اللہ قوتِ بازوئے ختم المرسلیں

ہر اسیرِ جرم پیشہ حشر میں آزاد ہے
ہے جو برہم زلفِ عنبر بوئے ختم المرسلیں

سر بسجدہ ہے فضائے آسماں پیشِ زمیں
سامنے ہے کعبۂ ابروئے ختم المرسلیں

جس کے سایہ میں اماں پائیگی دنیا روزِ حشر
ہے وہ بے سایہ قدِ دلجوئے ختم المرسلیں

عرش کا آئینہ ہے، قوسین کی تصویر ہے
روئے ختم المرسلیں، ابروئے ختم المرسلیں

ہے گلِ بطحیٰ سے ہر گل فیضیاب رنگ و بو
ہے جدا ہر گل سے رنگ و بوئے ختم المرسلیں

عرش کو یہ سربلندی آج کیوں حاصل نہ ہو
تھا شبِ اسرا تہہ زانوئے ختم المرسلیں

معصیت کاروں کی قسمت کو لگے ہیں چار چاند
ہیں صفِ محشر میں ہم پہلوئے ختم المرسلیں

خاتمہ بالخیر ہو یارب مدینہ میں مرا
وقتِ آخر سامنے ہو روئے ختم المرسلیں

سلسلہ جنباں وطن سے تا حرم اپنا ضیا
ہے اسیرِ حلقۂ گیسوئے ختم المرسلیں

خیالِ حرم میں جہاں سر جھکا دوں
وہیں اک نیا اور کعبہ بنا دوں

مدینہ کے پھولوں کی خوشبو اڑا کر — فضائے دو عالم کو جنت بنا دوں
کروں تازگی روحِ ایماں میں پیدا — ترانے ثنائے نبیؐ کے سنا دوں
سرِ حشر گر گردِ قدم پر نبیؐ کے — گناہوں کا انبار سر سے گرا دوں
ضیائے سراجِ منیرِ عرب سے — چراغِ سرِ طور کو پھر جلا دوں
کروں ذکر یوں ان کی زلفوں کا شب بھر — کہ سوتی ہوئی قسمتوں کو جگا دوں
دیئے جائیں وہ بھیک دستِ کرم سے — میں بڑھ بڑھ کے ہر بار دامن بڑھا دوں
مدینہ پہ کر دوں دل و جاں کو قرباں — ہوں محتاج سرکار میں نذر کیا دوں
درِ شاہؐ سے جھولیاں بھرنے والو! — مجھے بھیک دو تم ہیں تم کو دعا دوں
یہ جی چاہتا ہے کہ زاہد تجھے بھی — طہورِ جناں کا پیالہ پلا دوں
ستارے گریں ٹوٹ کر آسماں سے — مدینہ کے ذرّوں کو گر جگمگا دوں

دمِ جبہ سائی یہ ہے دل کی حسرت
درِ مصطفےٰؐ پر میں جاں اے ضیا دوں

ہیں عیاں عرش کے انوار ترے کوچہ میں — عالمِ رحمت کے ہیں آثار ترے کوچہ میں
ذرّے ذرّے ترے پرتو سے ہیں اے بطحا کے چاند — روز روشن ہے شبِ تار ترے کوچہ میں
عرصۂ حشر شفاعت کا ہے تیری مرکز — ہیں دو عالم کے گنہگار ترے کوچہ میں
بے طلب دولتِ کونین عطا ہوتی ہے — فقرا بنتے ہیں زردار ترے کوچہ میں

حجابِ نور سے اے عرش نشیں آ باہر
جمع ہیں شائقِ دیدار ترے کوچہ میں

تیرے نقشِ قدمِ ناز کی تابش سے بنے
ذرّے آئینۂ انوار ترے کوچہ میں

دے حیاتِ ابدی جانِ مسیحا مجھ کو
جاں بحق ہو ترا بیمار ترے کوچہ میں

کاش طیبہ میں مری خواب گہِ ناز بنے
ہو مقدّر مرا بیدار ترے کوچہ میں

ساقیٔ خلد نہیں خواہشِ تسنیم و طہور
تشنۂ دید ہیں میخوار ترے کوچہ میں

یوسفِ بدر عجب تیز ہے سودا تیرا
ٹوٹے پڑتے ہیں خریدار ترے کوچہ میں

ہوتے ہیں روضہ کی جھالر پہ نچھاور موتی
چھا گیا ابرِ گہربار ترے کوچہ میں

خلد کی سرد ہوائیں ہیں گل افشاں ہر سمت
ہیں معطر در و دیوار ترے کوچہ میں

تیرے روضہ کے ہیں خدام سلاطینِ جہاں
ہیں ملک غاشیہ بردار ترے کوچہ میں

رہتے ہیں صرف سلامی ملک و جن و بشر
عام ہر روز ہے دربار ترے کوچہ میں

نقدِ جاں نذر گزارے درِ رحمت پہ ضیا
ہو رسائی اگر اک بار ترے کوچہ میں

ہے دیا اللہ کا سب کچھ گدا کے ہاتھ میں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں مصطفیٰ کے ہاتھ میں

ملتی ہے بابِ نبیؐ سے دولتِ دنیا و دیں
انکا دامن ہے ہر اک شاہ و گدا کے ہاتھ میں

ہیں گنہگارانِ اُمّت مالکِ حور و قصور
ہے کلیدِ بابِ جنّت مصطفیٰؐ کے ہاتھ میں

دب گئیں رسوائیاں اپنی سرِ محشر تمام
فردِ عصیاں مٹ گئے وہ خود اٹھا کی ہاتھ میں

ہے وہی سینہ مدینہ جسمیں ہیں مہماں حضورؐ
دل وہی دل ہے رہے جو دلربا کے ہاتھ میں

ہو امیدِ مغفرت سے دل نہ کیوں وقفِ نشاط
ہاتھ ہر مجرم کا ہے خیر الوریٰ کے ہاتھ میں

اے عرب کے تاج والے ہو خدارا دستگیر
جالیاں روضہ کی آجائیں گدا کے ہاتھ میں

جس کو وہ چاہیں بنا دیں یوسفِ بزمِ جمال
حسن کی دولت ہے محبوبِ خدا کے ہاتھ میں

دم قدم سے ان کے قائم ہے وجودِ کائنات
ہے نظامِ بزمِ عالم مصطفےٰؐ کے ہاتھ میں

مشکلیں آساں ہوئیں جب یا نبیؐ میں نے کہا
ہاتھ میرا ہے مرے مشکلکشا کے ہاتھ میں

مجھ کو خطرہ کیوں ہو طوفانِ عذابِ حشر سے
ہے مری کشتی کا لنگر ناخدا کے ہاتھ میں

بخشدیں جنت اماں دوزخ سے چاہیں دیں جسے
ہیں دو عالم شافعِ روزِ جزا کے ہاتھ میں

مجمعِ محشر مقامِ حمد کے ہے گرد و پیش
ہے لواء الحمد محبوبِ خدا کے ہاتھ میں

بھر دے چشمِ کوثر افشاں سے مرے ساقی اسے
ہے تہی ساغر جو رندِ بے نوا کے ہاتھ میں

فرش سے تا عرش ہو جو دولتِ عالم کا نظام
ہے حسینِ مسندِ عرشِ علیٰ کے ہاتھ میں

تا خدا و مصطفےٰؐ ہیں غوثِ اعظمؒ دستگیر
مقتدرؒ کا دستِ رحمت ہے ضیا کے ہاتھ میں

شعاعِ نورِ ازل ہے نقابِ روئے روشن میں
صحیفہ عرش سے روح الامیں لائے ہیں دامن میں

مقدر ہم سیاہ کاروں کے چمکیں روزِ روشن میں
سرِ محشر چھپانا اے عرب کے چاند دامن میں

صراطِ حشر پر ہے میری حالت دید کے قابل
ہے سر پر بارِ عصیاں دفترِ اعمال دامن میں

نہ ہو جائے سرِ محشر تماشا میری رسوائی
چھپا لینا شفیع المذنبیں مجرم کو دامن میں

رسائی تاجدارِ مسندِ کون و مکاں تک ہے
لیے بیٹھا ہے سائل دولتِ کونین دامن میں

بھکاری تیرے منہ مانگی مرادیں تجھ سے پاتے ہیں
دیئے جائے سخی داتا کہ گنجائش ہے دامن میں

اڑاؤں دربدر کی خاک کب تک جوشِ وحشت میں
غبارِ دشتِ بطحا جذب ہو جائے مرے دامن میں

معاذ اللہ ہے جامے سے باہر وسعتِ عصیاں
ہے اک دنیائے تقصیرات جو سمٹی ہے دامن میں

سنہری مغفرت کی جدولیں ہیں فردِ عصیاں پر
ردائے رحمتِ باری کی ہے سنجاف دامن میں

غمِ عصیاں عذابِ حشر سے کیوں تنگدل تم ہو
ضیا وسعت بہت ہے رحمتِ عالم کے دامن میں

قبائے گُل کفن ہے قبر ہے طیبہ کے گلشن میں
ہوا چلتی ہے جھونکے نیند کے آتے ہیں مدفن میں

حیاتِ جاوداں پائی شہیدِ عشق نے مر کر
شبیہِ مصطفےٰ ہے جنّتِ نظّارہ مدفن میں

زمیں بوسِ حرم کا بعدِ مردن منہ اجالا ہے
ہے روشن داغِ پیشانی شبِ تاریک مدفن میں

قدم سے رحمتِ عالم کے ہے فردوس نظارہ
مدینہ کی فضا جنّت کی زیبائش ہے مدفن میں

فرشتے کر رہے ہیں تبصرہ اسلام ایماں پر
حرم کے سونے والے آ گئے تلقین مدفن میں

ہے آغوشِ لحد میں کملی والے چاند کی آمد
طلوعِ صبحِ محشر ہے سوادِ شام مدفن میں

ضیا فاراں کے جلوے لحد تک دل میں لایا ہوں
ہے شمعِ طورِ سینا ذرہ ذرہ میرے مدفن میں

اُجالا از زمیں تا آسماں ہے دشتِ ایمن میں
شبستانِ حرم کا چاند چمکا روزِ روشن میں

یہ روشن معجزہ دیکھا کرم آمیز چتون میں
بجائے دشمنی تھا نورِ ایماں قلبِ دشمن میں

پہنچنے دے فضائے عرش تک فاران کے جلوے
چھپا لے طور اب منہ کو غبارِ دشتِ ایمن میں

تیرے جلوے گلے کا ہار ہیں ثابت ہوا اس سے
قریبِ شہ رگِ انساں ہے تو شہ رگ ہے گردن میں

ہوالشّافی خطِ طغرا میں لکھا ہے گریباں پر
ہے یہ تعویذ آیاتِ شفا کا میری گردن میں

فَوَلِّ وَجْهَكَ فوراً اُدھر ارشاد ہوتا ہے
بذوقِ مدعا خواہی ادھر جنبش ہے گردن میں

تنِ بے سایہ کو ظلِّ خدا دنیا پکار اُٹھی
لطافت جسم میں نورانیت تھی کس قدر تن میں

خدا کا ہیں وہ سایہ ان کے سایہ میں خدائی ہے
خدا نا آشنا کیوں ہیں تلاشِ سایۂ تن میں

یدُاللہ فوقَ ایدیھم کی معنی ہم تو یہ سمجھے
ہے دستِ بینوا، دستِ حسینِ عرش مسکن میں

مئے کوثر بنیں شبنم کی بوندیں فیضِ ساقی سے
نظر ہر پھول آیا میکدہ بردوشِ گلشن میں

گماں ہوتا ہے یہ طاقِ حرم کے ہر کبوتر پر
ہے صرفِ حمدِ باری طائرِ سدرہ نشیمن میں

مجھے گم کردہ راہِ معرفت اب خلق کہتی ہے
کچھ ایسا آ گیا ہوں میں فریبِ نفسِ رہزن میں

ہوئے اک چاند کے دو چاند سورج ڈوب کر نکلا
یہ روشن معجزے دیکھے تمہارے عہدِ روشن میں

دمِ عیسیٰ کی تم نے کی شبِ اسریٰ مسیحائی
یدِ بیضا نے تم سے نور پایا روزِ روشن میں

معلم بن کے اے اُمّی لقب تو خلق میں آیا
دیا تیرے غلاموں نے سبق دنیا کو ہر فن میں

مدینہ تک لبِ فریاد کی پہنچے صدا یارب
سنوں لبیک کے نغمے جوابِ آہ و شیون میں

یہ جشنِ اتحادِ جزو و کل معراج کی شب تھا
بفرقِ دو گماں دو آئینہ تھے ایک چلمن میں

وہ حمزہ ہیں کہ وہ دو بار طیبہ تک گئے آئے
ہم ہیں حسرتِ طیبہ لئے بیٹھے ہیں مسکن میں

اسیر عشق راہِ عشق میں ہو سلسلہ جنباں
ضیا بھی ہے مدینہ کے لئے بیتاب مسکن میں

ابر رحمت جو گہر بار ہے پیمانہ میں
بارشِ بادۂ تسنیم ہے میخانہ میں

ترکِ توبہ شکنی جرم ہے میخانہ میں
ہے رقم سورۂ توبہ مرے پیمانہ میں

سینہ ہے کثرتِ انوار سے بیت المعمور
ہے نہاں خانۂ وحدت اسی ویرانہ میں

چھائے رحمت کے برستے ہوئے رم جھم آئے
خوش ہیں رندانِ حرم عید ہے میخانہ میں

سر بسجدہ ہے مگر بابِ حرم کی جانب
امتیازِ خرد و ہوش ہے دیوانہ میں

تا سحر شمعِ سرِ طور کی جانب ہے نظر
حوصلہ دیدۂ موسیٰ کا ہے پروانہ میں

ہادیٔ خلق یہ ہیبت تری اللہ غنی
شورِ تکبیر ہے کعبہ میں صنم خانہ میں

سب میں رنگینیٔ گلہائے مدینہ ہی عیاں
سرخیاں جتنی رقم ہیں مرے افسانہ میں

درِ رحمت سے اٹھائے نہ اٹھے گا یہ کبھی
تابِ رفتار نہیں اب ترے دیوانہ میں

جس نے ایمانِ مکمل کی بنا ڈالی تھی
اب وہ جذبہ ہے نہ اپنے میں نہ بیگانہ میں

مشعلِ راہِ ہدایت ہو نہ کیوں میرا وجود
ہے ضیا شمعِ حرم کی مرے کاشانہ میں

آلودۂ گناہ ہوں شرما رہا ہوں میں
نادم ہوں زندگی سے مرا جا رہا ہوں میں

لطفِ حصولِ بابِ حرم پا رہا ہوں میں
اس گردشِ نصیب پہ اترا رہا ہوں میں

ٹوٹا ہوا ہے دل اسے بہلا رہا ہوں میں
سر روضۂ رسول ؐ پہ ٹکرا رہا ہوں میں

صرفِ عطا ہے دستِ عطائے گدا نواز
دامن وفورِ شوق میں پھیلا رہا ہوں میں

لینا مجھے صراط پہ اے دستگیرِ حشر
عصیاں ہیں بارِ دوش گرا جا رہا ہوں میں

ماتھے کا داغ طاقِ حرم کا چراغ ہے
سجدہ گزارِ نقشِ کفِ پا رہا ہوں میں

قدسی کریں نہ پرسشِ اعمال حشر میں
اپنے کیے پہ آپ ہی شرما رہا ہوں میں

آنکھیں نہ کیوں ہوں میکدۂ بادۂ طہور
پیشِ نگاہِ ساقیٔ بطحا رہا ہوں میں

خضرِ رہِ حجاز ہے شوقِ جنوں نواز
ہوں رو بقبلہ، سوئے حرم جا رہا ہوں میں

فردوس آرزو ہے شبیہِ حسین بدر
لطفِ وصال زیرِ لحد پا رہا ہوں میں

سینہ میں مضطرب ہیں مدینہ کے ولولے
اٹھتی ہے ہوک قلب میں گھبرا رہا ہوں میں

روزِ جزا بہشت بھی ہے لطفِ دید بھی
حسنِ عمل کا آج صلہ پا رہا ہوں میں

معراج کیوں نہ ہو شبِ تارِ لحد مجھے
وقفِ تجلیٔ شبِ اسرا رہا ہوں میں

قندیلِ عرش کیوں نہ ہو داغِ جبیں ضیا
بابِ حرم پہ ناصیہ فرسا رہا ہوں میں

سوئے حرم نگاہ کیے جا رہا ہوں میں
سجدوں کو فرشِ راہ کیے جا رہا ہوں میں

دنیائے دل تباہ کیے جا رہا ہوں میں
یہ کیا مرے الٰہ کیے جا رہا ہوں میں

رحمت پہ اشتباہ کیے جا رہا ہوں میں
تکمیلِ ہر گناہ کیے جا رہا ہوں میں

دل کو مقامِ حمد بنانے کا ہے خیال
تعمیرِ جلوہ گاہ کیے جا رہا ہوں میں

مرتا ہوں عشقِ شاہدِ بزمِ حجاز میں
مولا تجھے گواہ کیے جا رہا ہوں میں

اپنی نجات پر ارے توبہ ہے شک مجھے
یہ اور اک گناہ کیے جا رہا ہوں میں

برپا ہے روز قلزمِ رحمت میں جزر و مد
عصیاں وہ بے پناہ کیے جا رہا ہوں میں

کیا جانے حشر کیا ہو گناہوں کا روزِ حشر
ان کی طرف نگاہ کیے جا رہا ہوں میں

یہ جان کر کہ ہے خبرِ دردِ دل انہیں
فریاد خواہ مخواہ کیے جا رہا ہوں میں

بیٹھا ہوں لو لگائے مدینہ کے چاند سے
روشن چراغِ ماہ کیے جا رہا ہوں میں

پھولوں پہ لکھ کے تبصرۂ ظلمتِ گناہ
اوراقِ گُل سیاہ کیے جا رہا ہوں میں

محبوبِ ذوالجلال سے ہوں طالبِ مُراد
تجدیدِ عز و جاہ کیے جا رہا ہوں میں

کعبہ سے آ رہی ہے جو لبیک کی صدا
ہوں رو بقبلہ آہ کیے جا رہا ہوں میں

دل سے خدانخواستہ کم ہو نہ ذوقِ نعت
کچھ فکر گاہ گاہ کیے جا رہا ہوں میں

طغرے بنا بنا کے ضیا حمد و نعت کے
نذرِ حضورِ شاہ کیے جا رہا ہوں میں

چراغِ طورِ حرم میں چمن میں پھول ہوں میں
نثارِ شمعِ جمالِ رُخِ رسول ہوں میں

کہیں سکوں نہیں پاتا دلِ فراق نصیب
جدا مدینہ سے ہوں اسلئے ملول ہوں میں

تلاشِ راہِ حرم میں ہوں رو بقبلہ رواں
جنوں نواز ہوں، ناواقفِ اصول ہوں میں

نہ کیوں حضورؐ سے مانگوں جو مانگنا ہے مجھے
رہینِ منتِ ما و شما فضول ہوں میں

ہے مدعا طلبی کی یہ دھن، اثر بن کر
دعا کے ساتھ رواں تا درِ قبول ہوں میں

نہیں جو خاکِ مدینہ مرا غبارِ لحد
تو کیا بقا و فنا میری خاک دھول ہوں میں

ہیں جذب مجھ میں بہاریں فضائے طیبہ کی
سدا بہار چمن کا وہ ایک پھول ہوں میں

مرے وقار پہ ہے اوجِ آسماں صدقے
ازل سے خاک نشینِ درِ رسول ہوں میں

ہنوز تا درِ رحمت گزر جو ہو نہ سکا
ضیا حزیں ہوں، الم دیدہ ہوں، ملول ہوں میں

تمنا ہے یہ جیتے جی کی جی میں
قضا آئے مدینہ کی گلی میں

حضوری ہو جو دربارِ نبیؐ میں
میسر قربِ حق ہو زندگی میں

ہوا ہوں نیم جاں ہجرِ نبیؐ میں
ہے لطفِ زندگی اس زندگی میں

گزر کیوں کر ہو دربارِ نبیؐ میں
رہی جاتی ہے حسرت جی کی جی میں

وہی ہے زندگی کچھ زندگی میں
گزر جائے جو دربارِ نبیؐ میں

صحیفے عرش سے جو لائے جبریلؑ
تھے اوصافِ رسولِ ہاشمیؐ میں

ہے خوشبوئے جناں جنت بداماں
مدینہ کے چمن کی ہر گلی میں

شبِ غم کوئی تارے گن رہا ہے
عرب کے چاند آ، اس چاندنی میں

حسینِ بدر ہو کوثر پہ ساقی
ہو شغلِ بادہ نوشی چاندنی میں

تری مخمور آنکھوں کے تصدق
تجھے میں دیکھتا ہوں بیخودی میں

لبِ کوثر ہے ساقی جام برکف
ہے دنیا محو شغلِ مے کشی میں

تہِ کوثر ہے عکسِ روئے ساقی
رواں ہے کشتیٔ مے چاندنی میں

شبِ اسرا ملک ہیں مشعل افروز
ہے شمعِ طور روشن چاندنی میں

میں قرباں اپنی ان ناکامیوں کے
مدد فرماتے ہیں وہ بے کسی میں

دمِ آخر تو آ، اے جانِ عیسیٰ
رکی ہے سانس شوقِ جانکنی میں

شبِ غم خواب میں بھی وہ نہ آئے
سویرا ہو گیا اس بے کلی میں

جہانِ معصیت زیر و زبر ہے
اگر خوفِ خدا ہو آدمی میں

عبادت نام ہے خوفِ خدا کا
ہے تقویٰ شرطِ اول بندگی میں

درِ رحمت کا ہر بیکس بھکاری
نظر آتا ہے شانِ خسروی میں

وہ سب کو توڑے جوڑے دے رہے ہیں
بھکاری کیوں رہے کوئی کمی میں

ستم ہے منزلِ بطحیٰ سے ہوں دور
امیرِ کارواں کی رہبری میں

عیاں اندازِ محبوبی ہے رخ سے
عجب سج دھج ہے شانِ دلبری میں

خدا سے رہتی ہے دوری، حضوری
ہے فرق اتنا خودی اور بیخودی میں

پریشاں حال امت ہے سکوں یاب
تری زلفیں ہیں جیسے برہمی میں

نبیؐ کا صدق و عدل و حلم و تقویٰ ہے صدیق و عمر عثماں علی میں
خدا مرحوم کو دے باغِ جنّت
غزل لکھی ضیا یادِ ولیؒ میں

خطائیں حشر میں شرمندۂ حساب نہیں
خجل ہوں پرسشِ اعمال پر، جواب نہیں

مقابلہ میں مہ و مہر کامیاب نہیں
تمہارے چاند سے رُخ کا کہیں جواب نہیں

یہ اصلیت ہی کہ پردہ نہیں، حجاب نہیں
جہاں ہیں آپ، وہاں غیر باریاب نہیں

لیا تھا عکس ازل میں فلک نے رُخ کا ترے
یہ آفتاب حقیقت میں آفتاب نہیں

طوافِ گنبدِ خضرا مدام کرتا ہے
قرار سے کبھی اک دن بھی آفتاب نہیں

کلیم کس کے بجا ہوش حشر میں رہتے
رُخِ حضورؐ غنیمت ہے بے نقاب نہیں

کریم دیکھ کے رحمت نمائیاں تیری
گنہگار کو اندیشۂ عذاب نہیں

مرا وجود و عدم ہے مثالِ نقشِ بر آب
ابھی ابھی ہوں، ابھی صورتِ حباب نہیں

اُلٹ پلٹ کے رہا درد، درد ہی ہر بار
یہی وہ شئی ہے کہیں جس میں انقلاب نہیں

برائے نام ہے احمد میں میم حرفِ حجاب
اُٹھے یہ پردہ تو، پردہ نہیں، حجاب نہیں

مرے کریم ابھی اور ہو ظہورِ کرم!
ابھی تو میرے گناہوں کا سدِّ باب نہیں

وہ حرفِ بد ہیں جو ہیں سرنوشتِ فردِ عمل
وہ نیکیاں ہیں جو مندرجہ کتاب نہیں

نثار داورِ محشر تری کریمی کے
گناہ کر کے بھی ہم موردِ عتاب نہیں

وہ ایک میں کہ گنہگار و جرم پیشہ ہوں　　وہ اک حضورؐ کہ مجرم سے اجتناب نہیں

گرفتِ حشر سے وہ خاک کیا رہا ہوگا

ضیاؔ جو بستۂ دامانِ بوترابؓ نہیں

یہ تقاضائے کرم اے رحمتِ عالم نہیں　　آستاں بوسیِ حرم دنیا ہے لیکن ہم نہیں

آئینہ شانِ مصورّ ہے ہر اک تصویر سے　　خود مگر صورت نما صورت گرِ عالم نہیں

مرحبا! ذوقِ ولائے ساقیٔ بزمِ الست　　کیفِ صہبائے ازل رندوں میں ابتک کم نہیں

بے پیے سیراب ہی ساقی کی چشمِ مست سے　　بادہ کش لب آشنائے چشمۂ زمزم نہیں

قلزمِ رحمت میں دُھل جائینگے سب حرفِ غلط　　سرنوشتِ نامۂ اعمال مستحکم نہیں

مجھ سے رازِ معرفت کہتے ہوئے ہی کیوں حجاب　　ہیں عقیدت آشنا سرکار نامحرم نہیں

ہے پریشاں دیر سے دل بستۂ زُلفِ حضورؐ　　کیوں نظامِ زیست ابتک اے اجل برہم نہیں

نزع میں جلوہ نظر آیا ہوئی پوری مُراد　　رخصت اے ذوقِ نظر آنکھوں میں باقی دم نہیں

اس لئے ہے بیکسی اپنی مجھے مولا عزیز　　اس کے ہمدم آپ ہیں جس کا کوئی ہمدم نہیں

تشنہ کامِ وصل کو کیا احتیاجِ آبِ زر　　جامِ کوثر چاہتا ہوں ذوقِ جامِ جم نہیں

چڑھتی سورج کیوں نہ ہو قدر آنسوؤں کی حشر میں　　قطرۂ اشکِ ندامت، قطرۂ شبنم نہیں

حشر میں تردامنی کی لاج ان کے ہاتھ ہے　　ہیں یہ رحمت کا دوآبہ دیدۂ پرنم نہیں

ہوں زیادہ مستحقِ مغفرت میں اس لئے　　میرے عصیاں اہلِ محشر میں کسی سے کم نہیں

درد عشقِ مصطفیٰؐ اور شورشِ آہ و فغاں | مقتضائے ضبط یہ ہے گریۂ پیہم نہیں
ہے فراقِ گلشنِ طیبہ میں سینہ داغ داغ | کیا بتاؤں یہ دلِ مہجور کیوں خرّم نہیں
کائناتِ حسن کی آرائشیں مٹ جائیں گی | ہم نفس جس روز تیری انجمن میں ہم نہیں

غم تو یہ ہے جا سکے طیبہ نہ اب تک ہم ضیاؔ
سامنے شکلِ اجل ہے اس کا اصلاً غم نہیں

نظر سوئے عرشِ عُلیٰ کر رہا ہوں | تلاشِ درِ مصطفیٰؐ کر رہا ہوں
خودی بیخودی سب فنا کر رہا ہوں | میں تکمیلِ عشقِ خدا کر رہا ہوں
ہے سوئے حرم خم جبینِ عقیدت | محبّت کے سجدے ادا کر رہا ہوں
ہوں ساغر بکف زیرِ میزابِ رحمت | تمنائے آبِ بقا کر رہا ہوں
شرابِ طہورِ جناں کی طلب ہے | طوافِ درِ میکدہ کر رہا ہوں
گناہوں سے دامن بچانا ہی مشکل | مگر مغفرت کی دُعا کر رہا ہوں
ہے وردِ زباں ہر نفس توبہ توبہ | تلافیٔ جُرم و خطا کر رہا ہوں
تلاشِ حرم میں ہوں کھویا ہوا سا | کہاں ہوں خدا جانے کیا کر رہا ہوں
اُٹھا دستِ رحمت نویدِ سکوں دے | بہت دیر سے التجا کر رہا ہوں
ہے کوثر بداماں نسیمِ مدینہ | میں تبدیلِ آب و ہوا کر رہا ہوں

ضیاؔ ہوں گنہگار نازاں ہوں لیکن
ثنائے رسولِ خداؐ کر رہا ہوں

دامنِ ضبط و سکوں چاک کیے جاتا ہوں
دل نثارِ شہِ لولاکؐ کیے جاتا ہوں

دل کو ہر عیب سے یوں پاک کیے جاتا ہوں
وصفِ حسنِ شہِ لولاکؐ کیے جاتا ہوں

ہیں قدم راہِ حرم میں وہ ملیں یا نہ ملیں
جستجو تا حدِ ادراک کیے جاتا ہوں

نعت کے گاتا ہوں نغمے شبِ تنہائی میں
خود علاجِ دلِ غمناک کیے جاتا ہوں

دیکھتا ہوں حرمِ ناز کی جانب ہر بار
ذوقِ نظّارہ کو بیباک کیے جاتا ہوں

اے جنوں خارِ مغیلانِ عرب پر ہوں نثار
دفن پھولوں کو تہِ خاک کیے جاتا ہوں

منزلِ قربِ الٰہی کی بتا کر راہیں
قافلے والوں کو چالاک کیے جاتا ہوں

چُن کے اے فصلِ چمن پھول مدینہ کیلئے
نذرِ گلچیں خس و خاشاک کیے جاتا ہوں

کر سکیں حشر میں قدسی نہ گناہوں کا شمار
فردِ اعمال کو خود چاک کیے جاتا ہوں

جاں بحق ہو کے درِ روضۂ انور پہ ضیا
نام روشن تہِ افلاک کیے جاتا ہوں

حیرت زدۂ تابشِ رخسارِ نبی ہوں
جلووں میں ہوں گم، مہبطِ انوارِ نبی ہوں

اے برقِ یمانی ہو ذرا پردہ بر انداز
مدت ہوئی میں شائقِ دیدارِ نبی ہوں

سینہ ہے مرا عرش کے جلووں کا خزینہ
میں روکشِ آئینۂ انوارِ نبی ہوں

محتاجِ زر و مال نہیں، دل ہے تونگر
اللہ غنی سائلِ دربارِ نبی ہوں

بخشش مری اللہ کرے روزِ جزا ہو
شرمندۂ عصیاں ہوں خطا کارِ نبی ہوں

ہستی مری اک رازِ حیاتِ ابدی ہے
ہوں زندۂ جاوید کہ بیمارِ نبی ہوں

سب کچھ ہے مرے گوشۂ دامانِ طلب میں
فردوس بداماں پسِ دیوارِ نبی ہوں

دنیا کی طلب ہے، نہ ہے جنت کی تمنا
قسمت پہ ہوں نازاں کہ طلبگارِ نبی ہوں

ایماں مرا کامل ہے، مرادیں ہیں مکمل
اللہ کا بندہ ہوں پرستارِ نبی ہوں

دے کوثر و تسنیم کے چھینٹے مجھے رضواں
لب تشنہ ہوں میں تشنۂ دیدارِ نبی ہوں

مولا مرے پوری یہ تمنا مری کر دے
اک بار فقط حاضرِ دربارِ نبی ہوں

وقعت مری جو کچھ ہے ضیا ہے مجھے معلوم
قسمت کا دھنی ہوں سگِ دربارِ نبی ہوں

بلند حدِ تعین سے پائے جاتے ہیں
وہ لامکاں سے بھی آگے بلائے جاتے ہیں

حضور حشر میں دولہا بنائے جاتے ہیں
ہے جشنِ عام سب اپنے پرائے جاتے ہیں

حریم عرش کے پردے اٹھائے جاتے ہیں
نہاں تھے جلوے جو اب تک دکھائے جاتے ہیں

وہ بزم ناز ہے تیری کہ حسن و عشق جہاں
مدام جلوہ بر انداز پائے جاتے ہیں

مچل کے دامنِ رحمت پہ طالبانِ نجات
عذابِ حشر سے دامن بچائے جاتے ہیں

ہے اس مقام پہ خیر البشر کی مسندِ ناز
جہاں فرشتوں کے پر تھرّائے جاتے ہیں

ہے بعدِ مرگ بھی شرمِ گناہ دامن گیر
کفن میں سوئے عدم منہ چھپائے جاتے ہیں

مئے طہور چھڑکتا ہوں دل کے چھالوں پر
یہ شعلے آبِ بقا سے بجھائے جاتے ہیں

غبارِ دامنِ رحمت اُڑا رہے ہیں ملک — فضائے حشر پہ بادل سے چھائے جاتے ہیں

دکھا دکھا کے ملک صورتِ سراجِ منیر — چراغِ طور لحد میں جلائے جاتے ہیں

توسلِ شہِ کون و مکاں مبارکباد — اثر دعا میں اجابت کے پائے جاتے ہیں

چراغِ طور ہیں اب تک حجاز کے ذرّے — یہ تارے ڈوب کے بھی جگمگائے جاتے ہیں

ہیں رُو بقبلہ کھڑے دامنِ طلب پھیلائے — نصیبِ سائلِ در آزمائے جاتے ہیں

ہے دیدِ ساقیٔ کوثر کی عید رندوں میں — شرابِ خلد کے چھینٹے اُڑائے جاتے ہیں

نہ کر غرور کہ محشر قریب ہے زاہد — نظر کے سامنے اعمال آئے جاتے ہیں

طوافِ گنبدِ خضرا کی دے کے خود وہ نوید — مرے نصیب کی گردش مٹائے جاتے ہیں

ضیا مدینہ کو جاتے ہیں قافلے ہر سال
یہ دیکھنا ہے کہ ہم کب بلائے جاتے ہیں

وہ کوثر کے چھینٹے دیئے جا رہے ہیں — مئے خلد میکش پیئے جا رہے ہیں

خطا پر خطا ہم کیئے جا رہے ہیں — نویدِ جناں وہ دیئے جا رہے ہیں

گنہگار کی خوش نصیبی کے صدقے — عطا پر عطا وہ کیئے جا رہے ہیں

مدینہ میں مرنے کا ارماں ہے دل میں — مدینہ کی دھن میں جیئے جا رہے ہیں

مری ہر تمنا کو میرے تخیل — مدینہ کی جانب لیئے جا رہے ہیں

مدینہ سے سینہ میں تشریف لا کر — خدارا نہ فرمائیے جا رہے ہیں

حسابِ عمل کیوں سرِ حشر یارب! پشیماں یہ کیوں ہم کئے جا رہے ہیں

ہے مرگِ گدائے حرم کا یہ عالم پڑھے جا بجا مرثیے جا رہے ہیں

لگا تا ہوں تارِ رگِ جاں سے ٹانکے کہ پردے حرم کے سئے جا رہے ہیں

بیابانِ بطحا کے کانٹے چبھو کر! مرے جیب و داماں سئے جا رہے ہیں

ہیں مدہوش کوثر پہ اس درجہ میکش کہ ساغر پہ ساغر پئے جا رہے ہیں

چلے عرش کو نالے دل سے نکل کر کہاں تھے کہاں دیکھئے جا رہے ہیں

ضیا نعت میں ہے یہ رنگِ تغزل
نکالے نئے قافئے جا رہے ہیں

مدینہ پہ قرباں ہوئے جا رہے ہیں ملک عرش سے فرش تک چھا رہے ہیں

ہے شمعِ سر طور ہر ذرّہ جس سے وہ جلوے حرم میں نظر آ رہے ہیں

وہ زلفِ سیہ اور وہ خالِ عارض شبِ قدر تارے نظر آ رہے ہیں

زمیں بوسِ دربارِ رحمت ہیں قدسی سلامِ حضوری بجا لا رہے ہیں

زہے بخششِ قاسمِ نار و جنت گدا بھیک سب بے طلب پا رہے ہیں

تصدق اس اندازِ عفو و عطا کے گنہگار محشر میں شرما رہے ہیں

ترا عشق وہ دولتِ سرمدی ہے گدا تاجِ شاہی کو ٹھکرا رہے ہیں

وہ آئے ہیں دل کو مدینہ بنانے جو خود عرش پر جلوہ فرما رہے ہیں

لگی ہیں سبیلیں طہورِ جناں کی — ہیں خود رفتہ میکش پئے جا رہے ہیں
بد اعمال ہیں معصیت کوش ہیں ہم — مگر اُن کی رحمت پہ اترا رہے ہیں
ہیں وقفِ مسرت بھکاری حرم کے — مُرادوں سے دامن بھرے جا رہے ہیں
ہے پھر موجزن دل میں شوقِ حضوری — مدینہ کو پھر قافلے جا رہے ہیں

فقیری میں ہیں مست طیبہ کی دھن ہے
ترانے ضیا نعت کے گا رہے ہیں

بخشش کی نویدیں حور و ملک اُمت کو سُناتے جاتے ہیں
ہے جشنِ شفاعت محشر میں، مہمان سب آتے جاتے ہیں
اُٹھتے ہوئے فتنے محشر کے ٹھوکر سے دباتے جاتے ہیں
جاتے ہیں جدھر سرکارِ کرم، اعجاز دکھاتے جاتے ہیں
حاضر ہے جہاں میلہ ہے لگا، ہیں دستِ کرم مصروفِ دُعا
منہ مانگی مُرادیں سب منگتا سرکار سے پاتے جاتے ہیں
روضہ کا تصور صلِ علیٰ، گلزارِ جناں کا ہے خاکہ
وہ دل کو قدومِ رحمت سے فردوس بناتے جاتے ہیں
کوثر پہ برستے ہیں جھالے، مخمور ہیں میکش متوالے
تسنیم سے بھر بھر کر پیالے، وہ سب کو پلاتے جاتے ہیں

ہر نقشِ کفِ پا صلِّ علیٰ، فردوس بداماں ہے ان کا
جس سمت گزرتے جاتے ہیں، گلزار کھلاتے جاتے ہیں

محشر میں ہے رحمت عام ان کی، آتی ہے شفاعت کام انکی
بخشش کی گنہگاروں کو سند، وہ رب سے دلاتے جاتے ہیں

ہے بحر رواں، ساحل ہے نہاں، لیکن ہیں محمدؐ کشتی باں
طوفان کی اُٹھتی موجوں سے، وہ ناؤ بڑھاتے جاتے ہیں

دیوانے صراطِ حشر پہ سب، کہتے ہیں ضیا یارب یارب!
نغماتِ ثنائے شاہِ عرب ہر گام پہ گاتے جاتے ہیں

سجودِ قرب کے ساماں فراہم ہوتے جاتے ہیں
سرِ قدوسیاں پیشِ حرم خم ہوتے جاتے ہیں

ہیں مصروفِ طوافِ کعبہ جلوے عرشِ اعظم کے
جناں بر کفِ شبِ اسرا دو عالم ہوتے جاتے ہیں

فلک سے تازمیں ہیں تابشیں ہی تابشیں نالِ ذ
نچھاور ہر طرف انوارِ پیہم ہوتے جاتے ہیں

ہے بزمِ قدس کی ہونے کو شاید آئینہ بندی
نئے سامانِ آرائش فراہم ہوتے جاتے ہیں

حریمِ عرش سے فرشِ حرم تک نور چھایا ہے
حسیں جلووں میں مہر و ماہ مدغم ہوتے جاتے ہیں

بہاریں ہیں مکمل سی لامکاں تک شگفتگی آتی
بہشتِ رنگ و بو عالم در عالم ہوتے جاتے ہیں

بشوقِ خیر مقدم از حرم تا عرش راہوں میں
رسل جن و بشر قدسی منظم ہوتے جاتے ہیں

بفرمانِ خدا روح الامیں آتے ہیں کعبہ میں
لئے بین خوابِ راحت شاہِ اکرم ہوتے جاتے ہیں

بلائے جا رہے ہیں وہ حریم عرش منزل ہیں
عطا ان کو نئے اعزاز ہر دم ہوتے جاتے ہیں

جبیں تلوؤں سے مَل مَل کر انہیں بیدار کرتا ہے
قدم بوسِ نبیؐ ناموسِ اعظم ہوتے جاتے ہیں

وہ اُٹھے لیں بلائیں بڑھ کے جبریلِ معظمؑ نے
نئے کچھ عہد کچھ اقرار باہم ہوتے جاتے ہیں

چلالے کر براق ان کو حرم سے جانبِ اقصیٰ
منازل راہ کے سب طے بیکدم ہوتے جاتے ہیں

امامِ مسجدِ اقصیٰ، امام انبیاء ہوں گے
زخود حاضر رسولانِ معظّم ہوتے جاتے ہیں

ہیں صرف خطبہ خوانی انبیاء و مرسلیں سارے
عیاں اعزاز محبوبِ مکرّم ہوتے جاتے ہیں

سواری قدس سے تا عرش چل دی شاہِ والا کی
پہنچتے ہیں جہاں وہ خیر مقدم ہوتے جاتے ہیں

درِ افلاک کھلواتے ہوئے جبریلؑ چلتے ہیں
سلامی یوسفؑ و ادریسؑ و آدمؑ ہوتے جاتے ہیں

وہاں پہنچے جہاں کوئی نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا
رسائی پر وہ اپنی شاد و خرم ہوتے جاتے ہیں

ظہورِ تابشِ انوارِ قدرت ہے کچھ اس درجہ
سراپا نور وہ نورِ مجسّم ہوتے جاتے ہیں

مقامِ قابَ قوسین و دنیٰ کے سب اٹھے پردے
صفات و ذات عینِ ذات میں ضم ہوتے جاتے ہیں

پس پردہ ہیں محبوب و محب ہیں راز کی باتیں
حریمِ قرب کے سرکار محرم ہوتے جاتے ہیں

نیاز و نازِ عشق و حسن یہ امّت کی خاطر ہیں
ضیا یوں مستحقِ مغفرت ہم ہوتے جاتے ہیں

زخود سرمستِ صہبائے ازل ہم ہوتے جاتے ہیں
وفورِ کیف میں آثارِ غم کم ہوتے جاتے ہیں

کہیں کیا آپ کی الفت میں کیا ہم ہوتے جاتے ہیں
مکرم ہوتے جاتے ہیں، معظّم ہوتے جاتے ہیں

گرفتارِ معاصی جس قدر ہم ہوتے جاتے ہیں ۔ عیاں آثارِ رحمت اور پیہم ہوتے جاتے ہیں

بلائیں ٹلتی جاتی ہیں الم کم ہوتے جاتے ہیں ۔ ترے رُخ پر ترے گیسو جو برہم ہوتے جاتے ہیں

کرم فرما حبیبِ ربِّ اکرم ہوتے جاتے ہیں ۔ خدا رکھے مکرم کس قدر ہم ہوتے جاتے ہیں

کچھ ایسے جاذبِ دل ہیں مدینہ کے حسیں جلوے ۔ زمیں بوسِ حرم خوبانِ عالم ہوتے جاتے ہیں

شفاعت کی نویدیں مغفرت کا ذکر سُن سُن کر ۔ گنہگارانِ محشر شاد و خرم ہوتے جاتے ہیں

حضوری کی بشارت دور افتادہ دل کو دے اپنی ۔ کہ سب غم آشنائے ہجر بے غم ہوتے جاتے ہیں

ترقی پر ہے روزانہ مذاقِ معصیت کوشی ۔ مگر ایامِ عمرِ بے بقا کم ہوتے جاتے ہیں

طوافِ بابِ رحمت کا صلا اللہ دیتا ہے ۔ بھکاری مستحقِ لطفِ پیہم ہوتے جاتے ہیں

خطاؤں پر خطائیں کرتے جاتے ہیں اِدھر مجرم ۔ اُدھر اکرام پر اکرام پیہم ہوتے جاتے ہیں

نگاہِ بندہ پرور نے عجب کایا پلٹ کر دی ۔ وہی جو غیر تھے اب اپنے ہمدم ہوتے جاتے ہیں

چھڑک دی ہے طہورِ خلد میخانہ میں ساقی نے ۔ کہ مٹی کے سکورے ساغرِ جم ہوتے جاتے ہیں

نظر حدِّ نظر تک راہِ حق آتی نہیں ہم کو ۔ جدا اُن کے قدم سے جس قدر ہم ہوتے جاتے ہیں

درِ رحمت پہ ہوں میں جبہ سا معراج حاصل ہے ۔ مرے سجدے نثارِ عرشِ اعظم ہوتے جاتے ہیں

نظر پچھلوں کی جانب حشر میں اگلوں سے پہلے ہے ۔ غلامانِ مؤخّر سب مقدّم ہوتے جاتے ہیں

پیامِ اتحادِ ملتِ حق یہ دیا کس نے ۔ جہانِ کفر کے شیرازے برہم ہوتے جاتے ہیں

قلوبِ اہلِ عرفاں بدر کے جلووں سے ہیں روشن
ضیا یہ آئینے نورِ مجسّم ہوتے جاتے ہیں

حریمِ انور پہ کیوں یہ کہئے سنہرے پردے پڑے ہوئے ہیں
دو شالے رحمت کے اوڑھے قدسی درِ جناں پر کھڑے ہوئے ہیں

وہ سبز گنبد، وہ پاک روضہ، وہ اس کے نقش و نگارِ زریں
فضائے عرشِ بریں میں گویا ستارے سلمے جڑے ہوئے ہیں

یہ دُھن ہے دیں بھیک خود بدولت اُٹھائیں چلمن دکھائیں صورت
بڑے دھنی بات کے ہیں منگتا، درِ حرم پر اڑے ہوئے ہیں

جلالِ فاروقؓ کون سمجھے، وقارِ حیدرؓ کو کون جانے
ہیں وہ باطل شکن مجاہد ہزاروں میداں لڑے ہوئے ہیں

نشانِ فتحِ مبیں کے حامل تمہارے بابِ کرم کے سائل
تمہاری نصرت کے شش جہت میں حضورؐ جھنڈے گڑے ہوئے ہیں

شفیعِ روزِ جزا کے صدقے، غلام ہیں شاد شادان کے
رضائے حق شانِ مغفرت کے گلے میں گجرے پڑے ہوئے ہیں

فقط ہے یہ رُوح کی لطافت کہ آدمی ہے لطیف فطرت
وگرنہ اجزائے جسمِ انساں سب آب و گل میں سڑے ہوئے ہیں

حضورؐ ہیں تاجدارِ محفل، حریمِ ایواں ہے عرش منزل
حضورِ بابُ السلام قدسی پئے سلامی کھڑے ہوئے ہیں

شرابِ جامِ طہور ساقی، پلا اگر جام میں ہو باقی!
فضائے صبحِ حرم میں میکش پلے ہیں پل کر بڑے ہوئے ہیں

ثنائے دندانِ مصطفےؐ میں ضیاؔ گہر ریز ہے جو خامہ
بیاضِ زریں کے ہر ورق پر سنہرے موتی جڑے ہوئے ہیں

فکرِ عیشِ دوام کرتے ہیں ذکرِ خیر الانام کرتے ہیں
کس قدر احترام کرتے ہیں جُھک کے قدسی سلام کرتے ہیں
خمِ ابروئے مصطفےؐ کے نثار حج کعبہ غلام کرتے ہیں
پڑھتے ہیں ہم نماز میں بھی درود اتباعِ امام کرتے ہیں
عرش ہوتا ہے فرش پا انداز وہ جہاں بھی مقام کرتے ہیں
بیکسوں کا ہے شغل آہ وفغاں وہ عطائیں مدام کرتے ہیں
صدقہ اس شانِ دلنوازی کے دل میں اب وہ قیام کرتے ہیں
وصفِ رُخ مدحِ گیسوئے انور کام یہ صبح و شام کرتے ہیں
کرتے ہیں ساقی سجناں کو سلام کام یہ تشنہ کام کرتے ہیں

ذکرِ میلادِ مصطفےؐ سُن کر
اے ضیاؔ ہم قیام کرتے ہیں

ردیف (و)

نورِ وحدت ہے نمودار کوئی دیکھے تو آئینہ ہے رُخِ سرکارؐ کوئی دیکھے تو

غور سے تابشِ رخسار کوئی دیکھے تو
ہے جہاں مطلعِ انوار کوئی دیکھے تو

مائلِ جلوہ گری حسنِ ازل ہے شاید
دل ہے آئینۂ انوار کوئی دیکھے تو

قابلِ دید ہے مشتاقِ زیارت کا نصیب
ہیں وہ خود طالبِ دیدار کوئی دیکھے تو

قدمِ ساقیٔ کوثر پہ گرا پڑتا ہے
روشِ مستیٔ میخوار کوئی دیکھے تو

سُرخیٔ صبحِ ازل سے ہیں فضائیں رنگیں
یہ بہارِ ابد آثار کوئی دیکھے تو

اپنے دامن میں چھپاتے ہیں وہ محشر میں بھی
کس محبت کا ہے اظہار کوئی دیکھے تو

تک رہا ہوں نگہِ یاس سے سوئے طیبہ
میری جانب کبھی اکبار کوئی دیکھے تو

ہو گیا عرش کے جلوؤں سے منور سینہ
مدنی چاند کے انوار کوئی دیکھے تو

نہ ہو اظہار مسیحا نفسی کا نہ سہی
اک نظر حالتِ بیمار کوئی دیکھے تو

حشر میں بخششِ عصیاں کے ہیں ساماں موجود
لطف سے سوئے گنہگار کوئی دیکھے تو

گل بداماں مرا دامن نظر آئے گا ضیا
جانبِ سائلِ دربار کوئی دیکھے تو

دو جہاں کے ہیں وہ سلطان کوئی دیکھے تو
ہے یہ ان کی ابدی شان کوئی دیکھے تو

شانِ اُمّی لقبی پر ہیں دو عالم قربان
ان پہ نازل ہوا قرآن کوئی دیکھے تو

تھے حسیں ایسے کہ اللہ کے محبوب بنے
آپ کے حسن کی یہ شان کوئی دیکھے تو

نہیں جُز یادِ حرم کوئی تصور دل میں
ہم ہیں وہ بے سر و سامان کوئی دیکھے تو

واہمہ خواب میں معراج کا یکسر ہے غلط
کھول کر غور سے قرآن کوئی دیکھے تو

تو ہے آئینۂ صورت گرِ عالم ہمہ تن
تیری صورت تسے قربان کوئی دیکھے تو

مجمعِ حشر کی بخشش پہ ہیں آمادہ حضورؐ
یہ عطیات یہ احسان کوئی دیکھے تو

کلمۂ سنگ و شجر نے شہؐ والا کا پڑھا
باتیں کرنے لگے بےجان کوئی دیکھے تو

نورِ اسلام سے محشر میں ہیں چہرے روشن
اُن کی اُمت کی یہ پہچان کوئی دیکھے تو

غرق بیڑے ہوئے جاتے ہیں گنہگاروں کے
بحرِ رحمت کے یہ طوفان کوئی دیکھے تو

اپنی مانند پیمبر کو بشر کہتے ہیں!
ایسے بھی ہوتے ہیں انسان کوئی دیکھے تو

نعت سننے کے ضیاؔ اہلِ جناں شائق ہیں
ہے کہاں گم مرا دیوان کوئی دیکھے تو

حسینِ عرب کو حسینوں میں دیکھو
مہِ عرش کرسی نشینوں میں دیکھو

جہاں میں ملیں گے جناں میں ملیں گے
مدینہ کے جلوؤں کو سینوں میں دیکھو

وہ نورِ مجسم، وہ نورِ خدا ہیں
چمک ان کی روشن جبینوں میں دیکھو

نظر آ سکے وہ نہ حدِ نظر تک
خرابی ہے کیا دور بینوں میں دیکھو

دل و دیدۂ کوثر بکف کیوں ہیں ساقی
ہے کیا چیز ان آبگینوں میں دیکھو

کبھی رونقِ بزمِ نازآفریں ہیں
کبھی آپ کو نازنینوں میں دیکھو

کہیں ڈوبتوں کے لئے ہیں سہارا
کہیں ناخدا ہیں سفینوں میں دیکھو

ہیں گنجینۂ معرفت چشت و جیلاں — متاعِ جہاں ان دفینوں میں دیکھو

ثنائے نبی ﷺ سن کے میری زباں سے — ہیں سرگوشیاں عیب چینوں میں دیکھو

ضیاؔ کی فرشتو، اگر جستجو ہے

مدینہ کے صحرانشینوں میں دیکھو

نظر آیا جمالِ شافعِ کون و مکاں مجھکو — ہوا روزِ جزا پر عید کے دن کا گماں مجھکو

پرستارِ مدینہ ہوں نہیں شوقِ جناں مجھکو — دکھا دو اے حسینِ کعبہ اپنا آستاں مجھکو

بنا کر خاک بوسِ روضۂ عرش آستاں مجھکو — دکھایا جا رہا ہے اوجِ قصرِ لامکاں مجھکو

ندامت سے اٹھانا حشر میں سر ہی گراں مجھکو — چھپا دامن میں اپنے اے شفیعِ عاصیاں مجھکو

سرِ میزاں ملے سلطانِ خوبانِ جناں مجھکو — کہاں سے لے کے آئی رحمتِ باری کہاں مجھکو

ہی برقِ طور یا شمعِ حرم یا عرش کا تارا — نظر اک نور سا آتا ہی سینہ میں نہاں مجھکو

کفن کے تار تارے بن کے چمکیں شامِ مدفن میں — چھپا لے چادرِ مہتاب میں اے آسماں مجھکو

خیالِ عارض و زلفِ نبی ﷺ کو سامنے رکھ کر — رقم کرنی ہے شرحِ سورۂ نور و دخاں مجھکو

ابد تک تازہ ہیں رنگینیاں زہرا کے گلشن کی — نظر ہر گل میں آتی ہے بہارِ جاوداں مجھکو

کنارِ عافیت بحرِ عدم میں کس نے پایا ہی — کہاں لے جا رہی ہی کشتیِ عمرِ رواں مجھکو

حدِ منزل سے پیچھے رہ نہ جاؤں دشتِ بطحٰی ہیں — مدینہ تک لیے چل ساتھ میرِ کارواں مجھکو

بنی اک حرفِ کن سے کائنات دو جہاں کیونکر ازل سے ہے تلاشِ وسعتِ کون و مکاں مجھکو

مرے وہم و گماں کی داد قدسی دل سے دیتے ہیں ہوا ہے بارہا طیبہ پہ جنت کا گماں مجھکو

شفیعِ حشر تک محشر میں یارب کس طرح پہنچوں مرے اعمالِ بد گھیرے ہوئے ہیں درمیاں مجھکو

پسِ مردن وِلائے مصطفےٰ ہی کارساز اپنی عذابِ قبر سے ہی قبر میں حاصل اماں مجھکو

الٰہی یہ دشتِ فاراں ہے یہ مکّہ یہ مدینہ ہے جنونِ بیخودی لے جا رہا ہے تو کہاں مجھکو

عطائے رحمۃ للعٰلمیں پر جان و دل قرباں
ضیا معلوم ہوتا ہے زمانہ مہرباں مجھکو

شبِ اسریٰ وہ چلے اپنے خدا سے ملنے چاند سے چہرہ پہ کس شان سے ڈالے گیسو

ہیں نقابِ رُخِ انور ترے کالے گیسو تیرے قرباں مدنی چاند اٹھالے گیسو

ہیں شبِ قدر میں آئینۂ انوارِ خدا وہ چمکتے ہوئے رخسار، وہ کالے گیسو

ابرِ رحمت بنے محشر میں گنہگاروں کو مدنی چاند کے پُر نور، وہ کالے گیسو

دل میں باقی نہ رہے ظلمتِ عصیاں کا غبار خواب میں گر نظر آجائیں وہ کالے گیسو

جسمِ اطہر پہ وہ انوارِ الٰہی کی رِدا دوشِ انور پہ وہ بکھرے ہوئے کالے گیسو

جس سے پُر نور ہیں حورانِ جناں کی آنکھیں ضو فشاں رُخ پہ ہیں تیرے وہ نرالے گیسو

حشر میں آئے تو کس شان کس انداز کے ساتھ نیچی نظریں کئے وہ دوش پہ ڈالے گیسو

طالبِ دید کی پوری ہو تمنا کیونکر مانعِ دید ہیں او گیسوؤں والے گیسو

خلشِ زخمِ جگر کے لئے اکسیر مراد
نیچی نیچی وہ نگاہیں، وہ نرالے گیسو

جلوہ گر حشر میں بیشک ہیں وہ اے طالب دید
اور اگر چہرہ پہ ٹوٹیں تو چھپالے گیسو

لیلتہ القدر کی آغوش کے پالے گیسو
ہیں مہ و مہر کی آنکھوں کے اُجالے گیسو

ہیں مہ و مہر ضیا اس کے جبین و عارض
گرد چہرہ کے نظر آتے ہیں کالے گیسو

دو عالم تم پہ شیدا دو جہاں کے دلربا تم ہو
حسینِ مسندِ لولاک محبوبِ خدا تم ہو

خدا والوں کے والی خلق کے حاجت روا تم ہو
خدائی بھر کے ہو مختار، محبوبِ خدا تم ہو

گنہگارو نہ مضطر خوفِ عصیاں سے ذرا تم ہو
غلامِ بارگاہِ شافعِ روزِ جزا تم ہو

عیاں نورِ قدم تم میں ہے ختم الانبیا تم ہو
غرض کون و مکاں کی ابتدا تم انتہا تم ہو

تمہیں اللہ نے اپنے سوا سب پر شرف بخشا
خداوندِ جہانِ ماسوا بعدِ خدا تم ہو

تمہاری شانِ ارفع ہے حدِ ادراک سے بالا
تمہارا علم ہو کیونکر خدا معلوم کیا تم ہو

تمہارے نور سے ہے ابتدائے عالمِ امکاں
ہے تکمیلِ نبوت تم سے ختم الانبیا تم ہو

تمہارا بابِ رحمت کعبہ مقصودِ عالم ہے
دعا فرمانے والے دو جہاں کا مدعا تم ہو

بھکاری بینوا منگتا تمہارے در سے پلتے ہیں
غریبوں کا سہارا بیکسوں کا آسرا تم ہو

اجابت چومتی ہے منہ تمہارے در کے سائل کا
مرادِ جانِ مضطر حاصلِ دستِ دعا تم ہو

ہیں خوبانِ جہاں پرتو تمہارے حسنِ صورت کا
خلاصہ کائناتِ حسن کا یا مصطفےٰ تم ہو

تمہارے رُخ سے صورت آفریں کی نور جھلکتا ہے
بشر کی شکل میں آئینۂ قدرت نما تم ہو

خدا کی بندگی کا تکملہ موقوف ہے تم پر
یقیناً بندہ پرور بندۂ قدرت نما تم ہو

علی قدرِ مراتب سب تمہارا وصف کرتے ہیں
ہو تم ہر وصف سے اعلیٰ خدا معلوم کیا تم ہو

شبِ اسریٰ تمہاری شان سبحٰن الذی اسریٰ
شہنشاہِ سریر آرائے قوسین و دنیٰ تم ہو

زمین و آسماں، دنیا و عقبیٰ سب کے مالک ہو
شہِ کون و مکاں ہو تاجدارِ دوسرا تم ہو

پہنچنا چاہتے ہو رہ نوردو! گر مدینہ تک
حرم کی راہ میں ہٹ کر غبارِ نقشِ پا تم ہو

تمہارے بینوا ہیں سارے متوالے خدا والے
خدا والی تمہارا، والی ہر بے نوا تم ہو

مرے اعمالِ بد کی حشر میں تم لاج رکھ لینا
بُرا ہوں میں تو کیا خیر البشر خیر الوریٰ تم ہو

مری چھاگل میں ہے اے خضر آبِ گنبدِ خضرا
بلا سے ہو اگر لذت کشِ آبِ بقا تم ہو

بجا کہتے ہیں جو العلم عند اللہ کہتے ہیں
مرا ایماں تو یہ ہے واقفِ علمِ خدا تم ہو

بشر ہو وہ بشر تھے تمہارے انبیا سارے
بشارت ہر بشر کو شافعِ روزِ جزا تم ہو

بشر بھی ہو مبشر بھی، بشیرِ نار و جنت بھی
فضائے عالمِ انسانیت کے رہنما تم ہو

مسلمانو! تمہارے خون میں زورِ ابوذرؓ ہے
یہ مانا لاکھ بے زر ہو، یہ مانا بے نوا تم ہو

ہے تم میں شانِ صدیقی ہے تم میں آنِ فاروقی
حیا و حلم والے بندۂ شیرِ خدا تم ہو

بھنور میں ناؤ ہے اونچا ہے پانی سر سے محشر میں
مرا بیڑا اترا دینا کہاں اے ناخدا تم ہو

خطا پوشِ گنہگاراں شفیعِ روزِ محشر ہیں
غمِ فردا سے اتنے مضطرب کیوں اے ضیاؔ تم ہو

حبیبِ دو جہاں محبوبِ ربُّ العٰلمیں تم ہو
حرم کے تاجور ہو عرش کے مسند نشیں تم ہو

سراپا نور ہو آئینۂ حسنِ آفریں تم ہو
تصدق جس پہ خوبانِ جہاں ہیں وہ حسیں تم ہو

عروسِ بزمِ عالم زینتِ عرشِ بریں تم ہو
شبِ اسریٰ کے دولہا رحمۃ للعالمیں تم ہو

ہو الاول ہو الآخر کی تفسیرِ مبیں تم ہو
ہو وجہِ ابتدائے خلق ختم المرسلیں تم ہو

زمیں بوسِ حرم ہم، عرش کے مسند نشیں تم ہو
عجب فرقِ مراتب ہے کہیں ہم ہیں کہیں تم ہو

سریر آرائے خلوت خانۂ عرشِ بریں تم ہو
شبِ اسریٰ بقدرِ دو کماں حق کے قریں تم ہو

بشر ہو حق نما ہو نورِ قدرت ہو حسیں تم ہو
بہر صورت ظہورِ حسنِ صورت آفریں تم ہو

دلیلِ عینِ ایماں حاصلِ عین الیقیں تم ہو
خدا کے بعد سب کچھ ہو خدا لیکن نہیں تم ہو

غلامِ آستاں بوسِ شفیع المذنبیں تم ہو
عذابِ حشر سے کیوں اے ضیا اندوہگیں تم ہو

فلک کے چاند ہو نوشاہ خوبانِ زمیں تم ہو
حسینِ بدر وہ محبوب صورت مہ جبیں تم ہو

تمہارے خال و خط مجموعۂ آیاتِ رحمت ہیں
مکمل معجزہ تفسیرِ قرآنِ مبیں تم ہو

ہوا تم سا نہ ہے تم سا نہ ہوگا تا ابد تم سا
غرض ہر دور میں انسانِ کامل بالیقیں تم ہو

لیے تا خالق و مخلوق میں اک رابطہ قائم
خدا سے عرش پر بندوں سے دنیا میں قریں تم ہو

زمیں بوسِ حرم کیوں ہوں نہ قدسی عرش سے آکر
کہ صرفِ خوابِ راحت یا نبی زیرِ زمیں تم ہو

تمہاری شانِ رفعت دیدنی ہے اے تعالیٰ اللہ
مقامِ حمد پر روزِ جزا کرسی نشیں تم ہو

خبر لو وقتِ پاداشِ عمل اپنے غلاموں کی
کہاں روزِ قیامت یا شفیع المذنبیں تم ہو

ہوا ماہِ فلک اک جنبشِ ابرو سے دو ٹکڑے
یہ بھی اس امر کی روشن شہادت مہ جبیں تم ہو

دمِ آخر ہوں پورے طالبِ دیدار کے ارماں
ہو دم آنکھوں میں جب پیشِ نگاہِ واپسیں تم ہو

خدائی ہے تمہاری تم خدا والوں کے ہو والی
مرا ایماں ہے یہ اوّل خدا ہے بعد ازیں تم ہو

مجھے مجبور و بیکس کہنے والے یہ بھی کہتے ہیں
ہو مختارِ جز و کل مالکِ دنیا و دیں تم ہو

خطا کارانِ امّت کو سہارا ہے سرِ محشر
شفیع المذنبیں ہو، رحمۃ للعالمیں تم ہو

ضیا کو ہے بجا نازِ غلامی دین و دنیا میں
مرے ملجا و ماوا تا حدِ علم و یقیں تم ہو

ٹلیں گردش کے دن یارب عطا وہ دورِ قسمت ہو
نگاہِ شوق مصروفِ طوافِ بابِ رحمت ہو

خدا کا نام لے منت کشِ دامانِ رحمت ہو
اُٹھا دستِ دعا اُٹھ کر ہم آغوشِ اجابت ہو

تہہِ خاکِ لحد وقفِ جمالِ روئے حضرت ہو
مبارک یہ شرف آسودگانِ خوابِ راحت ہو

ترے جلووں کی اے محبوبِ رب وہ آج کثرت ہو
چمک کر دل مرا آئینۂ انوارِ وحدت ہو

بنے سینہ مدینہ قلبِ مومن عرش رفعت ہو
حریمِ دل اگر معراج کے دولہا کی خلوت ہو

ظہورِ اوّل و آخر ظہورِ حسنِ فطرت ہو
ہی تم سے ابتدائے خلق، تم ختمِ رسالت ہو

نہ کیوں خوبانِ عالم کو تمہارے ساتھ الفت ہو
ہی تم میں حسنِ صورت آفریں محبوبِ صورت ہو

کبھی اے آمنہ کے چاند اگر تیری زیارت ہو
ہم آغوشِ چراغِ طور مہرِ انجم قسمت ہو

ترے رُخ کی کلام اللہ جب یعنی شہادت ہو — نہ کیوں شرحِ حدیثِ حُسنِ ذاتی حُسنِ صورت ہو

دمِ آخر زباں پر نغمۂ نعتِ رسالت ہو — ہر اک تارِ نفس مضرابِ انگشتِ شہادت ہو

دلِ ناشاد کی پوری کبھی شاہا یہ حسرت ہو

ضیاؔ بھی تا حرم پہنچے ضیاؔ کو بھی زیارت ہو

ثنائے صاحبِ معراج سے حاصل یہ عبرت ہو — زمینِ شعر یا رب آسمانِ عرش رفعت ہو

تمہارا مصحفِ عارض ہے تفسیرِ کلام اللہ — خدا شاہد کہ تم مجموعۂ آیاتِ رحمت ہو

ازل سے ہے تمہارے عشق کی بنیاد ہر دل میں — جمالِ ظاہری میں تم کمالِ حُسنِ فطرت ہو

اگر یہ سچ ہے دل مومن کا عرش اللہ ہوتا ہے — حرم ہی کس لئے پھر جلوہ گاہِ نورِ وحدت ہو

مرا سینہ بہشتِ آرزو ہے تم ہو سینہ میں — اسے کیا خواہشِ جنت ہو گھر میں جس کے جنت ہو

مرے عصیاں کا بیڑہ ڈوب جائے کاش محشر میں — الٰہی اس طرح مائل بہ طوفاں بحرِ رحمت ہو

ہوئی صبحِ قیامت، شدتِ خوابِ لحد کب تک — اُٹھ اب اے نیند کے ماتے خدا کی تجھ پہ رحمت ہو

ہوا جاتا ہے اب تو خشک دوزخ سے لہو میرا — اُٹھا دے حشر میں طوفاں رواں اشکِ ندامت ہو

قدم سوئے حرم اُٹھتے ہیں محشر میں تو اُٹھنے دو — حریفِ دشت پیمائی نہ اے ضعفِ قیامت ہو

پسینہ گرمیِ محشر سے مولا آ گیا اب تو — چلیں ٹھنڈی ہوائیں جنبشِ دامانِ رحمت ہو

سیہ کاروں کی آہوں کا دھواں چھا جائے محشر میں — اُٹھے کالی گھٹا روپوش خورشیدِ قیامت ہو

ترانہ وصل کا بن جائے یا رب نزع کی ہچکی — شکستِ سازِ ہستی کی صدا، توحید کی گت ہو

نشانِ سجدہ چمکے سنگِ در پر سر جھکانے سے — خطِ لوحِ جبیں تصویرِ محرابِ عبادت ہو

گنہگاروں کی بخشش حشر میں موقوف ہے جن پر — شفیع المذنبیں ہو شافعِ روزِ قیامت ہو

مدینہ سے صبا پھولوں کی چادر لے کے آئی ہے — نہ کیوں جنت مجھے معلوم میری لوحِ تربت ہو

مدینہ میں بلا لو ہوں غلامِ دور افتادہ — یہیں صدقہ رحمۃ للعالمیں اتنی عنایت ہو

تمنا ہے جوارِ روضۂ اقدس میں جاں نکلے

ضیا کی بھی اسیرِ عشق کے پہلو میں تربت ہو

نبی ہو ہادیٔ کونین ہو سلطانِ امت ہو — ہے تم سے جگ اُجالا تم وہ خورشیدِ رسالت ہو

مظاہر ہیں تمہارے خال و خط اسرارِ وحدت سے — ہو تم نورِ خدا تم مصحفِ آیاتِ رحمت ہو

چمک برقِ جلالِ حسن پھر بردِ یمانی سے — دلِ مسلم کے ہر گوشہ سے پھر کافور ظلمت ہو

ہم آغوشِ تصور ہو فضائے گنبدِ خضرا — بنے سینہ مدینہ دل ہو کعبہ قلب جنت ہو

طوافِ روئے انور کی نگاہیں کب سے شائق ہیں — خدارا اس طرف بھی گردشِ چشمِ عنایت ہو

حضورِ شافعِ محشر یہ سج دھج ہو غلاموں کی — قدم پر سر جھکا ہو ہاتھ میں دامانِ رحمت ہو

یقیناً بیتِ معمور و مقامِ حمد بن جائے — وہ گھر جس گھر میں ذکرِ نعتِ سلطانِ رسالت ہو

بنے ہر داغِ دل خورشیدِ اوجِ معرفت یا رب — تصور ہادیٔ کونین کا شمعِ ہدایت ہو

مسلماں حشر میں جس کے سبب پہچانے جائیں گے — مرے رُخ سے عیاں یا رب وہ اسلامی علامت ہو

تہِ مدفن حرا کا چاند ہو جلوہ فشاں یا رب! — لحد میں چاندنی پھیلے منوّر شمعِ تربت ہو

ضیا لطف و نشاطِ زندگی موقوف ہی اسپر
مدینہ میں ہو دل آنکھوں میں ارمانِ زیارت ہو

خم ہو جبیں مگر ترے در کو خبر نہ ہو
یوں وقفِ سجدہ سر ہو کہ سر کو خبر نہ ہو

یوں بے خبر ہوں میں کہ خبر کو خبر نہ ہو
گذرے شبِ فراق سحر کو خبر نہ ہو

فریاد رس غلام کے یوں بن کے آئیے
فریادِ بے اثر کی اثر کو خبر نہ ہو

یہ کیا کہ خود کہے بشر مثلکم مگر
خود اپنے مرتبہ کی بشر کو خبر نہ ہو

تا عرش بے حجاب بُلائے گئے حضورؐ
پردہ تھا یہ کہ جن و بشر کو خبر نہ ہو

وہ ہے شبِ لحد وہ قیامت کا روز ہی
جس رات دن کی شام و سحر کو خبر نہ ہو

پردہ ہی اب چشمِ شوق سے کرنا ہی گر حضورؐ
یوں آؤ خواب میں کہ نظر کو خبر نہ ہو

تا جادۂ نجات رسائی محال ہے
منزل کی جب کہ راہگذر کو خبر نہ ہو

دامن سے یوں مٹائیے تردامنی کی داغ
اشکِ رواں کی دیدۂ تر کو خبر نہ ہو

اس طرح مجھ کو سوئے مدینہ بُلائیے
میرے سفر کی اہلِ سفر کو خبر نہ ہو

یوں بامُراد کر مجھے اے مستجابِ خلق
مقبول ہو دعا تو اثر کو خبر نہ ہو

فردِ عمل چھپائے ہوئے ہیں وہ اسلیے
عصیاں کو میرے، میری نظر کو خبر نہ ہو

یارب صلہ دے نعتِ نبی کا ضیا کو یوں
اس بے ہنر کی اہلِ ہنر کو خبر نہ ہو

رُخ جانبِ فاران ہی پرواز تو دیکھو
انداز نگاہِ غلط انداز تو دیکھو

تا عرشِ الٰہی ہے سرافراز تو دیکھو
اس خاک کے پُتلے کا یہ اعزاز تو دیکھو

تا عرش پہنچتے ہیں یہ اعزاز تو دیکھو
نالوں کی مرے ہمتِ پرواز تو دیکھو

تنویرِ جمالِ رُخِ محبوبِ خدا ہے
یہ معجزہ حُسنِ خدا ساز تو دیکھو

مچلا ہے کہ جاں نذر کرے بابِ حرم پر
خود رفتگیٔ عاشقِ جانباز تو دیکھو

لبیک کی آتی ہیں مدینہ سے صدائیں
پہنچی ہے کہاں تک مری آواز تو دیکھو

سینا میں مدینہ میں ہیں انوار یہ کس کے
آؤ طرفِ جلوہ گرِ ناز تو دیکھو

محشر میں خدائی کو ہے بخشش کی بشارت
یہ وسعتِ فیضِ نگہِ ناز تو دیکھو

خلد کا شوق نہ جنت کی تمنا مجھ کو
نظر آئے کلسِ گنبدِ خضرا مجھ کو

رہنے دے شائقِ نورِ شبِ اسریٰ مجھ کو
دعوتِ جلوہ نہ دے طورِ تجلّا مجھ کو

مرحمت ہو تو ہو یوں حسن کی دنیا مجھ کو
دے خدا عشقِ حسینِ عربی کا مجھ کو

جذب ہوا جس میں ترے نقشِ کفِ پا کی چمک
ہے وہ ہر ذرّہ چراغِ یدِ بیضا مجھ کو

جس کی ہر بوند میں کوثر کی ہو مستی پنہاں
دے وہ اے میرِ نجف ساغرِ صہبا مجھ کو

دینے والے ابدی زیست کا دنیا کو پیام
یاد اب تک ہے نویدِ لبِ عیسیٰ مجھ کو

حشر میں حشر کے دولھا کی زیارت ہوگی
اس لئے وجہ طرب ہے غمِ فردا مجھ کو

ردیف (ہ)

سراپا ہوں جہانِ غم اغثنی یارسول اللہ
ہے نظمِ زندگی برہم اغثنی یارسول اللہ

مصائب روز افزوں ہیں دل و جان و جگر خوں ہیں
تمناؤں میں ہے ماتم اغثنی یارسول اللہ

وفا کی آزمائش ہے بلاؤں کی نمائش ہے
ہے صبحِ زیست شامِ غم اغثنی یارسول اللہ

ضعیف و زار و بیکس ہوں غلامِ بابِ اقدس ہوں
نظر ہے آپ پر ہر دم اغثنی یارسول اللہ

دلِ غم آشنا ہے مضطرب آفاتِ پیہم سے
نہیں اپنا کوئی ہمدم اغثنی یارسول اللہ

ثناخواں آپ کا مداح ہوں سرکارِ والا کا
مجھے یہ فخر ہے کیا کم اغثنی یارسول اللہ

مصیبت میں حضورؐ اس نعت گو کی لاج رکھ لینا
ہے یہ وقفِ غمِ پیہم اغثنی یارسول اللہ

ز جوشِ غم لبِ فریاد تا کے میکشد نالہ
اغثنی رحمتِ عالم اغثنی یارسول اللہ

ضیا کی ناتواں آواز سُن لبیک فرما دے
مٹا یہ کاوشِ پیہم اغثنی یارسول اللہ

مسند نشینِ عرش ذرا دل میں آ کے دیکھ
کعبہ کو آج عرشِ معلیٰ بنا کے دیکھ

بادۂ حجاز میں کوثر ملا کے دیکھ
اک جام اپنے ہاتھ سے ساقی پلا کے دیکھ

سائل نہ ہو ملول نصیب آزما کے دیکھ
دامن درِ حضورؐ کی جانب بڑھا کے دیکھ

بزمِ تجلیاتِ جہاں کو بنا کے دیکھ
رُخ سے نقاب بردیمانی اُٹھا کے دیکھ

چل اے نسیمِ صبحِ حرم عطر بیز ہو
ہر پھول کو بہشت بداماں بنا کے دیکھ

ہے شائقِ تجلّیٔ حسنِ ازل اگر
پردے حریمِ ناز کے اوّل اُٹھا کے دیکھ

آخر یہ رنگِ بیخودیٔ عشق تا کجا
بن جا خدا شناس، خودی کو مٹا کے دیکھ

رُخ سے اُلٹ رہے ہیں سرِ حشر وہ نقاب
ہونے کو بے حجاب ہیں جلوے خدا کے دیکھ

ہر سجدۂ نیاز کو پیغامِ قرب دے
سوئے حرم ادب سے ذرا سر جھکا کے دیکھ

جلوہ فشاں ہو نقشِ کفِ پائے مصطفےٰؐ
ذرّوں کو مشعلِ یدِ بیضا بنا کے دیکھ

کیا کیا گذر رہی ہے مری جانِ زار پر
شاہا کبھی تو سوئے مدینہ بُلا کے دیکھ

ناطق شجر، کلیم بنے پارہ ہائے سنگ
اعجاز آپ کے لبِ معجز نما کے دیکھ

نالے غمِ فراقِ حرم میں غلط سمجھ
دل کو پیامِ ضبط دے سمجھا بجھا کے دیکھ

ہمت نہ ہار جانبِ دشتِ حجاز چل
منزل قریب تر ہے قدم تو بڑھا کے دیکھ

طیبہ کی حاضری سے نہ مایوس ہو ضیاؔ
دستِ دعا تو سوئے مدینہ اُٹھا کے دیکھ

سجدوں سے سر اُٹھا طرفِ عرشِ بریں دیکھ
نقشِ قدمِ تاجورِ عرش نشیں دیکھ

تا حدِ تعیّن نہ کہیں جا نہ کہیں دیکھ
وہ جلوہ ہے پنہاں یہیں شہ رگ کے قریں دیکھ

رکھ سامنے آئینۂ رخسارِ محمدؐ
صورت گرِ کونین کی تصویرِ حسیں دیکھ

گر حسرتِ نظارۂ محبوبِ ازل ہے
اُس چاند سی صورت کو، جو دل میں ہے مکیں دیکھ

سینہ کو بنا مطلعِ انوارِ مدینہ
ظلمت کدۂ دل کی طرف نورِ مبیں دیکھ

ہر سجدہ سرافراز ہو، اگر ہے یہ تمنا
سوئے حرمِ ناز جھکا لوحِ جبیں دیکھ

زلفوں کو رُخِ صاحبِ معراج سے سرکا
نورِ شبِ اسریٰ کو شبِ قدر کہیں دیکھ

ہر برگِ گلِ تر ہے جہاں خلد بداماں
فردوس نظر ہے وہ مدینہ کی زمیں دیکھ

ارمانِ زیارت میں ہوں بےچین میں کب سے
اک بار تو اے گنبدِ خضرا کے مکیں دیکھ

محشر میں نہ شرما مجھے اے رحمتِ باری
دیکھا نہیں گر نامۂ عصیاں تو نہیں دیکھ

اسلام کے پرچم کو اڑا، تیغ بکف ہو
آ جانبِ میدانِ عمل فتحِ مبیں دیکھ

مسلم ہے تو بن طارق و محمود و سلیماں
ہے سلطنتِ دہر ترے زیرِ نگیں دیکھ

کر بند ذرا آنکھ، نظر سوئے حرم کر
دل میں ہی ضیا جلوۂ بطحا کو کہیں دیکھ

ہے عرشِ خدا خلوتِ سلطانِ مدینہ
اللہ غنی رفعتِ سلطانِ مدینہ

ہے خلد مکیں اُمتِ سلطانِ مدینہ
اے صلِ علیٰ رحمتِ سلطانِ مدینہ

اللہ محب، شیفتۂ رُخ ہے خدائی
کیا حسن ہے کیا صورتِ سلطانِ مدینہ

فردوس بکف حشر میں ہے رحمتِ باری
یہ ہے شرفِ اُمتِ سلطانِ مدینہ

خالی نہیں پھرتے درِ دولت سے بھکاری
ہے جود و عطا عادتِ سلطانِ مدینہ

اخلاق کا خاکہ ہے فضائل کا مرقع
قرآن ہے اک سیرتِ سلطانِ مدینہ

مجھ جیسے گنہگار کو دامن میں چھپایا
صدقہ ترے اے رحمتِ سلطانِ مدینہ

صورت گرِ عالم کی نگاہوں میں ہے تصویر
ہے پیشِ نظر صورتِ سلطانِ مدینہ

فردوس تمنا ہے مدینہ کا تصور
سینہ ہے مرا جنتِ سلطانِ مدینہ

میں اور کہاں داورِ محشر کی حضوری
کام آئی فقط نسبتِ سلطانِ مدینہ

کہتا ہے خدا بھی وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَك
ہو کس سے بیاں نعتِ سلطانِ مدینہ

مختارِ جہاں، شاہِ رسل، مالکِ کونین
ہے بعدِ خدا عزتِ سلطانِ مدینہ

شاہانِ جہاں کاسہ بکف رہتے ہیں حاضر
قربانِ درِ دولتِ سلطانِ مدینہ

رگ رگ میں حیاتِ ابدی بن کے سما جا
اے ذوقِ غمِ فرقتِ سلطانِ مدینہ

ہے مجمعِ محشر کی امیدوں کا سہارا
اللہ رے یہ ہمتِ سلطانِ مدینہ

ہر قوم ہے مائل بہ پرستاریٔ باطل
ہے ملتِ حق، ملتِ سلطانِ مدینہ

پھر معجزۂ رجعتِ خورشید دکھا دے
اے حسنِ قمر طلعتِ سلطانِ مدینہ

اسلام کی آغوش میں دنیا سمٹ آئی
اعجاز تھا یا ہجرتِ سلطانِ مدینہ

جاں بخشیٔ وحشی بھی ہے اور فتحِ احد بھی
وہ رحم تھا یہ قوتِ سلطانِ مدینہ

ہر منکرِ اسلام ہے اسلام کا دشمن
للہ مدد! حضرتِ سلطانِ مدینہ

ہنگامۂ اغیار میں رسوا نہ ہو مسلم
آ جوش میں اے غیرتِ سلطانِ مدینہ

اس عیدِ ولادت کے تصدق میں الٰہی
بیدار ہو پھر امتِ سلطانِ مدینہ

دے فتحِ مبیں کی ابد آثار بشارت
زیرِ علمِ نصرتِ سلطانِ مدینہ

خالی عملِ خیر سے دامن ہے تو کیا ہے
ہے شغلِ ضیا مدحتِ سلطانِ مدینہ

یارب مرا مدفن ہو سرِ راہِ مدینہ
ہو جانِ حزیں نذرِ شہنشاہِ مدینہ

سجدے ہیں زمیں بوس سرِ راہِ مدینہ
ہے کعبۂ مقصود گزرگاہِ مدینہ

ہر ذرہ ہے فردوس در آغوشِ حرم کا
جنت ہے نثارِ شرفِ جاہِ مدینہ

مصروفِ طوافِ درِ رحمت ہیں فرشتے
ہیں روح امیں منزلت آگاہِ مدینہ

فاران کے جلوؤں سے منور ہیں دو عالم
کونین میں ہے روشنئ ماہِ مدینہ

دم اپنا مدینہ کی ہواؤں میں ہوا ہو
حاضر ہو مدینہ میں ہوا خواہِ مدینہ

ہیں شمس و قمر تم سے طلبگارِ تجلی
تم بدر کے خورشید ہو تم ماہِ مدینہ

اے شہپرِ جبریلؑ وہ جاں بخش ہوا دے
ہو رشتۂ جاں نذرِ پرِ کاہِ مدینہ

بخشش کی امیدیں ہیں سرِ حشر جہاں کو
ہے جانبِ اُمت رُخِ نوشاہِ مدینہ

ہیں منتظرِ جلوۂ معصوم نگاہیں
مجھ پر نظرِ لطف ہو یا شاہِ مدینہ

ہر وقت مدینہ کے تصور میں ہے بیچین
ناکام ضیا بندۂ درگاہِ مدینہ

حرم سے تا فضائے عرش ہی تنویرِ میخانہ
مقامِ حمد ہے بزمِ جمالِ میرِ میخانہ

ہے یادِ ساقئ کوثر سے دل تصویرِ میخانہ
مبارک یہ فضائے کعبۂ تعمیرِ میخانہ

وقارِ خلد پر ہے طعنہ زن توقیرِ میخانہ
کہ میرِ میگسارانِ ازل ہے امیرِ میخانہ

ہوائے خلد سی موجیں ہوئیں پیدا جو کوثر میں
ازل سی آج تک جنبش میں ہی زنجیرِ میخانہ

فلک جنبش میں ہے ساغر دور میں ہے دنیا ہی چکر میں
ہے گردش میں یارب تا ابد تقدیرِ میخانہ

مدینہ سے سنہری بدلیاں اٹھیں بھرن برسی
ہوئی آبِ طہورِ خلد سے تطہیرِ میخانہ

مجھے بھی اک چھلکتا جام دے صہبائے عرفاں کا
تری مخمور آنکھوں کے تصدق پیرِ میخانہ

نثارِ تابشِ نقش و نگارِ روضۂ ساقی
حرم کا ذرہ ذرہ بن گیا تصویرِ میخانہ

مئے تسنیم کے بابِ اجابت تک اڑے چھینٹے
دعائے بادہ کش ہیں جذب تھی تاثیرِ میخانہ

سقاھم ربھم کے ہیں لبِ میخوار پر نغمے
لبِ نہرِ لبن میرِ نجف ہے میرِ میخانہ

ضیا مستِ مئے حبِ نبیؐ کہتے ہیں سب ہمکو
ہمارے دم قدم سے بڑھ گئی توقیرِ میخانہ

ہے اعلانِ طوافِ کعبہ یا عرفات کا میلہ
حرم کے گرد ہے دنیائے موجودات کا میلہ

شکوہ و شانِ اسلامی کی سالانہ نمائش ہے
خلیلِ ربّ کعبہ قبلۂ حاجات کا میلہ

مناسکِ حجِ بیت اللہ کے پورے کرانا ہیں
باذنِ خالقِ کعبہ ہے مخلوقات کا میلہ

زمیں بوسِ حرم ہے عالمِ اسلام کعبہ میں
لگا ہے امتِ سلطانِ موجودات کا میلہ

نہاں ہے جامۂ احرام میں ہر نسلِ انسانی
ہے وحدت آفریں ہر راہ ہر میقات کا میلہ

خدائی رو بقبلہ ہے رواں فاران کی جانب
منیٰ سے تا حدِ کعبہ ہے مخلوقات کا میلہ

کہیں آمادہ سعیِ صفا مروہ ہے اک دنیا
کسی جانب ہے عشاقِ فنا فی الذات کا میلہ

ہیں فردوسِ نظر ایثار و قربانی کے نظارے
عجب دلکش ہے اہلِ قدرت نما خدبات کا میلہ

ہیں عمرہ کے لیے صف بستہ مزدلفہ میں متوالے
یہاں ہی دوسرا اجتماج خوش اوقات کا میلہ

خدا شاہد وہاں ہی شورِ تکبیر و اذاں بتک
رچاتے تھے جہاں کافر منات ولات کا میلہ

باذنِ ربِ کعبہ روز و شب کعبہ کا حج ہوگا
رہے گا تا ابد کعبہ میں یہ دن رات کا میلہ

فلاحِ دین و دنیا کی خدا سے ہم دعا مانگیں
یہ میلہ ہی جو کعبہ میں ہی وہ اس بات کا میلہ

غلافِ کعبہ پر کالی گھٹا رحمت کی چھائی ہی
لب نے مرم لگا مستوں میں ہی برسات کا میلہ

ظہورِ اتحادِ جنسیت ہے اس فریضہ سے
ہی مردانِ خدا کے ساتھ مستورات کا میلہ

ہیں مشغولِ طوافِ کعبہ مرد و زن جہاں بھر کے
کہیں مردوں کا ہی میلہ، کہیں عورات کا میلہ

رواں کعبہ سے ہیں سوئے مدینہ قافلے باہم
ہی طیبہ کے چمن میں کعبہ حاجات کا میلہ

ظہورِ خلد کی ہیں بارشیں میزابِ رحمت سے
فضائے گنبدِ خضرا میں ہے برسات کا میلہ

گنہگارو! چلو دیکھیں نمائش شانِ رحمت کی
ہی محشر کا جھمیلا عفوِ تقصیرات کا میلہ

یہ بزمِ حشر یہ مجمع قیامت کا یقیناً ہی
شفیعِ روزِ محشر سید السادات کا میلہ

شبِ اسریٰ کے جلوے عرش سے تا فرش چھائے ہیں
خدائی میں لگا ہے اس خدائی رات کا میلہ

درِ سلطانِ خوباں سے ضیاؔ نے جھولیاں بھر لیں
تھا فالِ نیک اُن کے طالبِ خیرات کا میلہ

ہجومِ جلوہ آرائی ہے یا ہے نور کا میلہ
درِ خیر البشر پر روز ہے جمہور کا میلہ

نئی سج دھج نئی عظمت، نئے دستور کا میلہ
لبِ نہرِ لبن ہے ساقیٔ مخمور کا میلہ

ہے ماہِ بدر کی آمد لگا ہے نور کا میلہ
حرم کی وادیوں میں ہے چراغِ طور کا میلہ

نجف ہے میکدہ، میرِ نجف ہے میرِ میخانہ
لگا ہے بادہ نوشانِ قریب و دور کا میلہ

فضائیں عرش سے تا فرش وقفِ جلوہ پاشی ہیں
ہے جشنِ لیلۃ الاسریٰ شبِ دیجور کا میلہ

ترانے مدحِ گیسوئے نبیؐ کے گائے جاتے ہیں
جناں میں ہے پرستارانِ زلفِ حور کا میلہ

سرِ محشر نمائش ہے یہ کس نورِ مجسم کی
نظر آتا ہے تا حدِ نظر اک نور کا میلہ

شبِ اسریٰ کے جلوے اسکی آنکھوں پر تصدق ہیں
بہت نزدیک جا کر جس نے دیکھا دور کا میلہ

عرب کا چاند صدرِ انبیاءؑ ہے بیتِ اقصیٰ میں
ہے ذروں کے جھمیلے میں چراغِ طور کا میلہ

بھکاری مصطفیٰؐ کے تا ابد میلے رچائیں گے
رہا دو چار دن ہی قیصر و فغفور کا میلہ

ہے دشتِ کربلا مشہد شہیدانِ محبت کا
ہے قائم کشتگانِ فاتح و منصور کا میلہ

درِ میرِ نجف پر ہوں ضیاؔ ساغر بکف حاضر
جہاں ہے میکشانِ بادۂ منصور کا میلہ

چھوڑا نہ درِ رحمتِ سلطانِ مدینہ
قربانِ نبیؐ ہو گیا قربانِ مدینہ

ہر غم سے ہے آزاد اسیرِ خمِ گیسوؐ
ہے منسلکِ دامنِ سلطانِ مدینہ

کی رحمتِ عالم نے وہ مہماں کی تواضع
طیبہ سے نہ واپس ہوا مہمانِ مدینہ

تھی اس لیے سرکار کی جانب سے یہ دعوت
واپس ہو مدینہ سے نہ مہمانِ مدینہ

ڈھونڈے نگہِ شوق کہاں شکل تمہاری
تم جبکہ ہو پنہاں تہہِ دامانِ مدینہ

آئینہ مدینہ کے تصور سے تھا سینہ
ہر دم تھے وہ حیرت زدۂ شانِ مدینہ

بے وجہ نہ تھا عزم مدینہ کے سفر کا
مچلا ہوا سینہ میں تھا ارمانِ مدینہ

یہ جوشِ تمنائے دیارِ نبوی تھا
مر کر بھی نہ چھوڑا درِ سلطانِ مدینہ

لوٹا کرے کانٹوں پہ کوئی تم کو غرض کیا
کرتے رہو تم سیرِ گلستانِ مدینہ

میں خانماں برباد ہوں میں بیکس و مغموم
تم خوش ہو کہ ہو لطف سے مہمانِ مدینہ

دیکھو مجھے للّٰہ کہیں بھول نہ جانا
ہاں جلد بُلانا سوئے بُستانِ مدینہ

ہو سلسلہ جنباں مرا صحرائے حرم تک
اے دستِ اسیرِ گل و بُستانِ مدینہ

صدقہ میں اسیرِ خمِ گیسوئے نبیؐ کے
ہو جانِ ضیا نذرِ بیابانِ مدینہ

ردیف (ی)

محبت کیجیے مجھ کو عطا وہ یا نبیؐ اپنی
کسی دن آپ پر قرباں ہیں کر دوں زندگی اپنی

ترے لطف و کرم پر منحصر ہے زندگی اپنی
مرے مولا وہی جو تیری رضا ہے وہ خوشی اپنی

فنا عشقِ خدا میں کر چکا ہوں جان و تن اپنا
نہ میں اپنا، نہ دل اپنا، نہ میری زندگی اپنی

مری بیداریٔ قسمت مبارکباد دے مجھ کو
دکھا دو خواب ہی میں شکلِ حسیں گر تم کبھی اپنی

مدینہ پر فدا ہوں دور ہوں لیکن مدینہ سے
خدا معلوم ہے تقدیر اچھی یا بُری اپنی

نظر صرفِ طوافِ کعبہ دل مائل بسجدہ ہے
ہوئی نذرِ حرم خودداریٔ و خود رفتگی اپنی

ترا محتاج یارب! غیر کا محتاج کہلاؤں
نہیں ہوتی گوارا مجھ سے یہ بے عزتی اپنی

ہجومِ یاس میں لَا تَقْنَطُوْا کا وِرد کرتا ہوں
عجب کیا ہے کرے اپنا مقدّر یاوری اپنی

جوابِ جرمِ عصیاں پیشِ داور کچھ نہ بن آیا
مگر کام آگئی محشر میں ہا اپنے، خامشی اپنی

طریقِ عشق میں ہے اتباعِ غیر ناجائز
میں جس منزل میں ہوں خود کر رہا ہوں رہبری اپنی

غلامِ بارگاہِ عرش رفعت ہوں خدا رکھے
مجھے دنیا میں ہے محبوب یہ خوش قسمتی اپنی

قدم پر ساقیٔ کوثر کے سر رکھ دوں قدم چوموں
لبِ تسنیم یارب! رنگ، لائے بیخودی اپنی

تمنّا ہے تصدّق کیجیے سرکار کے در پر
دل اپنا، جان اپنی، مال اپنا، زندگی اپنی

ضیا کو جذبۂ اسلام دے، احساسِ ملّت دے
غلامی کر عطا اے تاجدارِ ہاشمی اپنی

ہے جانِ زار نذرِ لذّتِ عشقِ نبیؐ اپنی
خدا رکھے مبارک کس قدر ہے زندگی اپنی

حسینِ بدر کے دیوانے اس منزل سے گزرے ہیں
بچھا دے راہ میں اے چاند لاکر چاندنی اپنی

نہ جز یادِ نبیؐ خود رفتگی میں کچھ خیال آئے
مجھے اے اضطرابِ قلب دیدے بیخودی اپنی

سبو بردوش غرقِ بادۂ کوثر میں ہو جاتا
یہ حسرت تھی لبِ تسنیم کشتی ڈوبتی اپنی

ہے دل میں جذبِ تنویرِ جمالِ شاہدِ خوباں
میں قرباں آجکل کتنی حسیں ہے زندگی اپنی

بشر ہی کیا ملک بھی کچھ نہ سمجھے مرتبہ ان کا
جہاں تک ہے نظر اپنی جہاں تک آگہی اپنی

بنا سینہ مدینہ، دل کو عرشِ کبریا کر دے
دکھا دے اک جھلک اے تاجدارِ بطحی اپنی

ہوئے عیش و طرب سب ختم دورِ نامرادی میں
رفیقِ زندگی باقی رہی اک بیکسی اپنی

حضورِ ساقیٔ کوثر ہوں پیمانہ بکف حاضر
جناں میں رنگ لائی اور خوئے میکشی اپنی

طہور و کوثر و تسنیم کو لے بڑھ کے دامن میں
دکھا وسعت ذرا کچھ اور اے تردامنی اپنی

فضائے بابِ رحمت میں ضیا ہو جاں بحق یارب!
تمنا بس یہی ہے اک تمنّا آخری اپنی

ولادتِ رحمۃٌ للعٰلمینؐ

(سنہ ۱۳۵۰ھ)

کھلے جنّت کے در، رحمت کے دن صلِّ علیٰ آئے
مبارک مرحبا اہلاً و سہلاً مصطفےٰؐ آئے

بہار آئی، خوشی چھائی، رچی شادی، مچی دھومیں
ملک لے کر نوید آمدِ خیر الوریٰ آئے

ہوا عالم فروزاں کثرتِ انوارِ وحدت سے
زہے شانِ خدا آئینۂ شانِ خدا آئے

نچھاور عرشِ اعظم سے ہوئی جلووں کی ہر جانب
جہاں میں چاندنی پھیلی مہِ اوجِ سما آئے

نئی آرائشوں سے بزمِ عالم کی ہوئی زینت
جدھر دیکھا، نظر انوارِ عرشِ کبریا آئے

جہانِ رنگ و بو میں فصلِ گل نے عطر پاشی کی
فلک سے جھالے برساتے ہوئے ابرِ عطا آئے

نسیمِ خلد کی ہر موج نے رنگِ چمن بدلا
نظر ہر گل میں سامانِ بہارِ جانفزا آئے

خوشی کے ساز و ساماں ہیں رسولوں میں نبیوں میں
امام المرسلینؐ آئے، نبی الانبیاء آئے

ہوئیں قربانیاں مقبول اسمٰعیلؑ کی ساری
خلیل اللہؑ خوش ہیں مدعائے ہر دعا آئے

چراغِ طور ہے روشن یدِ بیضائے موسیٰ میں — شبِ اسریٰ کے دولہا، شاہدِ نورِ خدا آئے
وہ آئے جن کے خود عیسیٰ مبشر بن کے آئے تھے — وہ آئے جن کے استقبال کو سب انبیا آئے
حریمِ لامکاں ہے آج عبد المطلب کا گھر — مکینِ لامکاں سلطانِ قوسین و دنیٰ آئے
خدا کا نور عبد اللہ کے رُخ پر ہوا ظاہر — امانت حق کی لے کر تاجدارِ حق نما آئے
جہاں روشن ہوا ماہِ ربیع الاوّلیں آیا — نظر بے پردہ ہر ذرّہ میں انوارِ خدا آئے
ہوئی کافور ظلمت کفر کی توحیدِ حق پھیلی — جہاں میں صاحبِ مُہرِ نبوّت مرحبا آئے
مٹا تثلیث کا غرّہ ہوئے آتشکدے ٹھنڈے — کھُلی راہِ ہدایت ہادیٔ وحدت نما آئے
مبارکباد کے گائے ترانے حور و غلماں نے — فرشتے خلد سے پڑھتے ہوئے صلِّ علیٰ آئے
بڑھے سبوحیانِ عرش رسمِ رہنمائی کو — ملائک بہرِ تعظیمِ شہِ ارض و سما آئے
حرم میں ہر طرف جن و بشر حاضر ہیں صف بستہ — زمانہ منتظر ہے کب وہ محبوبِ خدا آئے
لواء الحمد ہے روح الامیں کے پاک ہاتھوں میں — زیارت کو حریمِ قدس سے ہیں انبیاء آئے
دوشنبہ کی مبارک صبح تکبیروں کے نغموں میں — محمد مصطفیٰ روحی فدا صلِّ علیٰ آئے
جہاں میں آمنہؓ کا چاند چمکا نور کے تڑکے — جہاں میں عید ہے شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ آئے

ضیا عیدِ ولادت کے تصدق میں یہ ارماں ہے
کہ پھر اسلام میں دورِ بہارِ جانفزا آئے

فرشتے حشر میں چل پھر کے ہر جانب پکار آئے — گنہگارو مبارک شافعِ یوم القرار آئے

بنے میخانۂ جنت رنگ تو پھر ایک بار آئے
حرم سے جھالے برساتا ہوا ابرِ بہار آئے

درِ ساقی پہ کیفِ بیخودی میں بادہ خوار آئے
گھٹا چھائے جھرن برسے کھلیں کلیاں بہار آئے

ہوائے شوق ہی کچھ کام یارب! اکبار آئے
نقابِ رخ الٹ جائے نظر شکلِ نگار آئے

چراغِ طور ہو بعدِ فنا داغِ جبیں یارب!
نظر شمعِ حرم کی روشنی زیرِ مزار آئے

طوافِ بابِ رحمت رات دن مجھ کو میسر ہو
کبھی تو کام یارب گردشِ لیل و نہار آئے

سرِ محشر کشش اندوز ہو وسعت گناہوں کی
سمٹ کر میری جانب رحمتِ پروردگار آئے

جہانِ حسن کو ہر روز اک معراج ہوتی ہے
حسینِ بزمِ امکاں عرشِ رب کے تاجدار آئے

مرے عصیاں کا پردہ فاش ہو آقا نہ محشر میں
مجھے دامن میں ڈھانکے رحمتِ پروردگار آئے

حدودِ اربعۂ روئے زمیں عہدِ خلافت میں
ابد تک کیلئے زیرِ لوائے چار یار آئے

وجود اپنا ہوا نذرِ فریبِ ہستیٔ فانی
عدم سے لے کے ہم ناحق حیاتِ مستعار آئے

مری برگشتہ قسمت ہو نویدِ عیشِ مستقبل
مجھے لے کر حرم تک گردشِ لیل و نہار آئے

مدینہ میں رہو یا خلد میں مختار ہو لیکن
کبھی تم دل میں آجاؤ کبھی دل کو قرار آئے

تصدق تیری رحمت کے شمارِ جرم سے پہلے
نویدِ مغفرت قدسی لئے روزِ شمار آئے

ہے تھوڑا سا کفن ہمراہ وہ بھی منہ چھپانیکو
عدم کے جانے والے جامۂ ہستی اتار آئے

ہجومِ حشر میں ہیں اولین و آخریں حاضر
ازل کے تاجور بزمِ ابد کے تاجدار آئے

مچا اہلاً و سہلاً مرحبا کا شور محشر میں
بڑی سج دھج سے محبوبِ خدا کے جاں نثار آئے

مری بگڑی بنائی جائیگی روزِ جزا شاید
بلائے حشر رد کرنے حبیبِ کردگار آئے

غمِ دوری سے دل بےچین رہتا ہے ضیا ہر دم
پہنچ جائیں مدینہ میں تو شاید کچھ قرار آئے

سینہ میں مدینہ کے انوار نظر آئے — یہ آئینہ جب دیکھا سرکارؐ نظر آئے

اچھے یہ دمِ آخر آثار نظر آئے — ہم اپنے مسیحا کو بیمار نظر آئے

تم وحدت و کثرت کے آئینہ ہو آئینہ — سو بار ہوئے پنہاں سو بار نظر آئے

تصویرِ شہِ دیں سے تقدیرِ نظر جاگی — سوئے جو تہِ مرقد بیدار نظر آئے

بخشا جسے جی چاہا، کی جس کی شفاعت کی — تم مسندِ قدرت کے مختار نظر آئے

ہر جنبشِ لب میں ہے اعجازِ دمِ عیسیٰ — بااین ہمہ سب ان کے بیمار نظر آئے

یارب یہ تمنا ہے مرنے سے ذرا پہلے — اس جانِ تمنا کا دیدار نظر آئے

تو سین کے نوشہ کی تصویر اگر کھینچے — کلکِ یدِ قدرت بھی پرکار نظر آئے

کی دل میں یہ گلکاری فاراں کی کانٹوں نے — سب زخم ہرے ہو کر گلزار نظر آئے

تم بدر کے سورج ہو، تم چاند مدینہ کے — قدرت کے نہاں تم میں انوار نظر آئے

جب مجرم پابستہ پہنچے درِ دوزخ پر — آنچل تری چادر کے دیوار نظر آئے

محشر میں شفاعت نے بخشش کی نویدیں دیں — اعمال کے سب دفتر بیکار نظر آئے

مکی مدنی آقا جس دل میں ہو تم مہماں — سرکار نظر آئے، دربار نظر آئے

کانٹے رہِ بطحا میں بوئے تنِ لاغر نے — جو مرحلے آساں تھے، دشوار نظر آئے

اے چشمِ حقیقت بیں! معراج مبارک ہو
وہ سامنے روضہ کے مینار نظر آئے

ساقی خمِ ابرو کی اعجاز نمائی ہو
ہر موجِ مئے کوثر تلوار نظر آئے

بیخود ہیں ضیا قدسی مدہوش ہیں دیوانے
ڈوبے ہوئے کوثر میں اشعار نظر آئے

تشنہ لب میکدۂ حشر میں جب ہم آئے
ساقیٔ خلد مئے کوثر و زمزم آئے

مئے تسنیم کا ساقی کوئی پھر دور چلے
پھر خمِ بادۂ کوثر میں ذرا خم آئے

ہو سکی سوئے مدینہ نہ رسائی اب تک
دل میں ارمانِ حرم آنے کو پیہم آئے

عکس اس قامتِ بے سایہ کا دیکھا نہ ملا
آئینہ لے کے ملائک قدِ آدم آئے

سبزۂ صحنِ حرم سے ہی جو ہونا شاداب
چادرِ آبِ رواں اوڑھ کے شبنم آئے

آپ پر ختم ہوا اوّل و آخر کا شرف
آپ اے ختمِ رسل ﷺ سب سے مقدم آئے

خواب میں ہو مدنی چاند کا دیدار نصیب
لے کے آثارِ شبِ قدر شبِ غم آئے

تابشِ حسن سے خیرہ مری آنکھیں ہی نہیں
رُخ پہ گیسو بھی نظر آئے تو برہم آئے

میکدہ کا ترے تقسیم تبرک ہو اگر
سوئے رندانِ حرم جام بکف جم آئے

میرے اعمالِ زبوں لاکھ تھے بیحد و حساب
تیری رحمت کے مقابل ہیں بہت کم آئے

کلفتیں مٹ گئیں منہ مانگی مرادیں پائیں
بابِ رحمت سے بھکاری خوش و خرم آئے

دشتِ فاران میں وصل بخدا ہوتے ہی
نعش پر میری ملک کرنے کو ماتم آئے

حشر میں میرے گناہوں کا نصیبہ چمکا
خود شفاعت کے لئے شافعِ عالم آئے

قدمِ شافعِ محشر پہ جھکا دوں گردن
بارِ عصیاں سے کمر میں جو ذرا خم آئے

دے اجل کشمکشِ زیست سے دم بھر تو نجات
روح کو چین ملے، دم میں ذرا دم آئے

حشر میں اشکِ ندامت ہیں رواں آنکھوں سے
کیا عجب ہے کہ نظر سردِ جہنم آئے

جلوہ فرما سرِ بالیں ہوں ضیا کاش حضور
نزع کے وقت جب آنکھوں میں مری دم آئے

ظہورِ سلطان الانبیاء

سنہ ۱۳۶۱ھ

سوئے کعبہ جب مکینِ عرشِ رحمٰں آگئے
خیر مقدم کو ملک تا حدِ فاراں آگئے

چھا گئے انوارِ ذاتِ قدس بیت اللہ پر
سامنے سب رازِ قدرت تھے جو پنہاں آگئے

بدلیاں رِم جھم اٹھیں رحمت کی اوجِ عرش پر
نور کے بادل حرم تک گل بداماں آگئے

بن گیا آرائشوں سے کعبہ فردوسِ جمال
تا صفا جنت بکف انوارِ ریحاں آگئے

سرزمینِ مکہ و فاراں کی چمکیں قسمتیں
ماہ و انجم ہر طرف کرتے چراغاں آگئے

نور کے تڑکے نسیمِ خلد کے جھونکے چلے
پھول اڑ اڑ کر جناں سے تا گلستاں آگئے

چاندنی خود فرش پا انداز بنکر رہ گئی
چاند تارے صبح پر ہونے کو قرباں آگئے

آگیا ماہِ ربیع اولیں، ہاں آگیا
آگئے عیش و خوشی کے پاک دن ہاں آگئے

پیر کا دن، بارھویں تاریخ، نورانی سحر
اے خوشا وقتے کہ اوقاتِ فروزاں آگئے

مرحبا اہلاً وسہلاً کے ہوئے نغمے بلند
مطربانِ لامکاں بن کر غزلخواں آگئے

فتح ونصرت کے علمبردار بن کر جبرئیلؑ
عرش سے سوئے حرم باشوکت وشاں آگئے

دی مبارکباد میکائیلؑ واسرافیلؑ نے
خلد سے بہرِ سلامی حور وغلماں آگئے

بہرِ استقبال سارے انبیاء ومرسلین
صحن میں کعبہ کے باصد ساز وساماں آگئے

آدمؑ وشیثؑ وخلیلؑ ویونسؑ وموسیٰؑ شعیبؑ
نوحؑ واسمٰعیلؑ وداؤدؑ وسلیمانؑ آگئے

دی بشارت بڑھ کے عیسیٰؑ نے یہ اہلِ دہر کو
حسن کی دنیا میں رشکِ ماہِ کنعاں آگئے

بجلیاں چمکیں اُٹھے پردے حریمِ ناز کے
عرش سے باہر مکینِ عرشِ یزداں آگئے

بن گیا فردوسِ رحمت آمنہؓ بی کا مکاں
لامکاں کے تاجور کعبہ میں مہماں آگئے

تھی سلاموں کی نچھاور ہر در و دیوار سے
وجد کے عالم میں مرغانِ خوش الحاں آگئے

یارسولِ ربِّ اکرم الصلوٰۃ والسلام
ہم بھی دربارِ کرم میں منقبت خواں آگئے

اپنی رحمت سے ضیا کو نورِ ایماں ہو عطا
مجلسِ پُر نور میں پھیلائے داماں آگئے

شادیانے حشر میں بخشش کے گائے جائینگے
مصطفیٰؐ اصلِ علیٰ دولہا بنائے جائینگے

بن سنور کر آئے گی نوشاہِ جنّت کی برات
عفوِ تقصیرات کے نغمے سُنائے جائینگے

مجرمانِ عشق پہنچیں گے درِ جنّت پہ جب
حور وغلماں خیر مقدم کو بُلائے جائینگے

کشتگانِ عشق سوئیں چین سے زیرِ مزار
حشر میں یہ نیند کے ماتے جگائے جائینگے

آئینہ ہر خال و خط سے ہوگا رنگِ حُسن و عشق
جب مری تصویر کے خاکے بنائے جائینگے

آنکھ کے پردے بنیں گے عینکِ چشمِ کلیم
عرش کے جلوے سرِ محشر دکھلائے جائینگے

ہے اسیرانِ وفا کو اضطرابِ شوقِ دید
یا نبیؐ! عارض سے کب گیسو اُٹھائے جائینگے

خلد میں ہوگی مرے ساقی کے متوالوں کی عید
کوثر و تسنیم کے ساغر پلائے جائینگے

انکی بخشش بیکراں اپنی طلب حد سے سوا
وہ دیئے جائیں گے ہم دامن بڑھائے جائینگے

حسرتِ سجدہ حرم میں شوق سے مچلا کرے
ہم تو اس نقشِ قدم پر سر جُھکائے جائینگے

بابِ رحمت تک اسیرِ عشق تو پہنچے ضیا
دیکھئے کب ہم مدینہ میں بُلائے جائینگے

اک اور نئی سُرخیٔ افسانہ بنا دے
یا رب رُخِ شہ کا مجھے دیوانہ بنا دے

دے ذوقِ جنوں خلق سے بیگانہ بنا دے
بیخود مجھے اے جلوۂ جانانہ بنا دے

سینہ میں مدینہ سے شہِ عرش نشیں آ
دل کعبہ ہے اب اس کو نبی خانہ بنا دے

فیضِ نگہِ ساقیٔ کوثر ترے صدقہ
جنّت کے ہر اک پھول کو پیمانہ بنا دے

تسنیم بداماں رہیں رندانِ مدینہ
ساقی رچمن خلد کو میخانہ بنا دے

ہو جلوہ فشاں اے کلسِ گنبدِ خضرا
تاروں کو چراغِ درِ کاشانہ بنا دے

اے شمعِ سرِ طور ہو پھر جلوہ بر انداز
قندیلِ حرم کا مجھے پروانہ بنا دے

فردوسِ نظر روضۂ انوار ہے اے دل
دنیائے تصوّر میں وہ کاشانہ بنا دے
بیچارہ ضیاؔ ملتجیِ چشمِ کرم ہے
بگڑی مری اے لُطفِ کریمانہ بنا دے

سُوئے حرم نظر بھی ہے، تا بہ حرم گزر بھی ہے
شائقِ سجدہ شاد باش، سر بھی ہے سنگِ در بھی ہے
گُم ہے فضائے عرش میں، عرش پہ جلوہ گر بھی ہے
ہے پسِ آئینہ نہاں، آئینۂ نظر بھی ہے
دہر کا تاجدار بھی، حشر کا تاجور بھی ہے
ہادیٔ انس و جاں بھی ہے، مالکِ بحر و بر بھی ہے
مظہرِ حُسن آفریں حور و ملک ہی کچھ نہیں!
آئینۂ جمالِ ذات حُسنِ رُخِ بشر بھی ہے
مجرمِ معصیت شعار، پیشِ کریمِ کردگار
کچھ تجھے اور حشر کا خوف بھی ہے خطر بھی ہے
صحنِ حرم میں ہے غلامؔ شاد نصیب و شادکام
ذوقِ طوافِ در بھی ہے، صرفِ سجودِ سَر بھی ہے
ہے ترے آستاں کا نُور عرش سے تا فرازِ طور
تابشِ رُخ سے فیضیاب شمس بھی ہے قمر بھی ہے

یوں تو بغیر امتیاز، ہیں وہ جہاں کے کارساز
آہ دلِ حزیں مگر تجھ میں کوئی اثر بھی ہے

طولِ گناہِ ہر بشر، کچھ ہو مگر ہے بے اثر
بخششِ دو جہاں کو بس رحمتِ مختصر بھی ہے

ہے وہ عرب کا تاجور بعدِ خدا بزرگ تر
سرورِ انبیاء بھی ہے، ہادیِ ہر بشر بھی ہے

سنئے گزارشِ ضیاؔ، دیکھئے سوئے بے نوا
طالبِ یک نظر بھی ہے، منتظرِ سفر بھی ہے

مدینہ سے سوئے جناں جا رہی ہے — ادب جانِ محزوں کہاں جا رہی ہے
طوافِ حرم کو فغاں جا رہی ہے — کہاں تھی کہاں سے کہاں جا رہی ہے
ہے فرقت تری شاق معراج والے — سرِ عرشِ اعظم فغاں جا رہی ہے
ہے محشر تمہارے ہی قدموں سے محشر — جہاں تم ہو دنیا وہاں جا رہی ہے
یہی سبز گنبد ہے مسکن کسی کا — نگاہِ عقیدت کہاں جا رہی ہے
ہے جاں عازمِ دشتِ بطحا، نہ تنہا — لئے ساتھ تاب و تواں جا رہی ہے
مقامِ فنا تک پہنچنے کی دُھن میں — بہت تیز عمرِ رواں جا رہی ہے
ملادے مجھے خاکِ طیبہ میں ورنہ — مری آبرو آسماں جا رہی ہے

شہیدوں میں ہے شورِ اللہ اکبر لحد تک حرم کی اذاں جا رہی ہے
تلاشِ درِ شاہِ کون و مکاں میں نظر تا حدِ لامکاں جا رہی ہے
شفیعِ اُمم ہیں سرِ حشر شاید یہ دنیا کی دنیا کہاں جا رہی ہے
مری قبر کی خاک سوئے مدینہ لپٹ کر پسِ کارواں جا رہی ہے
ہے کس جاں نثارِ حرم کی یہ تربت جناں سے نسیم جناں جا رہی ہے
ضیا رحمتیں ہیں جنازہ اُٹھائے
کوئی میّتِ مدح خواں جا رہی ہے

تا اوجِ عرش نالہ رسا ہو تو جانئے مظلوم کی قبول دعا ہو تو جانئے
سجدہ کوئی حرم میں ادا ہو تو جانئے حاصل طوافِ عرشِ خدا ہو تو جانئے
دامن میں لاکھ دولتِ کونین ہو تو کیا حاضر درِ نبیؐ پہ گدا ہو تو جانئے
آیا خیال ترکِ مئے ناب وقتِ مرگ توبہ کا در ہنوز کھلا ہو تو جانئے
ہے لطف جبکہ دل میں ہو وہاں عرب کا چاند ذرہ یہ آفتاب نما ہو تو جانئے
ہیں فیضاب خوگرِ تقویٰ ہوا کریں رندوں پہ بھی نگاہِ عطا ہو تو جانئے
اعمال نامہ ساتھ ہے مجرم کا تا لحد لیکن یہ چاک روزِ جزا ہو تو جانئے
جلووں میں لاکھ گم ہو کوئی شائقِ جمال نظارۂ رسولِ خدا ہو تو جانئے
ہے رُو بقبلہ مائلِ سجدہ سرِ نیاز طورِ نگاہ وہ کفِ پا ہو تو جانئے

مانا حضورؐ ساقیٔ تسنیم خلد ہیں
جامِ طہور مجھ کو عطا ہو تو جانیے

ہر لمحہ کو طوافِ حرم کی ہے آرزو
پورا یہ مدعائے ضیاؔ ہو تو جانیے

اُمیدِ لطفِ شہِ کائنات باقی ہے
مدینہ دور نہیں گر حیات باقی ہے

گناہگار کو فکرِ نجات باقی ہے
ابھی فریضۂ حج و زکوٰۃ باقی ہے

ہوا سلام نہ بابُ السلام پر اب تک
حضورؐ صرف یہی ایک بات باقی ہے

ہے نزع میں لبِ جاں بخش پر نظر یعنی
تلاشِ چشمۂ آبِ حیات باقی ہے

اُمیدِ بخششِ عصیاں ہے اپنے رب سے مجھے
کہ دل میں جذبۂ صوم و صلوٰۃ باقی ہے

زہے غلام نوازی کہ ہر غلام کے ساتھ
وہی خلوص وہی التفات باقی ہے

عروسِ رحمتِ حق کر رہی ہے استقبال
گیا بہشت میں دولہا برات باقی ہے

ہے انقلاب در آغوشِ عمرِ رفتہ مگر
وقارِ زندگیٔ بے ثبات باقی ہے

فلک سے گردشِ تقدیر کا گلہ ہے مجھے
طوافِ روضۂ گردوں صفات باقی ہے

ہوائے نفس کے بندہ یہ کیا، ارے توبہ
ابھی پرستشِ لات و منات باقی ہے

نصیب کس کو بقا ہے جہانِ فانی میں
کریم ہے تو فقط تیری ذات باقی ہے

شعاعِ مہرِ قیامت شبِ لحد میں کہاں
ابھی چمک ہے ستاروں میں رات باقی ہے

ہے دم قدم سے مرے رونقِ وجود و عدم
کہ ربط و ضبطِ حیات و ممات باقی ہے

صدائے نغمۂ لاتقنطوا سے ہوں مدہوش
ضیا ہنوز اُمیدِ نجات باقی ہے

ہے صورت نُور کی سورت تمہاری
جبیں ہے مصحفِ قدرت تمہاری

تصدّق تم پہ ہے اُمّت تمہاری
ہے زندہ معجزہ سیرت تمہاری

دلیلِ مغفرت اُمّت تمہاری
نشانِ لطفِ حق جنّت تمہاری

ہو تم مجموعۂ آیاتِ رحمت
کلام اللہ ہے صورت تمہاری

نظر ہے صورتِ حُسن آفریں پر
کہ ہے پیشِ نظر صورت تمہاری

تمہارا رہتی دنیا تک رہے نام
حکومت ہے ابد مدّت تمہاری

بہشت انجام ہوں گے میرے عصیاں
سلامت ہے اگر رحمت تمہاری

وہی جو فطرتِ حق ہے ازل سے
خدا شاہد کہ ہے عادت تمہاری

سرِ محشر گنہگاروں کو بس ہے
کرم اللہ کا رحمت تمہاری

خطاؤں پر خطا شیوہ ہمارا
عطاؤں پر عطا عادت تمہاری

سرِ عرشِ علیٰ زیرِ قدم ہے
تعالیٰ اللہ یہ رفعت تمہاری

قرارِ جاں تصوّر ہے تمہارا
ہے سامانِ سکوں فرقت تمہاری

سوا رُتبہ میں ہو تم ماسوا سے
خدا کے بعد ہے عزّت تمہاری

شفاعت انبیاؑ چاہیں گے تم سے
کھُلے گی حشر میں شوکت تمہاری

رہیں گے کیوں جدا جنت سے مجرم ہو تم اللہ کے، جنت تمہاری

ضیا شوقِ حرم میں کیوں ہو محزوں
ہے اُن پر سب عیاں حالت تمہاری

نہ دنیا تھی نہ تھا نقشِ وجودِ خیر و شر پہلے فقط تھا نورِ حق یا جلوہ خیر البشر پہلے

نہ تھے نور و ظہورِ ذاتِ واجب تم اگر پہلے ازل میں کون تھا جو عرش پر تھا جلوہ گر پہلے

نہ کرائے ذوقِ سجدہ جستجوئے سنگِ در پہلے جُھکا دے گنبدِ خضرا کی جانب بڑھ کے سر پہلے

نہ تھی کونین کو کون و مکاں کی کچھ خبر پہلے فضائے لامکاں پر چھا چکے تھے تم مگر پہلے

کتابِ کُن کا جب عنوان لکھا تھا کلکِ قدرت نے محمدؐ حرفِ اوّل تھے بعنوانِ دگر پہلے

مجھے رکھنا ہے اس ظلمتکدہ میں گر پسِ مردن شبِ تارِ لحد چمکا دے اے شمعِ سحر پہلے

حریمِ روضۂ پُرنور میں دن رات سنتے ہیں کیا کرتے ہیں آ کر روشنی شمس و قمر پہلے

ہم آغوشِ اجابت نور کے تڑکے جو ہونا ہو طوافِ بابِ رحمت کر مناجاتِ سحر پہلے

شفیعِ حشر ہو پلہ پہ آو جنبشِ لب سے کرو مجرم کی میزانِ عمل زیر و زبر پہلے

رُخِ محبوبِ رب کے دیکھنا ہیں گر حسین جلوے خبردارِ محبت خود سے ہو جا بے خبر پہلے

سلامی کیلئے حاضر ہوا پھر مجمعِ محشر مقامِ حمد پر فائز ہوئے خیر البشر پہلے

شفیعِ حشر کے دامن ہی میں آخر اماں پائی پھری بہرِ شفاعت لاکھ دنیا دربدر پہلے

چراغِ طور کی طورِ نظر پھر تابشیں ہونگی نگاہِ خود نما پیدا کرے ذوقِ نظر پہلے

مدینے لے تو چل عمرِ رواں پھر غور کر لینا ہو ختم زندگی کی شام پہلے یا سحر پہلے

خبر دارِ رموزِ خضر و عرفاں ہے اگر ہونا تو ہو جا ہر خبر پر مبتدائے بے خبر پہلے

نویدِ مغفرت پہلے ہمیں دی حشر میں حق نے ہمارے ہی لئے کھولے گئے جنت کے در پہلے

وہ مینا در بغل، ساغر بکف کوثر پہ جب آئے مچا رندوں میں غل، ساقی اِدھر پہلے اُدھر پہلے

یہ عقدہ اب کھلا دنیا رچی میرے لئے ورنہ جہانِ ماسوا کی تھی جہاں کو کب خبر پہلے

بروں کو حشر میں اچھوں کے آگے کون پوچھے گا گنہگارانِ اُمت کی شہا لینا خبر پہلے

ضیا سرکار کر دیں گے مدینہ کا سفر آساں
مٹا دے قلب سے اندیشۂ زادِ سفر پہلے

نورِ حق ظلِّ جمالِ مصطفےٰ پیدا ہوئے کعبۂ اسلام میں قبلہ نما پیدا ہوئے

میکشی کے دل میں ارماں برملا پیدا ہوئے ساقیِ کوثر امیرِ میکدا پیدا ہوئے

چھا گئی حقانیت تثلیث و کفر و شرک پر حق شناس و حق پرست و حق نما پیدا ہوئے

ہو گئے "من کنت مولاہ" کے معنی آشکار حضرتِ مولا علی مشکل کشا پیدا ہوئے

اللہ اللہ فاطمہؓ بنتِ اسد کا دبدبہ بطن سے جس کے علی شیرِ خدا پیدا ہوئے

ہو گئی نابید مرحب کی عرب سے سلطنت فاتحِ میدانِ خیبر، مرحبا پیدا ہوئے

اُڑ رہا ہے نصرتِ حق کا پھریرا آج تک وہ علمبردارِ دینِ مصطفےٰ پیدا ہوئے

کم سنی میں دولتِ اسلام پائی آپ نے آپ مادر زاد گویا با خدا پیدا ہوئے

وقتِ ہجرت سر بکف تھی جانشینِ مصطفےٰؐ
آپ وہ جاں دادۂ راہِ خدا پیدا ہوئے

یں علی ہوں میں علی، مجھ سی حدیثِ پاک ہے
یعنی نورِ مصطفےٰؐ سے مرتضےٰؓ پیدا ہوئے

رازدارِ کُنتُ کنزاً مخفیاً سِرِّ خدا
مصحفِ ناطق جنابِ مرتضیٰؓ پیدا ہوئے

شورِ تکبیر و اذاں اقصائے عالم سے اُٹھا
مرتضےٰؓ کعبہ کے اندر جب ضیا پیدا ہوئے

بسِ مُردن لبِ جاں بخش کی تاثیر دیکھیں گے
لحد میں جی اُٹھیں گے جب تری تصویر دیکھیں گے

حسینِ عرش کی ناز آفریں تصویر دیکھیں گے
یہ ہم خوابِ عدم کی حشر میں تعبیر دیکھیں گے

نئی جرم وفا کی حشر میں تاثیر دیکھیں گے
تری زلفوں کے قیدی پاؤں میں زنجیر دیکھیں گے

حرم میں آزما کر اب تو ہم تقدیر دیکھیں گے
مآلِ عہدِ یک دَر گیر محکم گیر دیکھیں گے

یہی تحریرِ پیشانی یقیناً اب ہے پیش آنی
جو لکھا ہے مقدّر کا، بہر تقدیر دیکھیں گے

فضائے صبحِ محشر صبحِ عیدِ آرزو ہوگی
ہلالِ بدر کی جب چاند سی تصویر دیکھیں گے

جمالِ رُخ کمالِ خلق پر ہے تبصرہ کرنا
کبھی قرآں، کبھی قرآں کی ہم تفسیر دیکھیں گے

بقائے نورِ باطن کے لئے اے نفس بد باطن
ہم اپنے ہاتھ سے اپنا کلیجہ چیر دیکھیں گے

خجل ہونگے فرشتے اپنی معصومانہ فطرت پر
گنہگاروں کی روزِ حشر جب توقیر دیکھیں گے

توسّل سے ترے ذوقِ طلب پیدا تو ہو دلبر
دعاؤں میں عیاں رنگینیٔ تاثیر دیکھیں گے

ہجومِ حشر میں کام آئیں گی بیتابیاں دل کی
تمہارا منہ تمہارے عاشقِ دلگیر دیکھیں گے

جنوں آوارگانِ عشق صحرائے حرم میں بھی
گریباں گیر کانٹے خاک دامن گیر دیکھیں گے

حیاتِ جاوداں پائیں گے راہِ حق میں سر دیکر
تجلّی نور ریزداں کی تہہ شمشیر دیکھیں گے

شفیعِ حشر کے قدموں پہ سر رکھ دینگے رو رو کر
ہم اپنے نامۂ عصیاں کی جب تحریر دیکھیں گے

کماندارِ حرم آ حجلۂ قوسین سے باہر
نگاہوں کے تری چلتے ہوئے ہم تیر دیکھیں گے

ہی جس کے عکسِ رُخ سے نورِ ایماں آج سینہ میں
ضیا ہم قبر میں اس چاند کی تنویر دیکھیں گے

حجلۂ رحمت پہ چلمن ڈال دی
اے میں قرباں کیوں یہ اُلجھن ڈال دی

چادرِ گُل تا بدامن ڈال دی
پیشِ رُخ پھولوں کی چلمن ڈال دی

گنبدِ خضرا کی نزہت کے نثار
اوس سی گلشن پہ گلشن ڈال دی

لوٹ لی پھولوں نے طیبہ کی بہار
چھاؤنی نزدیکِ گلشن ڈال دی

دیکھ کر زاہد نے ساقی کا جمال
ہاتھ سے تسبیح فوراً ڈال دی

دی نویدِ زندگیٔ جاوداں
تم نے جیتے جی یہ اُلجھن ڈال دی

مرحبا اہلِ نظر سے یہ حجاب
خود درِ رحمت پہ چلمن ڈال دی

کی مسیحائی لبِ جاں بخش سے
رُوح تن میں بعدِ مُردن ڈال دی

کر دیا مستِ مئے جامِ طہور
جس پہ چشمِ بادہ افگن ڈال دی

بن گئے ظلمت کدے طورِ جمال
جب شعاعِ روئے روشن ڈال دی

قُم بِاِذْنِ اللہ کس نے کہہ دیا
کس نے ہلچل زیرِ مدفن ڈال دی

دی عذابِ قبر سے مجھ کو نجات
چشمِ رحمت سوئے مدفن ڈال دی

دیکھ کر محشر میں فردِ معصیت
ہم نے خود شرما کے گردن ڈال دی

عرش پر بھی وہ پسِ پردہ رہے
ہر طرف جلووں کی چلمن ڈال دی

آہِ مسلم کا فلک دیکھا اثر
کیوں سپر اے ناوک افگن ڈال دی

کر دیا برہم نظامِ حسن و عشق
تو نے یہ تفریق رہزن ڈال دی

قسمتِ کونین چمکی تم سے، جب
تابشِ رخسارِ روشن ڈال دی

متحد شیرازۂ اسلام تھا
اے فلک تو نے یہ ان بن ڈال دی

خونِ ارمان و عقیدت کر دیا
دل میں ہلچل نفسِ دشمن ڈال دی

بن گیا سینہ مدینہ اے ضیا
بند کی جب آنکھ گردن ڈال دی

غمِ عشقِ نبیؐ سینہ میں آ، دل شاد رہنے دے
خدا کے گھر میں محبوبؐ خدا کی یاد رہنے دے

اجل معمورۂ ہستی نہ کر برباد رہنے دے
ہے اس گھر سے بقائے عالمِ ایجاد رہنے دے

مکینِ لامکاں قصرِ تصور سے نہ جا باہر
حریمِ دل میں حسن و عشق کی بنیاد رہنے دے

چمک فاران سے پھر جلوۂ اسلام دنیا میں
نہاں شامِ عدم میں ظلمتِ الحاد رہنے دے

پہنچنے دے غبارِ کارواں کے ساتھ طیبہ تک
مری خاکِ لحد کو اے صبا برباد رہنے دے

مجھے نادم نہ کر محشر میں تو ستار ہے یارب! نہاں مجھ سے مرے اعمال کی رُوداد رہنے دے

غمِ دنیا جدا ہو قبر سے تیرا خدا حافظ کنارِ عافیت میں مجھ کو شاد آباد رہنے دے

سوالِ نیک و بد سے اس بھری محفل میں کیا حاصل اُٹھا اے فتنۂ محشر نہ یہ اُفتاد رہنے دے

سُنائے جا بہ اندازِ طرب نعتِ نبیؐ واعظ سرِ محفل بپا شورِ مبارکباد رہنے دے

تری شانِ کرم اور پرسشِ اعمالِ بد یارب سرِ محشر حسابِ جُرمِ بے تعداد رہنے دے

اُٹھا پابندیٔ آدابِ محشر گیسوؤں والے غلامِ پابجولاں کو یہاں آزاد رہنے دے

نہ پہنچا تا بہ مینارِ حرم نالہ کوئی اب تک بلند آہنگیاں یہ لے لبِ فریاد رہنے دے

نگاہِ مست سے دل کو بنا میخانۂ جنت مجھے ساغر بکف اے ساقیٔ بغداد رہنے دے

ملے گی بھیک سو سو بار سائل بابِ رحمت سے ابھی دستِ طلب وا طالبِ امداد رہنے دے

حضوری میں بُلا، دے ذوقِ عرفاں، دل منور کر
ضیا کو باریابِ مجلسِ ارشاد رہنے دے

تا حرم پہنچے زیارت کی ہوس ہی رہ گئے نالے تھک کر کوچۂ فریادرس میں رہ گئے

کھینچی کچھ آنکھوں نے یوں تصویرِ مینارِ حرم عرش کے جلوے نگاہِ دوررس میں رہ گئے

دل ہوا اندرِ خمِ ابرو بجائے دل مگر چند قطرے خون کے تارِ نفس میں رہ گئے

اس یقیں پر عرش والے تو ہے شہ رگ کے قریب جذب ہو کر جان و دل تارِ نفس میں رہ گئے

ہو چکا داخل حرم میں کاروانِ اہلِ شوق ناتواں ہم حسرتِ بانگِ جرس میں رہ گئے

اس کی رحمت نے تو کھینچا بارہا اپنی طرف — پھنس کے ہم اے ذوقِ عصیاں تیرے بس میں رہ گئے

ابرِ رحمت ہاں ذرا دو چار چھینٹے اور بھی — معصیت کے داغ دامانِ ہوس میں رہ گئے

گنبدِ خضرا کے جلووں پر یہ ہوتا ہے گماں — چاند تارے ڈوب کر شاید کلس میں رہ گئے

حاملِ بارِ امانت ہم ہوئے روزِ ازل — حاملانِ عرش و کرسی پیش و پس میں رہ گئے

روح کی آزادیاں پابندِ آب و گِل ہوئیں — ہو کے شامل ہم اسیرانِ قفس میں رہ گئے

ہو سکے لب آشنا اُن سے بھی ہم تشنہ دہاں — قطرہ ہائے شہد جو پائے مگس میں رہ گئے

حشر کو سر پر اُٹھانے کشتگانِ پائے ناز — تیرے قدموں کی مگر کھا کھا کے قسمیں رہ گئے

اب کہاں میں اے حرم والو کہاں میرا مزار — چند ذرّے تھے جو دب کر خار و خس میں رہ گئے

حاصلِ اُمید ہے مکّہ مدینہ کا سفر — جائینگے اگلے برس گر اس برس میں رہ گئے

بے اثر محشر میں ہر فریاد تھی لیکن ضیا
ہم لپٹ کر دامنِ فریاد رس میں رہ گئے

ظہورِ نُورِ خدا سراسر ربیع الاوّل شریف میں ہے
فضائے کون و مکاں منوّر ربیع الاوّل شریف میں ہے

نگاہیں اُٹھیں، ہلال چمکا، کسی کا نورِ جمال چمکا
نظر فلک پر، درود لب پر، ربیع الاوّل شریف میں ہے

ہیں عید میلاد کے ترانے، دکھائے رحمت کے دن خدا نے
خوشی کا اظہارِ عام گھر گھر، ربیع الاوّل شریف میں ہے

نسیمِ رحمت کے سرد جھونکے، بہشت برکف جناں سے آئے
مشامِ اہلِ جہاں معطّر، ربیع الاوّل شریف میں ہے

برس رہے ہیں کرم کے جھالے مُرادیں پاتے ہیں پانے والے
عطاوانعام کی نچھاور ربیع الاوّل شریف میں ہے

ہزاروں جانیں نثارِ آقا، نگاہیں سوئے دیارِ آقا
ہجومِ ارماں دلوں کے اندر ربیع الاوّل شریف میں ہے

سبوئے کوثر ہے چشمِ بینا، ہے میکدہ گلشنِ مدینہ
دلوں میں اک کیفِ روح پرور ربیع الاوّل شریف میں ہے

بہارِ جنت چمن چمن ہے، جناں بداماں ہر انجمن ہے
بہشتِ اُمید ہر گلِ تر ربیع الاوّل شریف میں ہے

مچی ہیں دھومیں، رچی ہے شادی، ہے بخششِ عام کی منادی
نویدِ دیدِ شفیعِ محشر ربیع الاوّل شریف میں ہے

ہزاروں آرائشوں کے ساماں، نگارِ محفل چمن بداماں
ہر ایک گھر جنّتوں کا منظر، ربیع الاوّل شریف میں ہے

نثارِ صبحِ شبِ ولادت، بہارِ جنت، نگارِ جنت
وہ دن، وہ نورِ سحر کا منظر ربیع الاوّل شریف میں ہے

ہے مسکنِ ذوق و شوق سینہ، بلالو مولا سوئے مدینہ
یہ التجائے ضیائے مضطر، ربیع الاوّل شریف میں ہے

جب تک آئینہ بکفِ عالمِ ایجاد رہے
دہر میں تذکرۂ مجلسِ میلاد رہے

تا ابد لے مدنی چاند تری یاد رہے
نورِ ایمانِ مکمل سے دل آباد رہے

لائے پیغامِ طرب ماہِ ربیع الاوّل
ہر گدائے درِ سلطانِ رسل شاد رہے

خیر سے رحمتِ باری کی ہو گھر گھر بارش
ہر مکاں عیش محلِ عیش کی بنیاد رہے

آج جس گھر میں یہ محفل ہے، ہمیشہ یارب
تیری بخشش ترے اکرام سے آباد رہے

اے خدا عیدِ ولادت کے تصدق میں خلیق
عمر بھر خوش رہے مسرور رہے شاد رہے

رحمتیں عرش سے نازل ہوں ضیا صبح و مسا
قادر آباد منور رہے آباد رہے

سنتے ہی یہ کہ آپ مدینہ میں رہ گئے
ارماں جگر مسوس کے سینہ میں رہ گئے

ارماں ہی میرے کیا تھے جو سینہ میں رہ گئے
ہاں تم تو خوش ہوئے کہ مدینہ میں رہ گئے

توڑے تمام سلسلے قیدِ حیات کے
تھے وہ اسیرِ عشق مدینہ میں رہ گئے

قسمت بُری تھی میری کہ میں اُن سے چھُٹ گیا
وہ خوش نصیب تھے کہ مدینہ میں رہ گئے

یوں نذرِ کاروانِ حرم کی گئی قبول
کچھ لعل مصطفیٰؐ کے خزینہ میں رہ گئے

نام ان کا حشر تک کو ہے اک نقشِ کالحجر
اُبھرے ہوئے حروف نگینہ میں رہ گئے

پی پی کے جام سب درِ ساقی سے آ گئے
میکش مئے حجاز کے پینے میں رہ گئے

اے مرحبا، اسیر کی قسمت تو دیکھئے
مہماں بنے نبیؐ کے مدینہ میں رہ گئے

بحرِ فنا میں غرق ہوئی کشتیِ حیات — وہ ناخدا کے ساتھ سفینہ میں رہ گئے

ارماں بر آئے احمدؐ و عیسیٰؑ، امیر کے — مکّہ میں وہ رہے، یہ مدینہ میں رہ گئے

مر کر حضورؐ زندۂ جاوید ہو گئے — مرنے میں ہم غریبانہ جینے میں رہ گئے

دیکھا نہ اے ضیا انہیں حاجی بنے ہوئے
گھُٹ گھُٹ کے شوق سب مرے سینہ میں رہ گئے

مئے توحید سے بھر دے خم و مینا ساقی — آگیا خیر سے رحمت کا مہینہ ساقی

تا کجا تذکرۂ ساغر و مینا ساقی — بادہ نوشوں کو بُلا سوئے مدینہ ساقی

کشتیٔ مے کو بنا میرا سفینہ ساقی — لے کے میخوار کو چل سوئے مدینہ ساقی

آج ہے عیدِ ولادت کی خوشی رندوں میں — ہے ثواب آج مئے ناب کا پینا ساقی

تشنہ کاموں کا ہی فردوس میں کوثر پہ ہجوم — لبِ تسنیم ہے سلطانِ مدینہ ساقی

تیری رحمت سے ہے رندانِ حرم پر ہر روز — بادہ افشاں کلسِ گنبدِ مینا ساقی

دیکھ مخمور نگاہوں سے ذرا دل کی طرف — بادۂ خلد سے بھر دے مرا سینہ ساقی

قلبِ مے نوش ہیں میخانۂ فاران سے آ — میرے سینہ کو بنا آج مدینہ ساقی

ہو تری چشمِ سیہ مست جو اعجاز نما — جامِ کوثر بنے ہر دیدۂ بینا ساقی

گرمیٔ حشر سے لب تشنہ ہیں رندانِ خراب — سب لُٹا دے مئے کوثر کا خزینہ ساقی

تشنہ کامانِ حرم آگ بجھا لیں دل کی — رُخِ گلگوں سے ٹپکنے دے پسینہ ساقی

غرقِ طوفاں سرِ محشر نہ ہو میخوار کی ناؤ
ناخدا بن کے ترا، میرا سفینہ ساقی

ہر قدم بابِ تقرب پہ ہے میخواروں کا
میکدہ ہی ترا یا عرش کا زینہ ساقی

جلد تا میکدۂ یثرب وفا ران بُلا
ہی محال اپنا ترے ہجر میں جینا ساقی

تیرے ہاتھوں سی ہو اک جرعۂ مے کا طالب
تیرا میکش تیرا درویش کمینہ ساقی

دستِ رحمت سے ضیا کو بھی کوئی جام ملے
تیرے صدقہ مرے سلطانِ مدینہ ساقی

خدا کے محبوبؐ بن کے آئے، جہاں میں وہ بزمِ لامکاں سے
جدا ہے حُسن و جمال ان کا، جمالِ خوبانِ دوجہاں سے

ہوائے شوقِ حرم کے قرباں، بنا دیا مجھ کو دشت پیما
ہیں میری بیچین حسرتیں بھی لگی ہوئی گردِ کارواں سے

عدم سے دارِ فنا میں آئے، عدم کو دارِ فنا سے پہنچے
یہی تو لے خضر ہے وہ منزل، کیا تھا ہم نے سفر جہاں سے

فلک سے جلوے برس رہے تھے، فلک تھا ارضِ حرم کے صدقہ
زمینِ کعبہ کو چومتے تھے، ستارے گر گر کے آسماں سے

جبیں ادب سے جُھکی ہوئی ہے، نظر کو معراج ہو رہی ہے
ہے سجدۂ شوق کو عقیدت، حضورؐ کے سنگِ آستاں سے

ہو تم خبر دارِ رازِ پنہاں، کہ تم پہ ہر غیب ہے نمایاں
تمہیں بنایا گیا ہے محرم، تمام اسرارِ کن فکاں سے

ہو جس پہ تیری نگاہِ رحمت، اُسے یہ حاصل ہو کیفِ سرمد
کہ اس کی ناکام آرزوئیں گلے ملیں عیشِ جاوداں سے

حرم کی وہ سُرخ سُرخ کلیاں، ہنوز ہیں میکدہ بداماں
شرابِ کوثر ٹپک رہی ہے شفق کے دامن میں آسماں سے

صدائے تکبیر اللہ اللہ، طلسمِ باطل ہے پارہ پارہ
خموش ہیں بُت لرز رہے ہیں صنم کدے ہیبتِ اذاں سے

صراط کی تنگ منزلوں میں، ہیں لغزشیں سو قدم قدم پر
اُٹھے گا کیونکر یہ بارِ عصیاں، حضورؐ مجھ جیسے ناتواں سے

ہے لے ضیا مدتوں سے اپنی، یہ آرزو حاصلِ تمنّا
مدینہ جا کر کبھی نہ آئے، حضورِ انورؐ کے آستاں سے

میں اپنے رسولِ معظم کے صدقے
محمدؐ شفیعِ دو عالم کے صدقے

ازل تا ابد سلطنت جس کی قائم
میں اس تاجدارِ دو عالم کے صدقے

مجھے جس نے ایمان و اسلام بخشا
دل اس ذوالکرم اس مکرم کے صدقے

میں ہو جاؤں صدیقِ اکبرؓ کے قرباں
مری جان فاروقِ اعظمؓ کے صدقے

شہیدانِ اسلام، عثمانؓ و حیدرؓ
ہیں اُن کشتگانِ معظّم کے صدقے

ہو قتلِ حسینؑ و حسنؑ جس کا عنواں
عزادار اس بزمِ ماتم کے صدقے

خدائی کو پہنچایا جس نے خدا تک
ہیں اس رہبرِ عرشِ اعظم کے صدقے

ہر اک جرعہ ہے جس کا تسنیم و کوثر
ہیں اس ساغرِ آبِ زمزم کے صدقے

پریشاں دلوں کو سکوں دینے والے
دل و جاں تری زلفِ برہم کے صدقے

کیا سجدہ صبحِ ازل حکمِ رب سے
فلک تابشِ حسنِ آدم کے صدقے

ہمیشہ سے ہے جو غلاموں کا حامی
ہیں اس خوگرِ لطفِ پیہم کے صدقے

رہے شرمِ عصیاں سے جو اشک افشاں
گنہگار اس چشمِ پرنم کے صدقے

جدائی مدینہ کی ہو وِرد جس کا
میں اس دل کے قرباں میں اس غم کے صدقے

غریبوں کی جنت بداماں مرادیں
غریبوں کے غمخوار و ہمدم کے صدقے

ہے عشقِ رخِ مقتدر کا تقاضا
دل و جاں رہیں غوثِ اعظمؓ کے صدقے

منور کیے جس نے تاریک سینے
ضیا ایسے نورِ مجسم کے صدقے

آئینۂ حق یا نورِ خدا یا سرِّ حقیقت کیا کہیے
سمجھے نہ سمجھ والے کیا ہے، وہ چاند سی صورت کیا کہیے

کس طرح رسائی ہو ممکن تا بابِ اجابت کیا کہیے
ہے شوقِ زیارت میں حائل، ناکامیٔ قسمت کیا کہیے

ہے روزِ ازل سے آنکھوں میں، کیوں نشۂ وحدت کیا کہیے
مدہوش مئے توحید سے ہوں ساقی کی عنایت کیا کہیے

وہ تاجورِ لولاک لما، شاہِ دوسرا، محبوبِ خدا
تا عرش ہی جس کے رُخ کی ضیا اس چاند کی رفعت کیا کہیے

عارض کی قسم، گیسو کی قسم، قرآن میں کھائی ہے پیہم
کس درجہ خدائے پاک کو ہے، محبوب وہ صورت کیا کہیے

جنّت کی بہاریں ہیں قرباں، فردوس وجناں ہیں عطر فشاں
طیبہ کے شگفتہ پھولوں کو رشکِ گُلِ جنّت کیا کہیے

اللہ کو ہر پیغمبر سے اعزاز بڑھانا تھا ان کا
موقوف تھی ختمِ رسل پر کیوں تکمیلِ نبوّت کیا کہیے

حُسنِ شہِ خوباں کے عاشق محبوبِ الٰہی کہلائے
آغازِ محبّت دیکھ لیا، انجامِ محبّت کیا کہیے

وہ ارضِ حرم، وہ پاک زمیں یعنی لحدِ شاہنشہِ دیں
ہے رشکِ جناں یا خلدِ بریں یا خطۂ جنّت کیا کہیے

کس چاند کی تابش کا ہے اثر ہے کس کی تجلّی پیشِ نظر
ہر ذرّہ لحد کا آج ہے کیوں آئینۂ حیرت کیا کہیے

اُمّت کو نویدِ جنّت ہے، دنیا کو پیامِ رحمت ہے
کس کس کے لیے ہے محشر میں اعلانِ شفاعت کیا کہیے

ہر اشکِ ندامت روزِ جزا تھا در خوشِ آب و بیش بہا
ہو نقدِ شفاعت جس کا صلہ اس مال کی قیمت کیا کہیے

بکھرے ہوئے موتی چُن چُن کر لڑیوں میں پروئے جاتے ہیں
بکھرا ہے فضلائے دہر میں کیوں شیرازۂ اُمّت کیا کہیے

بیکار ہے سب فریاد و فغاں، ہے اُن پہ عیاں ہر رازِ نہاں
سرکارِ کرم میں اے مُسلم معروضۂ اُمّت کیا کہیے

از خود ہے اثر انداز ضیا، مولا کا توسّل صلِّ علیٰ
کیوں آج ہے اک بیکس کی دعا مائل بہ اجابت کیا کہیے

حُسنِ شہِ خوباں کے افسانہ کو کیا کہیے
دیوانہ ہے اک عالم دیوانہ کو کیا کہیے

ہو جام بکف جس میں مکّی مدنی ساقی
اس گلکدۂ رحمت میخانہ کو کیا کہیے

ہم دَور میں ساقی کے لب تشنہ رہے ابتک
گردش ہے یہ قسمت کی پیمانہ کو کیا کہیے

دنیا درِ ساقی پر ہے مستِ مئے وحدت
کیا کہیے یگانہ کو بیگانہ کو کیا کہیے

شمعِ حرمِ کعبہ وہ طورِ تجلّی ہے
ہے سوختہ جاں عالم پروانہ کو کیا کہیے

میں دور مدینہ سے، وہ دور رہیں سینہ سے
اس طولِ شبِ غم کے افسانہ کو کیا کہیے

چھوٹے نہ قدم میں نے محشر میں تو فرمایا
ہے یہ کوئی دیوانہ، دیوانہ کو کیا کہیے

دل عرش تھا یا کعبہ جب آگئے تم دل میں
اب اس مدنی منزل کاشانہ کو کیا کہیے

قسمت کے بدلتے ہی دنیا کی ہوا بدلی
ہر اپنا ہے بیگانہ ، بیگانہ کو کیا کہئے

جو مہرِ نبوّت کا حامل ہوا ازل ہی سے
پوچھو یدِ بیضا سے اس شانہ کو کیا کہئے

ہے دشتِ حرم اب یہ بربادِ تمنّا دل
جب گھر میں بیاباں ہو ویرانہ کو کیا کہئے

جھالر میں جو روضہ کی کام آئیں ضیا آنسو
اس سلکِ جواہر کے ہر دانہ کو کیا کہئے

وجودِ بزمِ حسن و عشق کی کیا داستاں کہئے
مکمّل دستِ قدرت نے کیا نظمِ جہاں کہئے

خدا حافظ شبِ مدفن کو اے خوابِ گراں کہئے
ہوئی صبحِ قیامت نور کے تڑکے اذاں کہئے

کمالِ مغفرت کی حشر میں کیا داستاں کہئے
گناہوں کی ہوئی سعیٔ عمل سب رائیگاں کہئے

کہاں اے خضر منزل ہی، کہاں ہی کارواں کہئے
مسافر جادۂ راہِ عدم ڈھونڈے کہاں کہئے

مرا دم ہے ریاضِ دہر کی روحِ رواں کہئے
جہانِ رنگ و بو میں گم میں ہو جاؤں کہاں کہئے

وجودِ صاحبِ لولاک پر ہے تبصرہ کرنا
بنائے خلق کہئے، وجہِ تخلیقِ جہاں کہئے

فشارِ قبر سے دل مضطرب ہے روح گھٹتی ہے
نسیمِ خلد بسم اللہ، روادِ جناں کہئے

ہی سینہ مسکنِ شاہِ مدینہ دل ہے آئینہ
مرے اُجڑے ہوئے دل کو حریمِ لامکاں کہئے

جہاں میں آپ سا ہی کون سلطانِ جہاں پرور
درِ رحمت سے جائے آپ کے سائل کہاں کہئے

تصوّر میں لبِ جاں بخش کے دی جان عاشق نے
قضا کی اس ادا کو بھی حیاتِ جاوداں کہئے

مدینہ کی زمیں پر سر بسجدہ ہے زہے قسمت
مرے داغِ جبیں کو ماہِ اوجِ آسماں کہئے

تہہ مدفن ابد آثار ہے انوار کی بارش — شبِ تارِ لحد کو صبحِ عیشِ جاوداں کہئے

زمیں بوسِ حرم ہونے نہ دیگا اے فلک کبتک — رہیں گے نالے کبتک نارسا اے آسماں کہئے

نہ ہو گر ہاتھ میں دامانِ رحمت آلِ احمد کا — سہارا کس کا ڈھونڈیں حشر میں ہم ناتواں کہئے

ملیحِ البطحی لاریب تیرے چاند سے رُخ کا — ازل سے ہیں نمک پروردہ خوبانِ جہاں کہئے

مدد کو اہلِ حاجت کی وہاں تشریف لاتے ہیں — حضورِ قلب سے یا رحمتِ عالم جہاں کہئے

تری صورت کو اے آئینۂ صورت گرِ عالم — جہانِ حُسن میں حُسنِ ازل کا اک نشاں کہئے

خدا سے قرب تھا جو صاحبِ قوسین کو حاصل — اسے یا وصل کہئے، یا حجابِ دو کماں کہئے

طوافِ بابِ رحمت ہی مذاقِ گردشِ قسمت — حرم سے دشت پیمائے حرم جائے کہاں کہئے

سرِ عرشِ بریں ہیں سر بسجدہ شافعِ محشر — ہو کیوں مایوسِ بخشش آرزوئے عاصیاں کہئے

ہے رُخ آئینۂ انوار، گیسو ظلِ رحمت ہیں — یہ ہی شانِ نزولِ سورۂ نور و دخاں کہئے

ہیں اسمیں سُرخ ڈورے ساقیٔ کوثر کی آنکھوں کے — نہ کہئے دل کو دل، جامِ شرابِ ارغواں کہئے

غبارِ طبع کا باعث ہے رُخ کو آئینہ کہنا — کتاب اللہ کہئے شرحِ رازِ کُن فکاں کہئے

اگر ہو گنبدِ خضرا کی جانب بھی کوئی چکر — دلِ برگشتہ قسمت کا سلام اے آسماں کہئے

بھرا ہے گلشنِ جنت کے پھولوں سے مرا دامن
ضیا مجھ کو گدائے قاسمِ نار و جناں کہئے

حشر میں شاد مجھے رحمتِ یزداں کردے — بارشِ لطف باندازۂ عصیاں کردے

اے خدا حشر میں تفریح کا ساماں کر دے
ہر گنہگار کو فردوس بداماں کر دے

جلوۂ حسن خدا ساز نمایاں کر دے
دل کو فانوسِ حرم اے مہِ تاباں کر دے

بیخودی تزکیۂ نفس کا ساماں کر دے
یعنی سینہ کو مدینہ کسی عنواں کر دے

دل میں یا رب مدنی چاند کو مہماں کر دے
دل کا ہر داغ چراغِ تہِ داماں کر دے

اے شہِ حسن اُٹھا آئینۂ رُخ سے حجاب
دل کو بیخود نگہِ شوق کو حیراں کر دے

ساقیٔ خلد ہو تسنیم بکف جلوہ فروز
تشنۂ دید ہوں سیراب دل و جاں کر دے

بدر کے چاند تجھے دیکھ لے گر چشمِ فلک
گُل سرِ شام چراغِ مہِ تاباں کر دے

مجمعِ عام ہے رسوا یہ سیہ کار نہ ہو
گم مجھے حشر میں اے ظلمتِ عصیاں کر دے

پھر ہوا اعجاز نما مصحفِ رخسارِ نبیؐ
دلِ سیپارہ کو سیپارۂ قرآں کر دے

لامکاں دور ہے آ حدِ تعین کی طرف
جلوۂ عرش کو نزدیکِ رگِ جاں کر دے

ہے سزا اور جزا تیرا جلال اور کمال
بینوا شاہ کو، محتاج کو سلطاں کر دے

بھیک دے بھیک ملیح عربی ہنس ہنس کر
اس نمکخوار کے دامن کو نمکداں کر دے

ہے لعابِ دہنِ پاکِ نبیؐ، آبِ حیات
خضرِ ظلمات میں گم چشمۂ حیواں کر دے

ناوکِ چشمِ خدا بیں کو سکوں ہو ورنہ
چاک سو بار کلیجہ مہِ تاباں کر دے

نغمۂ مغفرتِ عام شنا رحمتِ حق
خلق کو فارغ از اندیشۂ عصیاں کر دے

ایک آئینہ سے کر وحدت و کثرت کا ظہور
دل کو خلوت کدۂ عالمِ امکاں کر دے

بارشِ اشکِ ندامت ہو مسلسل جاری
ڈر ہے محشر میں نہ برپا کہیں طوفاں کر دے

دامنِ گُل کو بنادے شفقِ شامِ حرم
بارشِ خونِ جگر دیدۂ گریاں کردے

تا ابد شوق سے گردش میں فلک تو رہتا
مجھ کو مصروفِ طوافِ درِ جاناں کردے

صدقہ اے معجزۂ نقشِ کفِ پائے حضورؐ
ذرّۂ راہ کو خورشیدِ درخشاں کردے

تجھ کو قدرت نے وہ اعجاز نمائی دی ہے
بے زباں شاخِ گُلِ تر کو غزلخواں کردے

تذکرہ ہم سے زلیخا مدنی چاند کا حُسن
ختم افسانۂ حُسنِ مہِ کنعاں کردے

تکتے ہیں سب شہِ دیںؐ ہلکی نگاہوں سے مجھے
پلّہ آکر مرا بھاری سرِ میزاں کردے

حُبِّ دنیا، ہوسِ جاہ و زر و مال نہیں
مجھ کو اللہ عطا، دولتِ ایماں کردے

مقتدر اہلِ ولایت میں ضیا ہے وہ فقیر
جس کو اللہ گدائے شہِ جیلاںؓ کردے

بُلا کے عرش پہ بندہ کو سرفراز کرے
شرف عطا جسے چاہے وہ بے نیاز کرے

گدائے کعبہ جو رُخ جانبِ حجاز کرے
طوافِ گنبدِ خضرا نگاہِ ناز کرے

نیاز مند مقدّر پہ فخر و ناز کرے
خدا، حضورؐ کی رحمت سے سرفراز کرے

حضورؐ عرش نشیں ہوں، کلیمؑ طور مکیں
ہے اس کی دین جسے چاہے سرفراز کرے

عیاں ہو رازِ حقیقت اُٹھے حجابِ مجاز
بشر اگر حق و باطل میں امتیاز کرے

ہو بزمِ دہر میں شورِ نوائے صبحِ الست
بلند نغمہ کوئی سازِ نغمہ ساز کرے

مئے طہور کے چھینٹے وہ پھول برسائیں
کلی کلی صفتِ ساقیِ حجاز کرے

سحر سے ہے لبِ کوثر یہ شور رندوں میں — ہے کوئی جو درِ میخانہ آج باز کرے
مچی ہوئی ہے شفاعت کی دھوم محشر میں — گناہگار نہ کیوں معصیت پہ ناز کرے
ترے نثار حدی خوانِ کاروانِ حجاز — سُنا وہ نغمہ جو ہر قلب کو گداز کرے
ادا حرم میں جو بھولے سے ہو نماز قضا — ہزار سہو کے سجدے سرِ نیاز کرے
تمام عمر کی حسرت ہے یہ خدا مجھ کو — عطا حضوریٔ شاہنشہِ حجاز کرے
ہوں عشق و حُسن کے راز و نیاز بے پردہ — نگاہِ پردہ بر انداز کشفِ راز کرے
نہ کیوں ہو عینِ مساوات اس کا مسلکِ حق — جو نسل و رنگ میں اصلاً نہ امتیاز کرے
سوا طلب سے فقیروں کو بھیک ملتی ہے — خدا حضورؐ کی داد و دہش دراز کرے

وطن سے سوئے مدینہ ضیا روانہ ہو
وہ دن نصیب خداوندِ بے نیاز کرے

خود جلوہ ساز جلوہ نمائی اگر کرے — پیدا بشر بصورتِ خیر البشر کرے
جنبش ذرا نگاہِ شفاعت اگر کرے — میزانِ احتساب کو زیر و زبر کرے
کس کو یہ تاب فیصلہ خیر و شر کرے — مختار جس کو داورِ محشر اگر کرے
عمرِ عزیز مثلِ ابوذرؓ بسر کرے — دل ہو غنی تو کیوں ہوسِ مال و زر کرے
لُطفِ حضورؐ راہنمائی اگر کرے — یہ بینوا بھی سوئے مدینہ سفر کرے
دیوانۂ حرم نے جھکا کر سرِ نیاز — سجدے قدم قدم پہ سرِ رہگذر کرے

ڈھونی رمائے بیٹھا ہوں بابِ السلام پر
پھیری کہاں گدائے حرم در بدر کرے

ہاتھ آئے گر وسیلۂ دامانِ مصطفےٰؐ
خود احترام دستِ دعا کا اثر کرے

ہو صبحِ حشر جلد شفاعت کریں حضورؐ
طولِ شبِ لحد کو خدا مختصر کرے

ہم ارتکابِ جرم کریں لاکھ اے کریم
ہر بار تیری شانِ کرم در گذر کرے

دو حرف کہہ تو دیں لبِ معجز نما سے آپ
باتیں حجر کبھی، کبھی سجدہ شجر کرے

روضہ کی جالیوں پہ چڑھاتا ہی سینہ کھول
ابرِ بہار بارشِ گلہائے تر کرے

ہے ذوقِ تقویٰ، شوقِ عبادت، جہادِ نفس
ہے کون، معرکہ جو یہ سر دے کے سر کرے

دل ہیں مکینِ کعبہ، مکیں گر نہ ہو تو کیا
کرنے کو سجدہ لاکھ کوئی عمر بھر کرے

ممکن ہے رویتِ رخِ محبوبؐ ذوالجلال
پہلے مذاقِ دید تو پیدا نظر کرے

قائم ہو پھر حکومتِ مسلم جہان میں
وہ دن نصیب پھر مدنی تاجور کرے

یہ دل کی آرزو ہے کہ لطفِ حضورؐ سے
یارب ضیاؔ بھی سوئے مدینہ سفر کرے

اگر نلے طوافِ گنبدِ خضرا نہیں کرتے
فضائے عرش ہی وہ دل میں خود آیا نہیں کرتے

نگاہِ شوق کو مرہونِ نظارا نہیں کرتے
حریمِ ناز کے جلوے نظر آیا نہیں کرتے

بنا رکھا ہے سینہ کو مدینہ دل میں رہتے ہیں
پسِ پردہ بھی رہ کر وہ کبھی پردا نہیں کرتے

فرشتو! پرسشِ عصیاں ہی حرف آتا ہے رحمت پر
سرِ محشر گنہگاروں کو یوں رسوا نہیں کرتے

نگاہیں شرمِ عصیاں سے اُٹھا سکتے نہیں لیکن
طلبگارِ شفاعت ہیں غمِ فردا نہیں کرتے

کفِ پائے نبی ﷺ سے ہے منور لوحِ پیشانی
بجز بابِ حرم ہرگز کہیں سجدا نہیں کرتے

ترے نقشِ قدم کے طور بر کف دیکھکر جلوے
کلیم اظہارِ اعجازِ یدِ بیضا نہیں کرتے

زمیں بوسی مدینہ کی مجھے معراجِ عزت ہے
مگر مجھ کو مدینہ میں طلب آقا نہیں کرتے

ہی رُخ سوئے حرم، مجبوریاں کچھ خارِ دامن ہیں
خدا شاہد کہ از خود ہم کوئی حیلہ نہیں کرتے

لبِ جاں بخش پر مرنا حیاتِ جاودانی ہے
مریضِ جاں بلب فکرِ دمِ عیسیٰ نہیں کرتے

نسیمِ خلد کے جھونکے ہیں گویا نیند کے جھونکے
مدینہ سے لگی ہے آنکھ، ہم سویا نہیں کرتے

شبِ تارِ لحد کا جیتے جی ناحق ہے اندیشہ
ضیا کیوں یادِ سلطانِ شبِ اسرا نہیں کرتے

خود نما انوارِ قدرت رُخ پسِ پردا کیے
عرش کے جلووں میں نورِ مصطفیٰ ﷺ دیکھا کیے

جان و دل، نذرِ جمالِ شاہدِ بطحیٰ کیے
جلوۂ حسن آفریں کو ہم گدا دیکھا کیے

اُس کا سایا آج تک حور و ملک ڈھونڈا کیے
جس کے گیسو تھے فضائے عرش پہ سایہ کیے

تم حرم سے دم زدن میں عرش تک پہنچا کیے
تم نے ظاہر رازِ سبحٰن الذی اسریٰ کیے

بن گیا فاران کا ہر ذرہ فردوسِ جمال
پھول بن بن کر ستارے عرش سے برسا کیے

ہے مری تر دامنی غرقِ مئے جامِ طہور
آ رہا ہوں نذرِ ساقی دولتِ تقویٰ کیے

گم مدینہ کی فضاؤں میں ہے روحِ جاں نثار
جا رہا ہوں خلد کو رُخ جانبِ طیبہ کیے

کر دیا غافل نسیمِ خلد نے بعدِ فنا
صبحِ محشر تک شبِ مدفن میں ہم سویا کیے

اللہ اللہ جستجوئے قربِ مینارِ حرم
نارسا نالے فرازِ عرش تک پہنچا کیے

پرتوِ نورِ قدم سے تیرے لیے نورِ قدم
بن کے شمعِ طور ذرّے بدر کے چمکا کیے

وہ ہمارے واسطے شب بھر رہے صرفِ دعا
نیند کے ماتے مگر ہم رات بھر سویا کیے

آپ کے ہاتھوں بنی بزمِ جہاں طورِ جمال
آپ نے آئینہ اعجازِ یدِ بیضا کیے

مجمع البحرین رحمت، دستِ رحمت کے نثار
جنبشِ انگشت سے جس نے رواں دریا کیے

جھک گئیں محشر میں آنکھیں شرم سے پیشِ کریم
ذوقِ عصیاں کب رہا مجھکو بلا رسوا کیے

دیکھیے کب تک بلائیں بابِ رحمت پر حضورؐ
عمر گزری دل نثارِ گنبدِ خضرا کیے

چڑھتے سورج گھر کو جب غارِ حرا سے وہ چلے
بدلیاں نورِ خدا کی سر پہ تھیں سایا کیے

لے لیا بخشش کا وعدہ کشتگانِ عشق نے
تھام کر دامانِ رحمت حشر میں مچلا کیے

بابِ رحمت پر نچھاور کو لئے جاتا ہوں میں
لوحِ پیشانی میں سجدوں کے نشاں یکجا کیے

اُن کی مرضی پر مدینہ کا سفر موقوف ہے
بیٹھے ہیں لطفِ نبیؐ پر ہم ضیا تکیہ کیے

تفسیرِ مصحفِ رُخِ زیبا کرے کوئی
قرآں کو خطِ نور میں لکھا کرے کوئی

نظارۂ رُخِ شہِ والا کرے کوئی
تکمیلِ ذوقِ چشمِ تمنّا کرے کوئی

آئے، طوافِ گنبدِ خضرا کرے کوئی
سیرِ فضائے عرشِ معلّیٰ کرے کوئی

دیکھے تجلّیٔ کفِ پائے حضورؐ کو — تازہ فسانۂ یدِ بیضا کرے کوئی

ہے سہل تر یہ صورتِ معراجِ قربِ حق — توصیفِ صاحبِ شبِ اسرا کرے کوئی

اعجازِ جنبشِ لبِ جاں بخش دیکھ کر — کیوں خواہشِ دعائے مسیحا کرے کوئی

پردہ نشینِ عرش کی بے پردہ دید ہو — جب عالمِ شہود سے پردا کرے کوئی

خالق کریم شافعِ عقبیٰ ہیں مصطفےٰؐ — کیوں خوفِ محشر و غمِ فردا کرے کوئی

محشر میں تیری شانِ کریمی سے ہے بعید — یارب! گناہگار کو رسوا کرے کوئی

گر دیکھنا ہے صاحبِ واللیل کا جمال — روشن چراغِ طورِ تجلّی کرے کوئی

اب تک یہ آرزوئے جبینِ نیاز ہے — بابِ حریمِ ناز پہ سجدا کرے کوئی

شامِ لحد میں جلوہ نما ہو حسینِ بدر — اس چاند سے جمال کو دیکھا کرے کوئی

آئے حضور ساقیٔ کوثر سبو بکف — تجدیدِ ذوقِ بادۂ مینا کرے کوئی

سینہ نہ ہو مدینہ تو روشن نہ ہو جبیں — گو لاکھ سجدہ جانبِ کعبہ کرے کوئی

بھر لے درِ مراد سے سو بار جھولیاں — دامن دراز سوئے مدینہ کرے کوئی

تکمیلِ رہ نوردیٔ فاران کے لئے — تجدیدِ ترکِ راحتِ دنیا کرے کوئی

جاؤں ہزار بار مدینہ کو میں ضیا
مجھ کو طلب تو جانبِ طیبہ کرے کوئی

حرم سے دل میں آ، او سونے والے سبز گنبد کے — یہ گھر کعبہ بنا، او سونے والے سبز گنبد کے

خدا شاہد کہ تیری خوابگاہِ عرش رفعت پر ۔۔۔ ملک ہیں جبہ سا، او سونے والے سبز گنبد کے

سحر کی نیند کے جھونکوں میں آ خوابِ حسیں بنکر ۔۔۔ مری قسمت جگا، او سونے والے سبز گنبد کے

نگاہیں انتظارِ دید میں چلمن سے لپٹی ہیں ۔۔۔ نقابِ رُخ اُٹھا، او سونے والے سبز گنبد کے

حضوری کی تمنا، آستاں بوسی کی حسرت ہے ۔۔۔ غمِ دُوری مٹا، او سونے والے سبز گنبد کے

نہ جا دامن بچا کر میرے سر پر ڈال دے دامن ۔۔۔ مصائب سے بچا، او سونے والے سبز گنبد کے

مری ناکامیاں ذوقِ آشنائے کامیابی ہیں ۔۔۔ ہے تیرا آسرا، او سونے والے سبز گنبد کے

بنا جنت بداماں گوشۂ دامانِ سائل کو ۔۔۔ اُٹھا دستِ دعا، او سونے والے سبز گنبد کے

زیارت کا تمنائی ہوں، لیکن یہ تمنا ہے ۔۔۔ مدینہ میں بُلا، او سونے والے سبز گنبد کے

فقیروں، بینواؤں کو جہاں کی نعمتیں بانٹیں ۔۔۔ یہ بخشش مرحبا، او سونے والے سبز گنبد کے

عطا ایمانِ کامل کر، محبت آشنا دل دے ۔۔۔ مجھے اپنا بنا، او سونے والے سبز گنبد کے

مری حالت تری چشمِ خدا بیں سے نہیں پنہاں ۔۔۔ کروں میں عرض کیا، او سونے والے سبز گنبد کے

تری مسند سجائی دستِ قدرت نے شبِ اسرا ۔۔۔ سرِ عرشِ علیٰ، او سونے والے سبز گنبد کے

فغاں سن، دستگیری کر، مدینہ میں بُلا مجھ کو ۔۔۔ حبیبِ کبریا، او سونے والے سبز گنبد کے

ترے لطف و کرم پر ہے مدارِ آستاں بوسی ۔۔۔ کرم مجھ پر ذرا، او سونے والے سبز گنبد کے

تری ذاتِ گرامی کارسازِ اہلِ عالم ہے ۔۔۔ مری بگڑی بنا، او سونے والے سبز گنبد کے

خدارا جنبشِ دامانِ رحمت سے سکوں دیدے
پریشاں ہے ضیا، او سونے والے سبز گنبد کے

توقیر ہے یہ روزِ قیامت رسولؐ کی
ہے باعثِ نجات شفاعت رسولؐ کی

مسرور و شادکام ہے امّت رسولؐ کی
ہے صبحِ عید صبحِ ولادت رسولؐ کی

مشتاقِ دید کو ہو زیارت رسولؐ کی
یارب ہو کامیاب محبّت رسولؐ کی

جنّت سے بے نیاز ہے اُمّت رسولؐ کی
اُمّت کی سیرگاہ ہے جنّت رسولؐ کی

خیر البشر کے مژدہ رہے تھے ابوالبشرؑ
آئے مسیح لے کے بشارت رسولؐ کی

با ایں ہمہ تقرّبِ حق، جبرئیلؑ کو
معلوم ہو سکی نہ حقیقت رسولؐ کی

حدِّ تعیّنات سے تا حدِّ لامکاں
ہے دو جہاں میں عام نبوّت رسولؐ کی

قرآں کی سورتوں میں ہے وصفِ رُخِ حضورؐ
ہے مصحفِ جمال کہ صورت رسولؐ کی

گنجائشِ تغیّر و ترمیم ہے محال
حقّا کہ مستقل ہے شریعت رسولؐ کی

سر پر حضورؐ کے ورفعنا کا تاج ہے
ہے اوجِ عرش سرحدِ رفعت رسولؐ کی

ایمان کی تو یہ ہے کہ ایمان مل گیا
جس دل کو مل گئی ہے محبّت رسولؐ کی

مجموعۂ صفاتِ الٰہی حضورؐ ہیں!
ظلِّ جمالِ ذات ہے سیرت رسولؐ کی

رحمت کی بارشیں ہیں غلاموں پہ رات دن
احسان و بذل و جود ہے عادت رسولؐ کی

محبوب جان و تن سے زیادہ ہے دل مجھے
پاتا ہوں اپنے دل میں محبّت رسولؐ کی

صلِّ علیٰ صحیفۂ قدرت ہے سامنے
آئینۂ نگاہ ہے صورت رسولؐ کی

فردوسِ قدسیاں ہے مدینہ کا ہر چمن!
طیبہ کی سرزمین ہے جنّت رسولؐ کی

عرشِ علیٰ ہے زیرِ کفِ پائے مصطفےٰؐ
بالا حدِ خرد سے ہے رفعت رسولؐ کی

اب بھی جہاں میں پرچم اسلام ہے بلند
اے مرحبا، یہ شان، یہ شوکت رسولؐ کی

خود ہو گیا جمالِ خدا ساز پر نثار
تصویر کھینچ کر یدِ قدرت رسولؐ کی

آئینہ ہو گیا وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ سے
یعنی ہے فرضِ عین، اطاعت رسولؐ کی

بخشش کا مستحق تو نہ تھا میں ضیاؔ، مگر
کام آئی روزِ حشر شفاعت رسولؐ کی

کیا کہیے شان روضۂ گردوں نشان کی
تصویر ہے بہشتِ نظر لامکان کی

کیوں جاں نثار تجھ پہ نہ ہو دو جہان کی
کھائی ہے تیرے رب نے قسم تیری جان کی

قائم ہنوز رفعتِ باب السلام ہے
گردن جھکی ہے سوئے زمیں آسمان کی

صورت گرِ جمال ہے خود عاشقِ جمال
صورت کسے عطا ہوئی اس آن بان کی

اقبالِ جرم ہی مجھے، مجرم ہوں اے کریم!
پرسش ہی مجھ سے کیوں مرے نام و نشان کی

شفقت سے اپنے حجرۂ انور میں دی جگہ
خاطر عزیز تھی انہیں یہ مہمان کی

محشر میں آزمائشِ ایماں نہ ہو کریم
ساعت کبھی نہ آئے مرے امتحان کی

توصیفِ زُلف و رُخ کی ہیں معجز نمائیاں
خوشبو ہے بزم میں اگر و زعفران کی

تسلیم کی شکست سلاطینِ دہر نے
بیٹھی تھی دھاک یہ مدنی نوجوان کی

بارِ گناہ کیسے اُٹھاؤں میں اے کریم!
ہمت ہے پست حشر میں مجھ ناتوان کی

معراجِ قربِ صاحبِ قوسین دیکھنا
دوری خدائے پاک سے تھی دو کمان کی

لیکن تھا لطفِ دید سرِ عرش بے حجاب
تھیں چلمنیں اٹھی ہوئی سب درمیان کی

بے کیف محض طرح کا مصرع تھا اے ضیا
تلخی میں کم ہے آج حلاوت زبان کی

تجلی بن کے چھائیں تابشیں تنویرِ پنہاں کی
ہوئی صبحِ ازل جب آفرینش بزمِ امکاں کی

نہیں کھلتی حقیقت عظمتِ محبوبِ یزداں کی
ازل سے مضمحل ہیں قوتیں ادراکِ عرفاں کی

زہے شانِ جلالت تاجدارِ بزمِ خوباں کی
ہی عرشِ کبریا مسند سریر آرائے فاراں کی

ازل کی آئینہ بندی، سجاوٹ بزمِ امکاں کی
نمائش بارگاہِ حسن میں تھی حسنِ جاناں کی

نظر کیا، حدِ پروازِ نظر کیا چشمِ انساں کی
ہی اوجِ گنبدِ خضرا میں رفعت عرشِ رحماں کی

ہی صورت نور کی سورۃ، رخِ محبوبِ یزداں کی
بخطِ نور یا مرقوم ہے تفسیر قرآں کی

ہے کتنی خوشنما تمہید یہ تکمیلِ ایماں کی
ولائے مصطفیٰ ؐ معراج ہی توحیدِ یزداں کی

وہاں سے ابتدا ہوتی ہی ان کی شوکت و شاں کی
جہاں حد ختم ہو جاتی ہی علم و فضل و عرفاں کی

زمیں ہی مطلعِ انوار، اشعارِ درخشاں کی
ضیا آئینہ بر کف ہے تجلی بدر و فاراں کی

مصحفِ رخ سی عیاں ہی جھلک ایمانوں کی
صورتیں نور کی سورۃ ہیں مسلمانوں کی

بھیڑ اے عرش نشیں! ہے ترے دیوانوں کی
وسعتیں تنگ ہیں سب حشر کے میدانوں کی

آستاں بوس ہے دنیا مرے ارمانوں کی
لامکاں تک ہو نہ کیوں حد ترے کاشانوں کی

دشتِ بطحا سے عقیدت ہے یہ دیوانوں کی
دھجیاں نذر کو لائے ہیں گریبانوں کی

ہے شہِ حسن یہ شوکت ترے دربانوں کی
گردنیں خم پئے تعظیم ہیں سلطانوں کی

حرمِ روضۂ پر نور کی رفعت کے نثار
برجیاں سامنے ہیں خلد کے ایوانوں کی

آپ کی جلوہ گہِ ناز وہاں ہے کہ جہاں
ہے رسائی نہ فرشتوں کی، نہ انسانوں کی

بشرٌ مثلکم ارشاد ہے آقا کا مرے
کیوں نہ محبوبِ خدا شکل ہو انسانوں کی

ہو گیا تکملۂ درسِ نظامِ توحید
تم ہدایت کے لیے آئے جب انسانوں کی

حد جہاں ختم گنہوں کی مرے ہوتی ہے
حد ہے آغاز وہاں سے ترے احسانوں کی

شافعِ حشر مدد کو سرِ میزاں آنا
جانچ جب ہو مرے اعمال کے میزانوں کی

تر نہ ہو اشکِ ندامت سے کہیں دامنِ حشر
شرم سے آنکھیں ہیں خونبار پشیمانوں کی

عام ہے رحمتِ عالم کی جہاں پر رحمت
منزلت مثلِ یگانوں کے ہے بیگانوں کی

اپنے حجرہ میں رکھا، آپ نجاست دھوئی
اللہ اللہ یہ مدارات تھی مہمانوں کی

ہے مدینہ میں جو وہ کعبۂ مقصودِ حیات
قبلہ رُو نزع میں آنکھیں ہیں مسلمانوں کی

یاد کرتے ہیں مصیبت میں انہیں ان کے غلام
مشکلیں کرتے ہیں آساں وہ پریشانوں کی

رحم اے رحمتِ عالم! کہ ہو انجام بخیر
غفلتیں رُو بہ ترقی ہیں مسلمانوں کی

رحمتِ حق پہ ہے فرقِ حق و باطل موقوف
آزمائش ہے رہِ عشق میں ایمانوں کی

بدلیاں کعبہ سے رحمت کی اُٹھی ہیں ساقی
آج بارش ہو چھلکتے ہوئے پیمانوں کی

مست ہیں بادۂ تسنیم سے رندانِ جناں خلد میں بہتی ہیں نہریں ترے میخانوں کی
جاں بحق باب نبیؐ پر ہو ضیا مثلِ اسیر
یوں ہو تکمیلِ الٰہی، مرے ارمانوں کی

حسیں صورت ہے تیری یا کوئی سورۃ ہے قرآں کی
تری جاں کی قسم، رب نے قسم کھائی تری جاں کی

عرب کے چاند تیری تابشوں سے دشتِ یثرب میں
ہے برقِ طور کی ضو، چاندنی ہے ماہِ کنعاں کی

مدینہ میں ہوں، دامانِ نظر جنت بداماں ہے
زیارت کر رہا ہوں روضۂ سلطانِ خوباں کی

تم اے نورِ خدا! انساں کی صورت ہوئے پیدا
تمہارے دم سے عزت ہے ابد آثار انساں کی

جہاں روح الامینؑ لینے کو آئے درسِ روحانی
حریمِ ناز تھی وہ اُمّیِ مصحف بداماں کی

خلیلؑ و نوحؑ و آدمؑ حشر میں تکتے ہیں منہ اُنؐ کا
نظر ان کی طرف ہے شیثؑ و داؤدؑ و سلیماںؑ کی

خیالِ زلفِ سلطانِ شبِ اسریٰ میں نیند آئے
الٰہی خواب خود تعبیر ہو خوابِ پریشاں کی

اُٹھائے رُخ سے آنچل ساقیٔ کوثر بجام آئے
لبِ نہر لبن تقدیر چمکی بزمِ رنداں کی

تصدّق ساقیٔ بزمِ نجف کی مست آنکھوں کے
مجھے سرمستیاں بخشی گئیں صہبائے فاراں کی

حرم، اقصیٰ، دنیٰ، قوسین صرفِ سازوساماں ہیں
ہے دعوت عرشِ اعظم پر شبِ اسریٰ کے مہماں کی

گنہگاروں میں روزِ حشر بھی یہ حشر برپا ہے
دُہائی ہے دُہائی، شافعِ جنّت بداماں کی

زمین و آسماں، کون و مکاں زیرِ حکومت ہیں
ہے شاہی بحر و بر میں تاجدارِ جن و انساں کی

ضیا ہے آمد و رفتِ نفس اک شغلِ رُوحانی
ہے ذکرِ جہر میں مصروف ہر جنبش رگِ جاں کی

خود مصوّر نے جو صورت ہے سنواری ساری
پیکرِ حُسن ہے تصویر تمہاری ساری

ہے ترے حُسن کی یہ آئینہ داری ساری
عرش کا نُور ہے ہر شکل میں جاری ساری

جاگ کر بخششِ اُمت کی دعائیں مانگیں
تم نے ہر رات عبادت میں گزاری ساری

نشۂ حُبِّ نبیؐ کم کبھی ہوگا، نہ ہوا،
ہے یہ وہ کیف کہ رگ رگ میں ہے جاری ساری

خطِ رُخسار ہے قرآں کی پوری تفسیر — سورۂ نور ہے تصویر تمہاری ساری
پھول تربت پہ مدینہ کے چڑھاتے ہیں ملک — ہی لحد گلشنِ جنت کی کیاری ساری
دلربا حُسنِ خداداد ہے کیا صلِّ علیٰ — بزمِ کونین فدائی ہے تمہاری ساری
ہے جہاں حشر میں لذتِ کشِ دیدارِ حضورؐ — واہ کیا چاند سی صورت ہے وہ پیاری ساری
تیرے روضہ کی فضا رشکِ بہارِ جنت — تیرے دامن کی ہوا بادِ بہاری ساری
دلِ ناکام مبارک ہو نشاطِ جاوید — سُن رہے ہیں وہ مری گریہ وزاری ساری
منحصر اُن کی شفاعت پہ ہے مجرم کی نجات — ہے گفتنی ہی یہ اعمال شماری ساری
میرے اک اشکِ ندامت کے مقابل کیا ہے — زاہدِ خشک تری سجدہ گزاری ساری
حشر میں کثرتِ عصیاں کا مجھے خوف نہیں — ہے مددگار مری رحمتِ باری ساری

حشر میں حُسنِ عمل سے ہوں تہی دست ضیا
میری دولت ہے یہی مدح نگاری ساری

نہیں فقر و غنا پر منحصر تکمیلِ ایماں کی — گلیمِ دوشِ سلماںؓ ہے مجھے مسندِ سلیماںؑ کی
مدد اے بحرِ رحمت سر سے اونچا ہو گیا پانی — ڈبو دیں میرے بیڑے کو نہ موجیں اُٹھ کے طوفاں کی
شفاعت کیلئے ہیں سب نبی روزِ جزا حاضر — ہی پھر تجدید محشر میں ازل کے عہد و پیماں کی
وہ پلّے پر ہوں پلّہ نیکیوں کا کاش جھک جائے — سرِ میزاں نہ آئے راس میزاں میرے عصیاں کی
ہوا دُھل دُھل کے کورا نامۂ اعمال محشر میں — اُڑی اشکِ ندامت سے سیاہی فردِ عصیاں کی

عذابِ حشر دامن کش ہے خواہاں رحمتِ حق بھی
غرض روزِ جزا ہر جا ہے پرسش اہلِ عصیاں کی

مدد کو آ صراطِ حشر پر اے شافعِ محشر
قدم لغزش میں ہیں سر پر ہے گٹھری بارِ عصیاں کی

چراغِ طور ہے بزمِ حسینِ بدر میں روشن
شبستانِ حرم میں چاندنی ہے ماہِ کنعاں کی

وہ خود فرمائیں گے مشکل کشائی کیوں پریشاں ہو
ضیاؔ ہے سب خبر ان کو مرے حالِ پریشاں کی

تواضع کوثر و تسنیم سے ہے اہلِ عصیاں کی
ہے یہ شانِ کرم اس مجمع البحرینِ احساں کی

فرشتے دیکھ کر منہ سورۂ رحمٰن پڑھتے ہیں
سراپا رحمتِ حق شکل ہے محبوبِ رحماں کی

چراغِ طور، کوہِ نور کا ہر سنگریزہ ہے
تجلّی ہے شبِ معراج رخشاں نورِ یزداں کی

حسینِ بدر کے سلمانؓ و بوذرؓ چاند تارے ہیں
ہے ان ذرّوں میں تابش گوہرِ تاجِ سلیماں کی

ازل میں جب کلیم اللہؑ نے ان کا پڑھا کلمہ
بنی جزوِ کلام اللہ سورت آلِ عمراں کی

دعائیں نوحؑ کی طوفاں در آغوشِ اجابت تھیں
جہاں پر چھائی تھیں طغیانیاں سیلابِ باراں کی

سفینہ تا کنارِ عافیت پہنچا غلاموں کا
بڑھی خود ناخدائی کے لئے ہر موج طوفاں کی

ہے دل پر ہاتھ آیاتِ شفا دم کرتے جاتے ہیں
عیادت کو مسیحا آئے ہیں بیمارِ ہجراں کی

تہِ میزابِ رحمت جاں بلب بیمار حاضر ہیں
رواں ہیں خضر کے چھاگل سے دھاریں آبِ حیواں کی

نہ حجِ کعبہ ممکن ہے، نہ طیبہ کا سفر لیکن
ارے توبہ تہی دستی گدائے تنگ داماں کی

نثارِ سنبلستانِ مدینہ جان و دل کر دے
ضیاؔ تقلید کر چل کر اسیرِ پا بجولاں کی

آئینہ ازل ہی سے طلعت تھی محمدؐ کی — قدرت کے صحیفوں میں صورت تھی محمدؐ کی

آدمؑ سے مسیحا تک سب اُن کے مبشّر تھے — ہر دور میں، ہر لب پر شہرت تھی محمدؐ کی

بستر تھا چٹائی کا، کاندھے پہ تھا اک کمبل — جو کچھ تھی یہ دنیا میں دولت تھی محمدؐ کی

بدلہ میں گناہوں کے کیوں خلد نہ ہاتھ آئے — عاصی تھے محمدؐ کے، جنّت تھی محمدؐ کی

خود آئے وہ بے پردہ سینہ میں مدینہ سے — بیتاب اُمنگوں میں حسرت تھی محمدؐ کی

مانگا جو غلاموں نے، اللہ سے وہ پایا — محتاجوں کی دلجوئی عادت تھی محمدؐ کی

خورشیدِ قیامت کا قابو نہ چلا مجھ پر — گھیرے ہوئے مجرم کو رحمت تھی محمدؐ کی

اس نام پہ کیوں مائل تھے اگلے نبی سارے — قرآن کی ہر سورت، صورت تھی محمدؐ کی

دل عرشِ علیٰ کیوں تھا، محبوبِ خدا کیوں تھا — سینہ میں نہاں شاید صورت تھی محمدؐ کی

کیوں بخش دیا مجھ کو مولیٰ نے یہ کیا کہیے — تھی بات فقط اتنی اُلفت تھی محمدؐ کی

وہ دن بھی عجب دن تھے، میں اور مدینہ تھا — میں تھا، مری آنکھیں تھیں تربت تھی محمدؐ کی

پابوس فرشتے تھے، اصحاب تھے شیدائی — دلکش وہ خدا شاہد صحبت تھی محمدؐ کی

بخشش نہ ضیا میری کیوں روزِ جزا ہوتی
محبوب مرے رب کو مدحت تھی محمدؐ کی

خود اپنی بزمِ ناز میں مستور ہو گئے — دل میں رہے، نظر سے مگر دور ہو گئے

چشمِ کلیمؑ تابِ تجلّی نہ لا سکی — گُل عشق کے چراغ سرِ طور ہو گئے

کانٹے چبھوئے کاوشِ دشتِ حجاز نے
چھالے جگر کے پھوٹ کے ناسور ہو گئے

ہم ہیں وہی، وہی ہے ولائے حسینؐ بدر
حالاتِ عشق و حُسن بدستور ہو گئے

سجدے کئے حرم میں تو قسمت چمک اٹھی
داغِ جبیں چراغِ سرِ طور ہو گئے

ہو، حق کا میکدہ میں عجب زور شور تھا
ہم مستِ جام بادۂ منصور ہو گئے

تھا چشمِ مست میں وہ خمارِ مئے طہور
مے نوش بے پیئے ترے مخمور ہو گئے

پہنچیں حرم، یہ بات نہیں اختیار کی
ہم مرضیٔ حضورؐ سے مجبور ہو گئے

اظہارِ لطف و جود رہا بات بات پر
جو جو کئے سوال وہ منظور ہو گئے

پائے حضورؐ میں یدِ بیضا کا نور تھا
ذرّے حرم کے شمعِ سرِ طور ہو گئے

ٹوٹے حباب کشمکشِ موجِ آب سے
شیشے ذرا سی ٹھیس سے یہ چور ہو گئے

نذرِ حضورؐ جان و جگر کر کے جائیں گے
گر باریابِ روضۂ پُر نور ہو گئے

ہم اے ضیا ثنائے رسولِؐ انام سے
گمنام ہو کے دہر میں مشہور ہو گئے

وہ کعبۂ مُراد جہاں بھر کے ہو گئے
شاہِ رسلؐ، گدا جو ترے در کے ہو گئے

قرباں خود اپنے لوحِ مقدر کے ہو گئے
قسمت سے جبہ سا جو ترے در کے ہو گئے

روشن چراغ خلد میں گھر گھر کے ہو گئے
جلوے عیاں جو روضۂ انور کے ہو گئے

مائل بہ عیش جھولیاں بھر بھر کے ہو گئے
ٹکڑے عطا جنہیں ترے لنگر کے ہو گئے

کوثر پہ چند دَور جو ساغر کے ہو گئے
میکش غلام، ساقیٔ کوثر کے ہو گئے

کیا جانے تھی شیشوں میں کیا شے کہ میگسار
قرباں جمالِ ساقیٔ کوثر کے ہو گئے

اللہ رے یہ شانِ شفاعت کہ ہم غلام
حقدارِ خلد، جرم وخطا کر کے ہو گئے

جلوے مدینہ والے کے سینہ میں جذب ہیں
سینہ، مدینہ، دونوں برابر کے ہو گئے

تھا یہ نبیؐ کے علمِ خدا داد کا کمال
ظاہر تمام راز جہاں بھر کے ہو گئے

پلّے پہ آ گئے سرِ میزاں شفیعِ حشر
پلّے ہمارے دونوں برابر کے ہو گئے

وہ آ گئے جو بزمِ تصوّر میں عرش سے
پورے خیال سب دلِ مضطر کے ہو گئے

بابِ نبیؐ سے ہٹتے ہی قسمت بدل گئی
دُرِّ خوش آب ہاتھ میں پتّھر کے ہو گئے

بالیں پہ وقتِ نزع وہ آتے ہیں جب سنا
بیمارِ شوقِ مرگ میں بستر کے ہو گئے

یادِ خدا کا ہے یہی موقع سیاہ کار
اب تو سپید بال ترے سر کے ہو گئے

چھینٹے اُڑے جو قلزمِ رحمت کے حشر میں
کورے ورق گناہ کے دفتر کے ہو گئے

یہ بھی ضیاؔ کرم ہے مرے کارساز کا
مضموں رقم جو نعتِ پیمبرؐ کے ہو گئے

جمالِ مصحفِ عارض وہ یوں دکھا کے گئے
جہاں کو مائلِ حسنِ ازل بنا کے گئے

عرب کے چاند سے دل میں جو لَو لگا کے گئے
تجلّیاتِ الٰہی سے نور پا کے گئے

کب آئیں دیکھیں سراجِ منیر کے جلوے
چراغِ طور کو موسیٰؑ کہاں بجھا کے گئے

تجلیٔ شبِ اسریٰ لئے ہوئے آئے — حضورؐ دل کو بھی عرشِ خدا بنا کے گئے

بجائے بابِ اجابت سے عرشِ رحمت تک — فرشتے لے کے تقاضے مری دعا کے گئے

ہنوز منزلِ قربِ خدا میں ہیں موجود — وہ قافلے جو ترے در کی خاک اڑا کے گئے

نسیمِ خلد کے جھونکے چلے جو طیبہ سے — بہشتِ حسن ہر اک پھول کو بنا کے گئے

درِ قبول ہے شاہا ترا درِ رحمت — مراد مانگنے والے مراد پا کے گئے

خوشا نصیب یہ تقدیر سونے والوں کی — وہ آئے خواب میں قسمت مگر جگا کے گئے

حرم کی دھن میں حرم کو حرم کے متوالے — ترانے گاتے ہوئے نعتِ مصطفےٰؐ کے گئے

اٹھے چمن سے جو میرِ نجف کے بادہ گسار — چمن کو میکدۂ معرفت بنا کے گئے

فضائے حشر نے دی عام مغفرت کی نوید — غلام آپ کے جب سامنے خدا کے گئے

ہنوز وقفِ تحیر ہے دل خدا معلوم — کہاں وہ عرشِ الٰہی سے دل میں آ کے گئے

رہے حجاب میں موسیٰؑ سے طور کے جلوے — حریمِ عرش کے پردے وہ سب اٹھا کے گئے

پئیں پلائیں ابد تک بہشت میں میخوار — مئے طہور کی وہ ندیاں بہا کے گئے

ضیا غریب مدینہ کو تک رہا ہے ہنوز
تھے جانے والے جو دربارِ مصطفےٰؐ کے گئے

کعبہ سے اٹھی رحمت کی گھٹا، شیشوں کے اڑے کاگ گئے
تا میکدۂ تسنیم و جناں، رندانِ حرم بے لاگ گئے

اسلام کا ہادی کعبہ میں جب عرشِ الٰہی سے آیا
تکبیر کی آوازیں گونجیں، توحید کے گائے راگ گئے

آیا وہ حسینِ بزمِ ازل، جب نور کے تڑکے کعبہ میں
سوتی ہوئی تقدیریں چمکیں، دنیا کے مقدر جاگ گئے

جانباز تھے کیا اللہ غنی، یہ کفر شکن غازی مدنی
میداں میں جب آئے تیغ بکف، میداں سے مقابل بھاگ گئے

مدہوش ہوئے تو ہوش آیا، تسنیم بکف خود کو پایا
ساقی کا پیالہ پیتے ہی ہم نیند کے ماتے جاگ گئے

ساقی کی نگاہوں کے قرباں، میکش کو ذرا سدھ بدھ نہ رہی
تقویٰ چھوڑا، شیشہ توڑا، کوثر پہ یہ کھیلے پھاگ گئے

معراج کی شب نوشاہِ دنیٰ، اللہ سے یوں ملنے کو چلا
محرابِ حرم سے سدرہ تک تھامے ہوئے قدسی باگ گئے

آتشکدۂ فارس کو کیا، فاروقؓ کے لشکر نے ٹھنڈا
ان خاک کے پتلوں کو دیکھو، دریا میں لگا کر آگ گئے

احساسِ صراطِ حشر ہوا، ہر گز نہ ذرا بھی روزِ جزا
گاتے ہوئے اپنی دُھن میں ہم مدح و ثنا کے راگ گئے

دل میں خیالِ گنبدِ خضرا لئے ہوئے — قدسی ہیں سر پہ عرشِ معلّیٰ لئے ہوئے

روزِ حساب تیرے گنہگار اے کریم! — آئے ہیں مغفرت کی تمنّا لئے ہوئے

ذوقِ فنا میں ہے ابدی زندگی کا لُطف — بیمار کو ہیں ساتھ مسیحا لئے ہوئے

جلوے ہیں طور کے شبِ اسرا چراغِ راہ — موسیٰ ہیں مشعلِ یدِ بیضا لئے ہوئے

طیبہ کو جا رہے ہیں زخود رفتگانِ عشق — دشتِ جنوں میں دامنِ صحرا لئے ہوئے

ہوں رُو بقبلہ یادِ حسینِ حجاز میں — بیٹھا ہوں حُسن و عشق کی دنیا لئے ہوئے

لب تشنگانِ عشق مبارک کہ وقتِ مرگ — آبِ بقا ہیں خضر و مسیحا لئے ہوئے

آئے جناں میں ساقیٔ کوثر کی بزم سے — میکش بغل میں شیشۂ صہبا لئے ہوئے

خوفِ گناہ کیا، خطرِ پُل صراط کیا — وہ ہاتھ میں ہیں ہاتھ ہمارا لئے ہوئے

قدسی لحد میں بہرِ سکونِ شہیدِ ناز — آئے شبیہہ خسروِ بطحا لئے ہوئے

ہر اشک آبگینۂ بحرِ نجات ہے — کوزے میں ہر حباب ہے دریا لئے ہوئے

کہتے ہیں دیکھ کر مجھے خوبانِ بزمِ حشر — آیا ہے یہ کہاں دلِ رسوا لئے ہوئے

روشن ہے داغِ عشقِ نبیؐ سے شبِ مزار — آیا ہوں میں یہ شمعِ تجلّیٰ لئے ہوئے

یہ اس لئے کہ حشر میں رسوا نہ ہو غلام — فردِ عمل ہیں خود شہِؐ والا لئے ہوئے

آ اے خیالِ آئینۂ دل میں ہو مکیں — تصویرِ روضۂ شہِؐ والا لئے ہوئے

منگتا نہال ایک ہی چٹکی میں ہو گئے — کیا جانئے وہ ہاتھ میں تھے کیا لئے ہوئے

سینہ میں آپ آئیے، مدینہ میں یا بلائیں — کب سے ہیں دل میں ہم یہ تمنّا لئے ہوئے

آنے لگے ہیں موت کے جھونکے مریض کو — آ اے نسیمِ خاکِ مدینہ لئے ہوئے

فارغ ہے فکرِ پرسشِ عصیاں سے وہ حضورؐ — دامن جو ہاتھ میں ہے تمہارا لئے ہوئے

ممکن تبادلہ ہو جو فردِ گناہ سے — رضواں جناں کا آئے نوشتہ لئے ہوئے

زیرِ لوائے حمد خدائی ہے روزِ حشر — سرکارؐ مغفرت کا ہیں جھنڈا لئے ہوئے

دنیا سے چل کے بزمِ عدم تک ضیاؔ حضورؐ
آیا ہے نذر کو یہ قصیدہ لئے ہوئے

سوئے طیبہ بُلا خدا کے لئے — سُن مری التجا خدا کے لئے

نور دے نورِ چشمِ بینا کو — جلوۂ رُخ دکھا خدا کے لئے

مدنی چاندا، آ، مدینہ سے — دل کو کعبہ بنا خدا کے لئے

شیشۂ و جام توڑ دے ساقی — اب تو کوثر پلا خدا کے لئے

شائقِ دید ہیں خدا والے — رُخ سے آنچل اُٹھا خدا کے لئے

میری قسمت بگڑ گئی بن کر — میری بگڑی بنا خدا کے لئے

ناؤ منجدھار میں ہے اُمت کی — ناخدا بن کے آ، خدا کے لئے

مدعا بن مجھے عطا فرما — دلِ بے مدعا خدا کے لئے

تا حرم کوششِ رسائی کر — نالۂ نارسا خدا کے لئے

جوشِ ایماں محبتِ اسلام — دے شہؐ دوسرا خدا کے لئے

سہل کر سہل مشکلیں میری میرے مشکل کشا خدا کے لئے

ہے ضیا طاعت و عبادت فرض

یا محمدؐ کے، یا خدا کے لئے

رکھ شاہدِ جمالِ ازل عمر بھر ب مجھے دے چشمِ حق نگر، مدنی تاجور مجھے

ہے اعترافِ معنیٔ زاغ البصر ب مجھے انوارِ حسنِ ذات دکھا چشمِ تر ب مجھے

جلوے حریمِ عرش کے آئیں نظر مجھے روشن ضمیر اے مدنی چاند کر مجھے

تاروں کی چھاؤں آئے مدینہ نظر مجھے شامِ حرم دکھا وہ مبارک سحر مجھے

طعنے ملک نہ دیں مرے اعمال پر مجھے ہے نازشِ غلامیٔ خیر البشر مجھے

حاشا نہیں ہے پرسشِ عصیاں کا ڈر مجھے ہے ناز رحمتِ شہِ لولاک پر مجھے

دے صبحِ حشر جلد نویدِ سحر مجھے گزری ہے زیرِ خاکِ لحد رات بھر مجھے

رہنے دے سر بسجدہ یہیں عمر بھر مجھے کعبہ ہے عرش والے ترا سنگِ در مجھے

روزِ حساب کا ہو ضیا کیا خطر مجھے

صد شکر ہے محبتِ خیر البشر مجھے

آئیں وہ کاش نور کے تڑکے نظر مجھے پھر ہو نصیب لذتِ خوابِ سحر مجھے

یا رب پئے مشاہدۂ ذات و نورِ ذات دے قلبِ حق شناس و خدا بیں نظر مجھے

فرماتے ہیں اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ حضورؐ ہے باعثِ شرف مرا ہونا بشر مجھے
طیبہ کی موت ہو مرا استقبالِ حیات لکھ دے یہ حکم کلکِ قضا و قدر مجھے
نامِ حضورؐ کا ہو توسل جو درمیاں دے مژدۂ قبول دعا خود اثر مجھے
ذرّے حرم کے خواب میں چمکا گئے نصیب آئے فضائے عرش میں تارے نظر مجھے
مجھ کو ملی امانتِ حُسنِ ابد قرار سمجھا گیا جو روزِ ازل معتبر مجھے
معجز نما ہو جنبشِ انگشتِ مصطفےٰؐ لکھنا ہے شرحِ آیتِ شق القمر مجھے
پہنچا حضورِ عرش مکیں تک نوائے شوق کر مطمئن دُعائے اجابت اثر مجھے
جلووں کو اپنے جذب مرے آب و گل میں کر رکھ محوِ عینِ ذاتِ شہِؐ بحر و بر مجھے
دھوتا ہوں آنسوؤں سے میں تر دامنی کے داغ ہے قلزمِ نجات مری چشمِ تر مجھے
ہوتی ہے بخششوں کی نچھاور اُسی طرف وہ دیکھتے ہیں حشر میں نالاں جدھر مجھے
دن رات گردِ روضۂ شاہِ فلک وقار آئے نظر طواف میں شمس و قمر مجھے
دیوانہ جان کر نہ کہو مجھ سے دور باش سنگِ درِ نبیؐ پہ جھکانے دو سر مجھے

جی چاہتا ہے یہ کہ ضیا سر کے بل چلوں
پیش آئے گردِ یارِ نبیؐ کا سفر مجھے

حاصل ہے دیدِ کعبۂ سرِ رہ گزر مجھے کرنے دو رو بقبلۂ حرم کا سفر مجھے
دینا جوابِ خشک نہ اے چشمِ تر مجھے کہنا ہے کچھ حضورِ شہِؐ بحر و بر مجھے

رضواں مئے طہورِ جناں پیش کر مجھے
آئے جمالِ ساقیٔ کوثر نظر مجھے

ساقی جلا دیا تپشِ مہرِ حشر نے
لب تشنہ ہوں عطا مئے تسنیم کر مجھے

تھا جوشِ بے خودی یہ مدینہ کی راہ میں
میں راہبر کو بھول گیا، راہبر مجھے

ادراکِ فیضِ لامتناہی ہوا نہ ہو
حاصل ہو لاکھ وسعتِ ذوقِ نظر مجھے

جنت پہ ختم ہے مری دنیائے آرزو
دنیا، بقولِ ختمِ رسلؐ، ہے سفر مجھے

کشتی کو لے تو آئے ہیں بحرِ نجات تک
اب دیکھئے ڈبوئیں کہاں اشکِ تر مجھے

گھٹتا ہے ظلمتِ شبِ تارِ لحد میں دم
شمعِ حرم دکھا بھی چراغِ سحر مجھے

لب تشنہ تابشِ دُرِ دنداں کا ہوں میں خضرؑ
آبِ حیات ہے یہی آبِ گُہر مجھے

لکھنا ہے مدحتِ دُرِ دندانِ آنحضورؐ
رضواں وضو کو چاہیئے آبِ گُہر مجھے

تھے خارِ ہجرِ طیبہ سے زخمِ جگر ہرے
آئے یہ پھول خلد بداماں نظر مجھے

اعمالِ زشت حشر میں خیر العمل بنے
حاصل ہوئی شفاعتِ خیر البشر مجھے

سُن کر طویل فردِ گناہ کہہ دیا "معاف"
رحمت نے یہ جواب دیا مختصر مجھے

میں دم زدن میں پار ہوا پل صراط سے
لے کر چلے ملک پرِ جبریلؑ پر مجھے

اللہ ظلمتِ شبِ مدفن سے دے نجات
ہر ذرۂ لحد ہو چراغِ سحر مجھے

نالے زبانِ خشک کے سُن چشمِ تر کو دیکھ
یارب دکھا جمالِ شہِ بحر و بر مجھے

ہوں مثلِ اہلِ صفہ گدائے درِ حضورؐ
کہتے ہیں سچ جو کہتے ہیں دریوزہ گر مجھے

سدرہ کے پھول ان میں ہیں، طوبیٰ کی پتیاں
ہیں نخلِ طور، دشتِ حرم کے شجر مجھے

واعظ عذابِ حشر کی سب دے دھمکیاں درست
مولیٰ نے میرے بخش دیا اور اگر مجھے

ہو پستیوں سے لے علمِ دین، حق بلند
کرنا نظامِ کفر ہے زیر و زبر مجھے

ہے سطوتِ قدیم کی مسلم کو آرزو
دے عزمِ بوترابؓ و شباتِ عمرؓ مجھے

خالق کے بندہ، خلق کے بندہ نواز ہیں
ہے یاد وصفِ ختمِ رسل مختصر مجھے

ہے جس مقام پر وہ حسینِ مقامِ حمد
لے چل ہوائے شوق بعجلت ادھر مجھے

کعبہ میں، قبر و حشر میں، عرش و بہشت میں
آیا نظر وہ نورِ مبیں، جلوہ گر مجھے

مثلِ اسیر طالبِ اکرام ہے ضیا
سوئے حرم بلا، مدنی تاجور مجھے

اللہ اللہ یہ کیا کس نے سرافراز مجھے
عرش تک لے کے گئی ہمتِ پرواز مجھے

ہوں گدائے حرمِ ناز، ہے یہ ناز مجھے
عرش سے آتی ہے لبیک کی آواز مجھے

مرحمت ہو نگہِ پردہ بر انداز مجھے
مدنی چاند دکھا حسنِ خدا ساز مجھے

دیکھے مستا درِ رحمت ہو رسائی کب تک
کب وہ فرمائیں خدا جانے سرافراز مجھے

کون تھا صبحِ ازل نغمہ کشِ سازِ نجات
کس نے تا حشر رکھا گوش بر آواز مجھے

نہ سہی پاس مرے دولتِ تقویٰ نہ سہی
ہوں خطاکار، ہے رحمت پہ تری ناز مجھے

میں ہمیشہ ہی رہا مستِ مئے جامِ طہور
جب ملا میکدۂ خلد، ملا باز مجھے

مغفرت کا مری ہوگا سرِ محشر اعلان
آئے جنبش میں نظر وہ لبِ اعجاز مجھے

بابِ رحمت پہ ہی سر، عرشِ بریں پر ہو دماغ — ایک سجدہ نے کیا کتنا سرافراز مجھے

دسترس ہے مری تا سلطنتِ کون و مکاں — ہوں مدینہ کا بھکاری، ہے یہ اعزاز مجھے

بدر والوں کا ہو پھر جوشِ عطا مسلم کو — پھر دکھا اے مہِ بطحا وہی اعجاز مجھے

حُسن میں فرد سبھی شیثؑ و خلیلؑ و یوسفؑ — بزمِ خوباں میں نظر آئے وہ ممتاز مجھے

مجمعِ حشر میں ابرار بھی اخیار بھی ہیں — کر دینا مرے مولا نظر انداز مجھے

ہوں ضیا ذرۂ خاکِ درِ سلطانِ حجاز
اپنی ہستی کا یہ معلوم ہوا راز مجھے

ہند سے طیبہ کو چلنے دو مجھے — دامِ ہجراں سے نکلنے دو مجھے

کر رہا ہوں سیرِ گلزارِ جناں — باغِ طیبہ میں ٹہلنے دو مجھے

جا کے طیبہ میں کہا تقدیر نے — اب ذرا پہلو بدلنے دو مجھے

حلقۂ زلفِ نبیؐ کا ہوں اسیر — قیدِ ہستی سے نکلنے دو مجھے

ہے عبث فکرِ دوائے دردِ دل — اُن کے قدموں پہ مچلنے دو مجھے

شمعِ فانوسِ حرم کے ہجر میں — صورتِ پروانہ جلنے دو مجھے

اے فرشتو! سامنے ہے پُل صراط — آج کوئی چال چلنے دو مجھے

کہہ رہا ہے جوشِ طوفانِ سرشک — دردِ فرقت میں اُبلنے دو مجھے

دور ہو آئینۂ دل کا غبار — اُن کے در کی خاک ملنے دو مجھے

رُوسیاہی کا نہ پردہ فاش ہو — منہ پہ خاکِ حشر ملنے دو مجھے
لے تو آئے ہو مقامِ حمد تک — قدسیو! ٹھہرو سنبھلنے دو مجھے
چل دیئے دامن چُھڑا کر دل سے وہ — اب کفِ افسوس ملنے دو مجھے

سایہ میں گلزارِ طیبہ کے ضیا
پھولنے دو اور پھلنے دو مجھے

ماسوا سے بھی سِوا مِل جائے — تم ملو جس کو، خدا مِل جائے
کیا بتاؤں مجھے کیا مِل جائے — تم جو مل جاؤ، خدا مِل جائے
وہ خدا کا ہو، خدا ہو اس کا — جس کو محبوبِ خدا مِل جائے
تم مدینہ میں بُلا لو جو مجھے — منزلِ قُربِ خدا مِل جائے
جس کو روضہ کی حضوری ہو نصیب — اس کو جنت بہ خدا مِل جائے
ہو اگر آپ کا دامن سر پر — سایۂ عرشِ خدا مل جائے
ہے مری ناؤ بھنور میں، اے کاش! — ناخدا بہرِ خدا مل جائے
ہاتھ آئے دو جہاں کی دولت — ہاتھ گر اُن سے ذرا مل جائے
ہوں دو عالم مری قسمت پہ نثار — گر رسولِ دوسرا مِل جائے
کاش سجدوں کو ہو معراج نصیب — ان کا نقشِ کفِ پا مِل جائے
جاں یہ ہو جائے جو نذرِ جاناں — زیست کا مجھکو مزا مل جائے

ہو فنا، مجھ کو بقائے جاوید آب شمشیر فنا مل جائے
اس لئے حشر میں حاضر ہوں کریم مجھ کو عصیاں کی سزا مل جائے
روزِ محشر مجھے اللہ کرے شافعِ روزِ جزا مل جائے
تا حرم کاش رسا ہوں نالے تیرے دربار میں جا مل جائے
جیتے جی اے مرے اللہ رب مجھے شہِ لولاک لما مل جائے
ہو ضیا حاضر دربار حضورؐ
نعت کا بس یہ صلا مل جائے

غلامانِ نبیؐ جب حشر کی انجمن سے نکلیں گے ملک بہرِ سلامی خلد کے گلشن سے نکلیں گے
رہے گی دستبردِ خارِ طیبہ عمر بھر تازہ بنیں گے رشتۂ جاں تار جو دامن سے نکلیں گے
ترحم یا نبیؐ اللہ ترحم کی صدا سُن کر ہجوم حشر میں وہ نور کی چلمن سے نکلیں گے
ملے گا صبحِ محشر خوں بہا یہ سرفروشی کا شہیدانِ وفا جنت بکف مدفن سے نکلیں گے
تلاشِ جلوۂ فاراں میں ذرے دشتِ سینا کے چراغ طور لے کر وادیٔ ایمن سے نکلیں گے
نچھاور رحمتوں کی عرش سے ہوگی سرِ محشر غلامانِ شہِ لولاک جب مدفن سے نکلیں گے
شبِ تارِ لحد پر روزِ روشن کا گماں ہوگا وہ جلوے زیرِ مدفن عارضِ روشن سے نکلیں گے
بدل دیگی مدینہ کی ہوا پھر عیش سے غم کو بجائے نالہ پھر نغمے لبِ شیون سے نکلیں گے
کریں گے حشر میں جب تبصرہ اعمال پر قدسی
ضیا گلہائے نعتِ مصطفےٰؐ دامن سے نکلیں گے

اُٹھا کر جب وہ آنچل عارضِ روشن سے نکلیں گے
صحیفے لے کے قدسی نور کی چلمن سے نکلیں گے

ہجومِ حشر میں عشاق جب مدفن سے نکلیں گے
شفاعت کو شہِ عرش آستاں چلمن سے نکلیں گے

فدا ہونے تو دو طورِ نظر جلوے مدینہ کے
کلیم آئینہ برکف وادیٔ ایمن سے نکلیں گے

جنوں آوارگانِ حشر کی تسکینِ خاطر کو
فرشتے گل بداماں خلد کے گلشن سے نکلیں گے

مدینہ کے مقابل لاکھ رضواں کچھ سہی جنت
قدم باہر نہ دیوانوں کے اس گلشن سے نکلیں گے

شبِ اسریٰ اُٹھا کر وہ حریمِ عرش کے پردے
قبائے نور پہنے، نور کی چلمن سے نکلیں گے

مری تردامنی سے سرد ہو گی آتشِ دوزخ
مئے کوثر کے چھینٹے جنبشِ دامن سے نکلیں گے

سرِ محشر یہ جوشِ قربِ محبوبِ خدا ہو گا
پرے عشاق کے لپٹے ہوئے دامن سے نکلیں گے

جھٹک دیں طرفِ دامانِ طلب سائل اگر ان سے
خزانے دولتِ کونین کے دامن سے نکلیں گے

مری جامہ دری کی ہر خبر سرکار کو ہو گی
بنیں گے تارِ برقی تار جو دامن سے نکلیں گے

فروغِ اُمتِ خیر البشر محشر میں کیا کہئے
فرشتے منہ چھپا کر گوشۂ دامن سے نکلیں گے

مدینہ ہے خزینہ مجمع البحرین رحمت ہے
دو آبے نورِ وحدت کے اسی مخزن سے نکلیں گے

تصدق مغفرت ہو گی گنہگارانِ محشر پر
دعا کو جب وہ دستِ ناز پیراہن سے نکلیں گے

جنوں میں ہیں گریباں گیر کانٹے دشتِ بطحٰی کے
ہیں یہ پھولوں کے گجرے کیوں مری گردن سے نکلیں گے

غمِ قیدِ وطن کب تک، بلا لے گیسوؤں والے
نکل کر گھر سے دیوانے بڑی الجھن سے نکلیں گے

شفیعِ حشر کے بل پر رہیگا ناز یہ ہم کو
نہ بل چتون سے نکلے ہیں، نہ بل چتون سے نکلیں گے

غرورِ نفسِ سرکش عرصۂ محشر میں ٹوٹے گا
بوقتِ پرسشِ اعمال بل چتون سے نکلیں گے

حیاتِ عشق ارمانِ جمالِ روح پرور ہیں
یہ ارماں روح کو ہمراہ لے کر تن سے نکلیں گے

فلک گر آستاں بوسِ شہِ لولاک ہونے دے
نہاں دل میں جو ارماں ہیں بڑے جوبن سے نکلیں گے

صدائے دردِ دل ہونگے، صدائے مغفرت ہونگے
درِ رحمت پہ جو نالے لبِ شیون سے نکلیں گے

حرم تک آئے دیوانے تو شوقِ پائے بوسی میں
بگولے صف بہ صف ہر دشت سے ہر بن سے نکلیں گے

کبھی تو ہوگی نصرت حق کو باطل کے مقابل میں
کبھی تو ہم بھی یارب نرغۂ دشمن سے نکلیں گے

وطن سے سوئے طیبہ جب رواں ہوگا یہ شیدائی
ثنا خوانوں کے جمگھٹ کوچہ و برزن سے نکلیں گے

وہ دن اپنے لئے نوروزِ عیدِ آرزو ہوگا
ضیا سوئے حرم جس روز ہم مسکن سے نکلیں گے

طول کھینچا نہ گنہگار کے افسانہ نے
کہہ دیا حشر میں کیا جانئے دیوانہ نے

کیں نئی گردشیں ساقی ترے پیمانہ نے
رُخ مدینہ کا کیا جھوم کے مستانہ نے

ہوسِ بادہ ہوا اب کیا لبِ تسنیم مجھے
کھینچ لی رُوح مئے خلد کے پیمانہ نے

لے چلی سوئے جناں مستی صہبائے حجاز
راستے کھول دئیے خلد کے میخانہ نے

چاندنی شب میں یہ تھا جوشِ جنونِ بطحیٰ
کھینچ لی چادرِ مہتاب بھی دیوانہ نے

ہم سے تھی پرسشِ اعمال پشیمان تھے ہم
لاج رکھ لی سرِ محشر ترے آجانے نے

بابِ رحمت سے علیٰ قدرِ مراتب پایا
جب جو مانگا کسی اپنے کسی بیگانہ نے

قدمِ شافعِ عالم پہ مچل کر سرِ حشر
لے لیا اذنِ جناں خیر سے دیوانہ نے

مائلِ اشکِ ندامت ہوئی شانِ رحمت
حشر میں بات بنا لی مرے شرمانے نے

چھا گئی برقِ سرِ طور پہ موسیٰؑ کی نظر
لے لیا شمع کو آغوش میں پروانے نے

کر دیا مجھ کو ضیا اہلِ جہاں میں مشہور
تابشِ نعت سے تقدیر چمک جانے نے

تصویرِ حرم دل میں جو پائی نہیں جاتی
جنّت کی طرف آنکھ اُٹھائی نہیں جاتی

وہ شان جو اللہ کو محبوب ہے تیری
ہر دیکھنے والے کو دکھائی نہیں جاتی

ہیں سامنے آنکھوں کے مدینہ کی فضائیں
فردوسِ نظر خلد بنائی نہیں جاتی

اس درجہ گنہگار خطاؤں سے ہیں نادم
محشر میں نظر بھی تو اُٹھائی نہیں جاتی

یہ حشر ہے، سرکار یہاں کس سے ہے پردہ
کیوں رُخ سے نقاب آج اُٹھائی نہیں جاتی

تم سرورِ کل ختمِ رسل نورِ خدا ہو
یہ شان کسی اور میں پائی نہیں جاتی

دل میں تپشِ عشقِ حرم شعلہ فشاں ہے
یہ آگ دبانے سے دبائی نہیں جاتی

فریاد بلب شائقِ نظارہ ہیں لیکن
چلمن درِ رحمت سے اُٹھائی نہیں جاتی

اب کیا کہوں سرکار کہ ہے کیا مری حالت
مجھ سے تو یہ رُوداد سُنائی نہیں جاتی

کعبہ ترا نقشِ کفِ پا جس کے لئے ہے
گردن وہ کہیں اور جُھکائی نہیں جاتی

کیوں پُرسشِ عصیاں پہ نہ خاموش ہو مجرم
کچھ بات سرِ حشر بنائی نہیں جاتی

تا روضۂ پرنور گئی آہ کے ہمراہ
وہ بات جو لب پر کبھی لائی نہیں جاتی

بے چین مدینہ کی جدائی میں ضیا ہوں
ہے دل کی جو حالت وہ چھپائی نہیں جاتی

حسینِ بدر کی تنویر اگر پائی نہیں جاتی
جہانِ حسن کی تقدیر چمکائی نہیں جاتی

طہورِ خلد اگر شیشوں سے چھلکائی نہیں جاتی
جناں تک کیوں صدا رندوں کی پہنچائی نہیں جاتی

ہیں بچشمِ بادہ کش میں خلد کے وہ پھول بھی کانٹے
مئے تسنیم جن پھولوں سے ٹپکائی نہیں جاتی

تھے اوجِ گنبدِ خضرا میں جلوے خلد کے شاید
ابھی تک حیرتِ چشم تماشائی نہیں جاتی

قدم رحمت نے عشاقِ نبیؐ کے حشر میں چومے
اگر سچی محبت ہو تو ٹھکرائی نہیں جاتی

ازل کی صبح دیکھی، ظلمتِ شامِ ابد دیکھی
عرب کے چاند تیری جلوہ آرائی نہیں جاتی

شہیدانِ محبت مضطرب رہتے ہیں مدفن میں
تری تصویر جب تک سامنے لائی نہیں جاتی

طلب مجھ کو مدینہ میں شہ دیں کیوں نہیں کرتے
حرم تک کیوں مری فریاد پہنچائی نہیں جاتی

حسینِ کعبہ مصر و طور ہیں گو حسن کی جنت
مگر یہ شانِ محبوبی کہیں پائی نہیں جاتی

زمین و آسماں بن جائیں گو لاکھ آئینہ خانہ
ہے تو بے مثل تیری شانِ یکتائی نہیں جاتی

ضیا بابِ حرم پر لاکھ بہلاتا ہوں میں دل کو
نہیں جاتی مگر یہ ناشکیبائی نہیں جاتی

مدینہ کا سفر ہوتا حرم کی سر زمیں ہوتی
مری یہ آرزو پوری الٰہ العالمیں ہوتی

فضائے بزمِ امکاں رشکِ خلدِ بریں ہوتی
نچھاور رحمتوں کی آسماں سے تا زمیں ہوتی

بقدرِ ذوق پوری حسرتِ قلبِ حزیں ہوتی
اگر دل میں شبیہِ روضۂ سلطانِ دیں ہوتی

ثنائے مصحفِ روئے نبی ﷺ گر ہم نشیں ہوتی
لبِ جبریلؑ پر تفسیرِ قرآنِ مبیں ہوتی

مقدر سے اگر پابوسِ ختم المرسلیں ہوتی
مری لوحِ جبیں پیشانیٔ روح الامیں ہوتی

سرِ تسلیم کو معراج حاصل بالیقیں ہوتی
ترے نقشِ قدم پر صرف سجدہ گر جبیں ہوتی

جو تو آئینہ بر کف اے نگاہِ دوربیں ہوتی
فضائے روضہ سے عرش آستاں دل کی قریں ہوتی

حقیقت نور مری پنہاں اگر مجھ سے نہیں ہوتی
مری صورت نہ ہوتی صورتِ حسن آفریں ہوتی

ترے قرباں! تری جلوہ نمائی بھی وہیں ہوتی
جہاں حدِ نظر ہوتی جہاں حدِ یقیں ہوتی

نظر میں جذبِ یارب تابشِ عرشِ بریں ہوتی
نظر صرفِ جمالِ رحمۃ للعالمیں ہوتی

اگر ذوق آشنائے جلوۂ سلطانِ دیں ہوتی
ضیا نورِ دل و جاں ہر نگاہِ واپسیں ہوتی

مری ہستی جہانِ حسن میں کتنی حسیں ہوتی
جو دل میں صورتِ محبوبِ ربّ العلمیں ہوتی

لپٹ کر جالیوں سے روضۂ انور کی جب آتی
فروغِ نورِ ایماں ہر نگاہِ واپسیں ہوتی

برستے پھول چشمِ خوں فشاں سے یادِ طیبہ میں
قبائے گل مجھے معلوم میری آستیں ہوتی

میں خوفِ حشر سے روتا، وہ ہنستے میرے رونے پر
برستے آنسوؤں پہ بارشِ دُرِّ ثمیں ہوتی

بکھر جاتے اگر گیسو ترے بردِ یمانی پر
کہیں جلوے برستے نور کی بارش کہیں ہوتی

چمک جاتی ترے انوار سے اے چاند پیشانی
ترے قدموں پہ خم ہوتی جبیں جو مہ جبیں ہوتی

نوازا کیوں نہیں جاتا مجھے اذنِ زیارت سے
مری جانب نگاہِ بندہ پرور کیوں نہیں ہوتی

جو ہم کعبہ سے آجاتے خیالوں میں نگاہوں میں
مرا دل لامکاں، میری نظر جنت مکیں ہوتی

مدینہ کی زمیں کو دیکھ کر قدسی یہ کہتے ہیں
اگر جنت کہیں زیرِ فلک ہوتی، یہیں ہوتی

شبِ غم خواب راحت بن کے گر آنکھوں میں آجاتے
ہم آغوشِ مسرت خاطرِ اندوہگیں ہوتی

ضیا حور و ملک جنت سمجھ کر قبر پر آتے
پسِ مدفن میسر گر مدینہ کی زمیں ہوتی

مدینہ پر تصدق جانِ محزوں قبلہ رو ہوتی
نثارِ بابِ رحمت گر نگاہِ آرزو ہوتی

شبِ فرقت زباں پر مدح زلفِ مشکبو ہوتی
ذرا سا وقت تھا کچھ مختصر سی گفتگو ہوتی

گریباں گیر یادِ مصحفِ روئے نکو ہوتی
حمائل کاش یہ ہم رشتۂ طوقِ گلو ہوتی

جنونِ عشق میں ساقی جو تیری جستجو ہوتی
ہر اک زنجیرِ بابِ میکدہ طوقِ گلو ہوتی

لبِ کوثر بھی کوثر کی نہ مجھ کو جستجو ہوتی
نگاہِ مستِ ساقی میری جانب کاش تو ہوتی

گلِ مضموں سے رنگِ صفت اللہی ٹپکتا ہے
زمینِ شعر کو کب احتیاجِ رنگ و بو ہوتی

نہ آتے حجلۂ وحدت سے تم گر جانبِ کثرت
نہ ہوتا کچھ یہ بزمِ آفرینش، بزم ہو ہوتی

فروغِ حق سے دل آئینۂ قدرت نما بنتا
مقابل گو مری تصویر اے آئینہ رو ہوتی

تڑپ کر سجدے کہتے سبّحِ اسم ربّک الاعلیٰ
ترے در پہ جو خم اپنی جبینِ آرزو ہوتی

جمالِ رُوح پرور سامنے تھا کعبہ والے کا
دمِ آخر نہ کیوں چشمِ تمنا قبلہ رو ہوتی

مرے دل پر اگر تم دل میں آکر ہاتھ رکھ دیتے
تسلّی قلب کو ہوتی طبیعت ایک سو ہوتی

مرے ساقی مری تشنہ لبی کا اقتضا یہ تھا
لبِ تسنیم خود توبہ مئے جام و سبو ہوتی

یہی آنکھیں برس کر سرد کرتیں گرمیٔ محشر
انہی آنکھوں سے گردِ معصیت کی شست شو ہوتی

پسینہ شرمِ عصیاں کا اگر مجھ کو نہ آجاتا
ادا کیونکر نمازِ صبحِ محشر باوضو ہوتی

کلام اللہ والے کی ثنا اللہ فرماتا
کلیم اللہ سے گر طور پر کچھ گفتگو ہوتی

ڈھلک کر حشر میں گر بحرِ رحمت تک نہ آجاتے
مرے اشکِ ندامت کی نہ اتنی آبرو ہوتی

زیارت گنبدِ خضرا کی ہوجاتی مقدر سے
طوافِ عرش میں مصروف چشمِ حیلہ جو ہوتی

تمنا تھی ضیا جب گل چراغِ زندگی ہوتا
بہارِ گنبدِ خضرا نظر کے رُوبرو ہوتی

فضائے گنبدِ خضرا جو فردوسِ نظر ہوگی
نظر صرفِ طوافِ روضۂ خیر البشرؐ ہوگی

زمیں بوسِ حرم خود رفتگی میں جب نظر ہوگی
جبیں سجدوں کی حسرت میں نثارِ سنگِ در ہوگی

درِ جنت سے جنت میں جو داخل پیشتر ہوگی
وہ اسلامی جماعت امتِ خیر البشرؐ ہوگی

نمایاں رحمتِ باری بہ اندازِ دگر ہوگی
ترے مجرم کی روزِ حشر رسوائی اگر ہوگی

ہے یادِ لیلۃ الاسرا تو دم بھر میں سحر ہوگی
شبِ غم میری از خود مختصر سے مختصر ہوگی

زخود مائل بہ سجدہ صبحِ محشر پر نظر ہوگی
تجلی جب مقامِ حمد سے وہ جلوہ گر ہوگی

حسینِ کُل دُنیا تیرے جلووں کی فدائی ہے
خدائی اس طرف ہوگی جدھر تیری نظر ہوگی

خدا غفار، ہیں عاصی، محمدؐ شافعِ محشر
کسی صورت سے ہوگی مغفرت میری اگر ہوگی

نوید اے بیکسی باب اجابت بابِ رحمت ہے
ہم آغوشِ اثر اب ہر دعائے بے اثر ہوگی

سرِ محشر پناہِ دو جہاں موقوف ہے تجھ پر
خدا جانے ترے دامن کی وسعت کس قدر ہوگی

دکھائی جائیگی شانِ شفاعت تیری محشر میں
تمہے ہاتھوں سے بخشش خلق کی اے تاجور ہوگی

گزرنے کو ہے گزری عمر ساری یادِ طیبہ میں
مبارک زیست ہوگی وہ جو طیبہ میں بسر ہوگی

کسی کی چشمِ رحمت ابرِ رحمت بن کے برسے گی
سرِ میدانِ محشر بارشِ آبِ گہر ہوگی

نظر آئیگا پیمانہ بکف ہر پھول جنت کا
قبائے گل طہورِ خلد کے چھینٹوں سے تر ہوگی

ازل سے انتظارِ صبحِ محشر ہے زمانہ کو
کہیں خوابِ عدم کے سونے والے کب سحر ہوگی

نکیرین آئیں گے تصویر لیکر ماہِ بطحیٰؐ کی
شبستانِ لحد میں چاندنی یہ رات بھر ہوگی

مجھے تم ایک چٹکی بھیک اپنے در سے دیدیتے
میں قرباں خاک افشانی نہ مجھ سے در بدر ہوگی

مدینہ کے سفر میں پیروی کارواں کیوں ہو
تمنائے حرم منزل بہ منزل راہبر ہوگی

لبِ اظہار کیوں مائل بہ اظہارِ تمنا ہو
میرے حالِ زبوں کی میرے آقا کو خبر ہوگی

کبھی ہم پست ہمت بھی سرافرازِ شرف ہونگے
کبھی دنیائے استبداد بھی زیر و زبر ہوگی

پہنچ کر نور کے تڑکے حرم میں جان دیدینگا
نسیمِ صبح کے جھونکوں سے گُلِ شمعِ سحر ہوگی

ضیا دل میں اُمنگیں ہیں، نظر سوئے مدینہ ہے
خدا معلوم کب تدبیرِ سامانِ سفر ہوگی

شکلِ حسینِ کعبہ جب پیشِ نگاہ ہو گئی
اہلِ نظر یہ آئینہ شانِ الٰہ ہو گئی

سب مری زندگی خراب بارِ الٰہ ہو گئی
مشغلۂ گناہ میں عمر تباہ ہو گئی

شائقِ جلوۂ جمال اب ہے مشاہدۂ جمال
پردۂ حسن بے حجاب زلفِ سیاہ ہو گئی

حشر میں چشمِ اشکبار بادہ فشاں تھی بار بار
غرق مئے طہور میں فردِ گناہ ہو گئی

نورِ رُخِ حضورؐ سے ذرّے بنے چراغِ طور
ماندِ عرب کے چاند سے تابشِ ماہ ہو گئی

پائی عذاب سے نجات، آ گئی نیند سو گیا
میرے لئے شبِ قرار جائے پناہ ہو گئی

سینہ مدینہ بن گیا، دل میں حضورؐ آ گئے
اور سوا غلام کی عزّت و جاہ ہو گئی

نذرِ تلاطمِ فنا ہو گئی عمرِ بے بقا
بحرِ عدم میں ڈوب کر ناؤ تباہ ہو گئی

مستیٔ بادۂ نجف، لے کے چلی یہ کس طرف
سامنے میگسار کے خلد کی راہ ہو گئی

سُن کے غریب کی فغاں آپ ہوئے جو مہرباں
جانِ حزیں مالِ کار خوگرِ آہ ہو گئی

تیرے حسیں جمال نے دہر کو جگمگا دیا
مجلسِ کائنات سب آئینہ گاہ ہو گئی

اپنے عمل کا خود ہی میں شاہدِ چشم دید تھا
حشر میں مغفرت مگر میری گواہ ہو گئی

لاکھ تھا میں گناہگار، لائقِ صد عذاب تھا
رحمتِ حق مگر ضیا پشت پناہ ہو گئی

مے فشاں گر نگہ ساقیٔ محفل ہو جائے
رو کشِ بزمِ نجف خم کدۂ دل ہو جائے

بادہ کش کیف مئے ناب سے غافل ہو جائے
دستِ ساقی سے کوئی جام جو حاصل ہو جائے

رنگِ تاثیر دعاؤں میں جو شامل ہو جائے — کیا عجب خلد بداماں کفِ ساحل ہو جائے

دُور عارض سے جو آنچل سرِ محفل ہو جائے — مطلعِ نورِ ازل بزم میں ہر دل ہو جائے

کاش آجائے حسینِ شبِ اسریٰ کا خیال — آج اللہ کرے عرش مرا دل ہو جائے

کھینچ لوں آنکھ میں تصویرِ مقامِ محمود — بابِ رحمت جو نگاہوں کے مقابل ہو جائے

بدر کے چاند جو تو رُخ سے ہٹا لے گیسو! — گُل سرِ شام چراغِ مہِ کامل ہو جائے

خضر احساں نہ کریں راہِ حرم میں مجھ پر — اُن کا نقشِ کفِ پا رہبرِ منزل ہو جائے

نہ سہی جاہ و مناصب مگر اے میرِ حجاز — دولتِ عشق گدا کو ترے حاصل ہو جائے

ڈوبنے والے کو ہاتھ آئے جو دامن تیرا — موجِ سیلابِ فنا دامنِ ساحل ہو جائے

عرش کا نور مدینہ کی فضائیں لائیں — بیتِ معمور سرِ حشر مرا دل ہو جائے

لے کے چل سوئے حرم شوقِ حضوریٔ حجاز — دل سے زائل اثرِ دوریٔ منزل ہو جائے

ہے ضیا کب سے مصائب میں گرفتار حضورؐ
تم جو چاہو ابھی آساں مری مشکل ہو جائے

اس درجہ حسیں صورت وہ گیسوؤں والا ہے — خود شائقِ نظارہ اللہ تعالےٰ ہے

معلوم یہ ہوتا ہے اس جلوہ فشانی سے — رُخ پر ترے زلفیں ہیں یا چاند پہ ہالا ہے

جنّت ہی نہیں تاباں دنیا ہی نہیں روشن — اُس چاند سے مکھڑے کا تا عرش اُجالا ہے

مسلم ہی فقط مسلم اصحابِ اخوت سب — محفل میں کوئی انکی ادنیٰ ہے نہ اعلیٰ ہے

بااین ہمہ یکتائی مکی مدنی آقا — اللہ کا بندہ ہے، مخلوق سے اعلےٰ ہے

اُمت کو وہ آزردہ دیکھے گا نہ محشر میں — آغوشِ محبت میں جس نے ہمیں پالا ہے

تسنیم کے چھینٹوں سے مدہوش ہوئیں ساقی — پُر بادۂ کوثر سے مے کش کا پیالا ہے

حسنین ہیں طفلی میں، دوشِ شہِ والا ہے — کیا خوب ملا حق سے رحمت کا دوشالا ہے

تھی غوث کے ہاتھوں میں وہ شانِ یدُاللٰہی — ڈوبی ہوئی کشتی کو برسوں میں نکالا ہے

نازاں ہے شفاعت پر ہر مجرمِ ناکارہ — آئینہ سرِ محشر لطفِ ستّرؔ والا ہے

نعتِ ستّرؔ لطفی کا ہر شعر ضیا بے شک
جنّت کا ہے پروانہ بخشش کا قبالا ہے

دیارِ مدینہ قریب آگیا ہے — وہ دیکھو، وہ قصرِ حبیب آگیا ہے

ہے دل بیتِ معمور، سینہ مدینہ — تصور میں رُوئے حبیب آگیا ہے

جناں اک طرف، ایک جانب مدینہ — کہاں اے دلِ خوش نصیب آگیا ہے

مُرادوں سے دامن بھرا دیکھ لینا — درِ مصطفےٰ پر غریب آگیا ہے

مداوائے دردِ جگر جلد ہوگا — کہ بیمار پیشِ طبیب آگیا ہے

ہلالِ کمال آج کل اوج پر ہے — ترا وقت اب اے صلیب آگیا ہے

سرِ حشر دیکھا ان کی رحمت کو مجرم — ارے آج موقع عجیب آگیا ہے

قدم چومتی ہیں ہوائیں جناں کی — مسافر حرم کے قریب آگیا ہے

اجابت نے چوما ہے دستِ دعا کو — مرے لب پہ جب یا مجیب آگیا ہے

خدا سے حبیبِ خدا کا ہوں طالب — مجھے شغلِ اسمِ حبیب آگیا ہے

مری ناؤ کا ناخدا ہے محمد ﷺ — ہے کیا ڈر جو بحرِ مہیب آگیا ہے

چلے بادۂ خلد کا دور ساقی — کہ گردش میں میرا نصیب آگیا ہے

طوافِ سرِ عرش کرتی ہیں آنکھیں — حریمِ مزارِ حبیب آگیا ہے

کلامِ الٰہی میں وصف اُن کے رُخ کا
ضیا ھٰذا الشیءٌ عجیب آگیا ہے

تیرے فروغِ حسن کی شاں ہی کچھ عجیب ہے — دور حدِ نظر سے ہے دل سے مگر قریب ہے

وجد میں کائنات ہے حالِ جہاں عجیب ہے — سازِ حجاز کی صدا نغمۂ یا حبیب ہے

ہے یہ مدارِ ہست و بود، اس سے ہے رونقِ وجود — اُمتِ شاہِ دوسرا کس نے کہا غریب ہے

فتحِ مبیں نے دی نوید حق کی اسی جہان میں — خسروِ بزمِ انس و جاں مسلمِ خوش نصیب ہے

خلقِ عظیم کا ترے ذکر ہے کائنات میں — اپنے تو خیر اپنے ہیں غیر کا تو حبیب ہے

پائیں حیاتِ سرمدی آئیں مریضِ نیم جاں — ہے وہ بشارتِ مسیح، خلق کا وہ طبیب ہے

عمر تمام ہوگئی تا بہ حرم نہ جا سکا
حسرتِ دل لئے ہوئے دل میں ضیا غریب ہے

تعالیٰ اللہ کیا جاہ و وقارِ بابِ رحمت ہے — کہ صرفِ جبہ سائی عرشۂ ایوانِ جنت ہے

نظر عالم کی سوئے رحمتِ عالم ہے محشر میں — علیٰ قدرِ عمل دنیا کو ارمانِ شفاعت ہے

ہے اس کی آب سے سیراب ہر چشمہ نبوت کا — یتیمِ آمنہ رضہ دُرِ یتیم بحرِ وحدت ہے

ہو تم اک قدِ آدم آئینہ نورِ الٰہی کا — ہر آئینہ میں ضو افگن تمہارا نورِ طلعت ہے

سنوارے کس نے گیسو روزِ محشر چاند سے رُخ کے — الگ اب میرے سایہ سے مرے عصیاں کی ظلمت ہے

کھڑا ہوں رو بقبلہ ہاتھ پھیلائے ہوئے کب سے — گدا کو انتظارِ جنبشِ دامانِ رحمت ہے

بشر کی شکل میں خیر البشرؐ کی جلوہ آرائی — یہ انساں کے لئے قربِ الٰہی کی بشارت ہے

کہاں میں اور کہاں مجھ سے مرے اعمال کی پرسش — مددیا رحمۃؐ للعالمیں روزِ قیامت ہے

شبِ میلاد میں نعتِ نبیؐ لکھے ضیا شب بھر
نویدِ عیش بہم نغمۂ عیدِ ولادت ہے

حسینِ کعبہ اے صلِ علیٰ کیا خوبصورت ہے — جبیں قدرت نما، رُخ مصحفِ آیاتِ رحمت ہے

پھر اس کثرت سے رُخ پر تابشِ انوارِ وحدت ہے — مکمل مظہرِ ذاتِ خدا محبوب صورت ہے

ظہورِ حسنِ صورت گر وجودِ نورِ طلعت ہے — حسینانِ دو عالم ہیں فدا، وہ حسنِ صورت ہے

جمالِ حق نما کو کہئے کیا، دنیا کو حیرت ہے — یہ صورت صاف قرآنِ مبیں کی کوئی سورت ہے

خدا معلوم کیا اعجازِ رُخ، کیا حسنِ صورت ہے — نظر جس آئینہ پر ڈالئے تصویرِ حیرت ہے

منزہ حسن تشبیہات سے وہ نفسِ صورت ہے — یہ نقاشی حقیقت میں کمالِ دستِ قدرت ہے

بیک آوازِ کُن، کون و مکاں کی زیب و زینت ہے
ازل سے نورِ وحدت آئینہ بردارِ کثرت ہے

صدائے اضطرابِ دل ترنم سازِ وحدت ہے
ہر اک تارِ نفس مضرابِ انگشتِ شہادت ہے

فداکاری ہے شیوہ معصیت کوشی جبلت ہے
یہ سب کچھ یا الٰہی تیری رحمت کی بدولت ہے

سبیلِ مغفرت محشر میں ہر اشکِ ندامت ہے
مری تر دامنی موج آشنائے بحرِ رحمت ہے

بہشتِ بزمِ امکاں روضۂ سلطانِ اُمت ہے
نثارِ گلشنِ طیبہ بہارِ باغِ جنت ہے

مدینہ کے چمن کی وہ ابد آثار نزہت ہے
فدا ہر پھول پر جس کے بہارِ باغِ جنت ہے

بھرے مجمع میں شاہا میری رسوائی قیامت ہے
بس اتنی عرض ہے مجرم غلامِ خود بدولت ہے

نگاہِ خلد رس میں خلد کی بس یہ حقیقت ہے
قدم جس سر زمیں پر رکھ دیا تم نے وہ جنت ہے

نظر سوئے مدینہ اس لئے ساعت بساعت ہے
ضیا بھی اے عرب کے چاند مشتاقِ زیارت ہے

ظہورِ قدسی

جہاں میں دھوم ہے عشرت کدہ ہر قصرِ جنت ہے
یہاں عیدِ ولادت ہے وہاں جشنِ مسرت ہے

ہے شورِ نغمۂ تہنیت لگم ہر ساز سے پیدا
ترنم ریز تخلیقِ شہِ دیں کی بشارت ہے

ترانے عیدِ میلاد النبیؐ کے گائے جاتے ہیں
خوشی کا دور دورہ ہے وفورِ عیش و عشرت ہے

نوید آمدِ خیر البشر سے شاد ہیں انساں
ہے دورِ فصلِ گُل نغمہ سرا ہر سازِ قدرت ہے

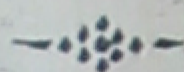
بجاتے ہیں خوشی کے شادیانے ہر طرف قدسی
سرورِ خیر مقدم میں عجب دنیا کی حالت ہے

ہی غل اہلاً وسہلاً مرحبا کا بزمِ عالم میں | جہاں آراستہ ہے آمدِ ختمِ رسالت سے
فرشتوں نے سجایا ہی جناں کو اس نزاکت سے | کہ فردوسِ نظر آرائشِ گلزارِ جنت ہے
بنے ہیں فرشِ بزمِ آفرینش عرش کے جلوے | زمینِ کعبہ اوجِ لامکاں ہی، عرشِ رفعت ہے
اُٹھی ہیں بدلیاں کثرت سے توحیدِ الٰہی کی | زمیں سے آسماں تک بارشِ انوارِ وحدت ہے
ملائک عرش سے آئے ہیں رحمت کے طبق لیکر | طلوعِ صبح سے پہلے ظہورِ شانِ رحمت ہے
ہے پرچم سربلند اسلام کا مشرق سے مغرب تک | درِ کعبہ پہ آویزاں نشانِ فتح و نصرت ہے
ملائک انبیاءؑ سب منتظر ہیں آمد آمد کے | سرِ عرشِ بریں تصویرِ محرابِ عبادت ہے
سلامی کے لئے جبریلؑ و میکائیلؑ حاضر ہیں | دوشنبہ کا مبارک نام ہی صبحِ سعادت ہے



یکایک عرش کے پردے کھنچے شورِ درود اُٹھا | مچا غل آئے اب کیا دیر اے نوشاہِ امت ہے
سلام اللہ صلی اللہ آئے سرورِ عالم | مبارک مرحبا، صبحِ طرب عیدِ ولادت ہے
وہ آئے جن کا آنا وجہِ تکوینِ دو عالم تھا | وہ آئے، رونقِ کون و مکاں جنکی بدولت ہے
وہ آئے منحصر تھی حق نمائی جن کے آنے پر | وہ آئے، ختم جن کی ذات پر شانِ رسالت ہے
وہ آئے، ہیں علمبردار جن کے انبیاءؑ سارے | وہ آئے، جن کا تبلیغی نشاں دنیا کی عزت ہے
وہ آئے جو نظامِ خلق کے ہادی ہیں رہبر ہیں | وہ آئے ملتِ اسلام کی جن سے اشاعت ہے
وہ کیا آئے جہانِ کفر میں اک زلزلہ آیا | وہ کیا آئے کہ دورِ شرک کی گردش میں قسمت ہے
وہ کیا آئے کہ باطل نے پڑھا توحید کا کلمہ | بتوں نے دی شہادت، ملتِ حق دینِ فطرت ہے

بتانِ ہند نے شق القمر کا معجزہ دیکھا ۔ تعالیٰ اللہ کیا اعجازِ انگشتِ شہادت ہے،



محمد مصطفیٰ تشریف لائے باغِ عالم میں ۔ ریاضِ آفرینش روکشِ گلزارِ جنت ہے،
شگفتہ گل ہوئے اسلام میں تازہ بہار آئی ۔ جہاں میں ہر طرف تبلیغ کے پھولوں کی نکہت ہے،
نسیم گلشنِ توحید کے چلنے لگے جھونکے ۔ ہر اسلامی چمن جنت بکف، ہر گل میں نزہت ہے،
کیا سیراب فیضِ یثرب وبطحیٰ نے عالم کو ۔ ہوا ثابت کہ زمزم قلزمِ رشد و ہدایت ہے



حسینِ بدر تیرے پرتوِ نقشِ کفِ پا سے ۔ عرب کا ذرہ ذرہ مشعلِ راہِ ہدایت ہے
خدا کے گھر سے توحید خدا سیکھی خدائی نے ۔ ترے باعث سے کعبہ مرکزِ تبلیغ وحدت ہے،
تری رحمت سے عرفانِ خدا حاصل ہوا ہم کو ۔ کرم سے تیرے مستحکم بنائے دین و ملت ہے



ترے احسان ہم اے ہادیٔ عالم بھلا بیٹھے ۔ نہیں اب یاد کچھ یہ بھی ہماری کیا حقیقت ہے
غضب کی خود فراموشی ہے، غفلت ہے قیامت کی ۔ اخوت ہے نہ ہم میں کچھ، نہ کچھ ہم میں حمیت ہے،
یہاں تک ہم ہوئے اسلام کی تعلیم سے غافل ۔ سراسر منتشر شیرازۂ تنظیم ملت ہے،
ہماری غفلتوں نے ہم کو رسوا کر دیا آقا ۔ وہ اب ہم ہیں کہ ہر میدان میں ہم کو ہزیمت ہے،



یہ سب کچھ ہے مگر سوتے ہیں ہم سب نیند کے ماتے ۔ ابھی تک وقفِ بدخوابی ہماری خوابِ غفلت ہے

مدد کو آیئے آقا، مدد فرمایئے آقا
عیاں سب آپ پر ہے من و عن جو حالِ امّت ہے

محبت دو ہمارے قلب میں تبلیغِ مذہب کی
سکھا دو طرز وہ جو طرزِ تعلیمِ نبوت ہے

رہیں اے رحمتِ عالم مسلماں شاد عالم میں
کہ عالم کے لئے وجہ طرب عیدِ ولادت ہے

تصدق اے شہِ لولاکؐ اس عیدِ ولادت کا
دعا فرما کہ تیری ہر دعا روحِ اجابت ہے

دعا کو ہاتھ اُٹھاؤ اے ضیاؔ دل سے دعا مانگو
ہے وا دربارِ میلادِ نبیؐ صبحِ ولادت ہے

جبہ سا ہوں میں درِ پُر نور کا مشہور ہے
خطِ پیشانی رقم میرا بخطِ نور ہے

دامنِ رحمت میں رازِ مغفرت مستور ہے
جو ردا پوشِ شفیعِ حشر ہے مغفور ہے

سو رہا ہوں چین سے صبحِ قیامت دور ہے
میں ہوں آغوشِ لحد میں اور شبِ دیجور ہے

سر بسجدہ نور کے تڑکے اُٹھیں اہلِ قبور
ہے اذانِ صبحِ محشر یا صلائے صور ہے

کُھل گیا مہرِ نبوت اور یدِ بیضا کا فرق
چاند ہے وہ عرشِ حق کا یہ چراغِ طور ہے

کہتے ہیں نزدِ جناں آنے سے قدسی دور باش
داورِ محشر یہ شانِ مغفرت سے دور ہے

شرط ہے ان کا توسل اے طلبِ حاجت طلب
زیرِ دامانِ اجابت ہر دعا مستور ہے

ظلمتِ عصیاں میں گم ہے مہرِ محشر الاماں
روزِ روشن پر یہ دھوکا ہے شبِ دیجور ہے

دے گنہگارانِ امت کو نویدِ مغفرت
ہر ملک روزِ جزا اس کام پر مامور ہے

ناامیدِ مغفرت کیوں ہو غمِ فردا سے دل
ہے وہی ہونا مرے مولا کو جو منظور ہے

مصحفِ روئے نبی ہی شرحِ آیاتِ جمال
مطلعِ نورِ مبیں حسنِ رخِ پرنور ہے

کہئے اے روح الامیں وہ حق نما رخ دیکھ کر
حسنِ صورت آفریں ظاہر ہے یا مستور ہے

ہر ورق قرآں کا دنیا کی ہدایت کے لئے
اک مکمل ضابطہ اک مستقل دستور ہے

ہے شبِ اسرا حرم کا چاند مہماں عرش پر
بیتِ معمورِ الٰہی نور سے معمور ہے

جگمگا دی قبر کس کی چاند سی تصویر نے
دم زدن میں ظلمتِ شامِ لحد کافور ہے

ہیں محمد مصطفےٰ محبوبِ حق، ختمِ رسل
ہر کتابِ آسمانی میں یہی مذکور ہے

تم اگر چاہو تو ممکن ہے رسائی تا حرم
مالک و مختار شاہا تم ضیا مجبور ہے

عجب دلکش مدینہ کی فضا اللہ اکبر ہے
نظر جنت بکف ہی سامنے جنت کا منظر ہے

تصور میں عرب کا چاند جب سے جلوہ گستر ہے
ہے سینہ طورِ سینا، جاں ہے روشن دل منور ہے

لبِ نہرِ لبن پھر میکشوں میں دورِ ساغر ہے
امیرِ میکدہ پھر ساقیِ تسنیم و کوثر ہے

نسیمِ وادیٔ طیبہ سے ہر گلشن معطر ہے
شگفتہ ہر کلی جنت بداماں ہر گلِ تر ہے

نویدِ عفو ہی، ہر خوگرِ تقصیر بے ڈر ہے
شفیعِ عاصیاں صرفِ شفاعت روزِ محشر ہے

حصولِ آرزو موقوف سرکارِ کرم پر ہے
مدینہ کے لئے ہر لمحہ دل قابو سے باہر ہے

سراپا معصیت ہے گو، مگر اک خادمِ در ہے
ضیا سرکار کیوں دور از نگاہِ بندہ پرور ہے

شبِ مدفن شبِ اسرا کے جلووں سے منور ہے
نویدِ مغفرت مجھ کو اذانِ صبحِ محشر ہے

قرارِ جان و دل بن کر حسینِ کعبہ آ دل میں
کہ دل قابو سے باہر اے قرارِ جانِ مضطر ہے

جہانِ حسن شیدائی ہے جس کے چاند سے رخ کا
وہ سلطانِ حسینانِ جہاں محبوبِ داور ہے

محرک ہے جنونِ بیخودی ذوقِ عبادت کا
قریب بابِ رحمت صرفِ سجدہ خود بخود سر ہے

زمیں بوسی کی حسرت میں جھکی جاتی ہیں خود اکثر
سرِ شوریدہ کو محرابِ کعبہ آپ کا در ہے

خط و خالِ جبیں آیاتِ رحمت کا ہیں مجموعہ
کتابِ آسمانی مصحفِ روئے پیمبر ہے

اماں دے شافعِ امت مجھے دامانِ رحمت میں
بلائے جانِ مجرم گرمیِ خورشیدِ محشر ہے

سیاہی فردِ عصیاں کی مٹا اشکِ ندامت سے
کہ تیرے ہاتھ میری آبرو اے دیدۂ تر ہے

تعالی اللہ یہ اعزازِ نازِ جبیں سائی
درِ رحمت پہ سر ہے اوج پر نجمِ مقدر ہے

درخشاں چار چاند اس بزم میں معلوم ہوتے ہیں
جہاں ذکرِ ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ ہے

تصدق جنبشِ گیسوئے انور کے رہائی دو
ضیا مدت سے پابندِ الم اے بندہ پرور ہے

لطفِ سلطانِ سرِ محشر یہ عالمگیر ہے
نذرِ شانِ مغفرت ہر جرم ہر تقصیر ہے

عرش کے جلووں کی فردوسِ نظر تنویر ہے
دل میں سلطانِ شبِ معراج کی تصویر ہے

کرتے ہیں نالے طوافِ اوجِ مینارِ حرم
گم فضائے عرش میں ہر آہِ بے تاثیر ہے

اس کے دامن میں گنہگارانِ امت ہیں نہاں
جس کی رحمت عام جس کا لطف عالمگیر ہے

خلد میں اس کو، مدینہ میں جگہ مجھ کو ملی — وہ ہے زاہد کا مقدر، یہ مری تقدیر ہے

کیفِ مے بھی لطفِ نظّارہ بھی حاصل ہے مجھے — ساقیٔ تسنیم کی ہر جام پر تصویر ہے

حشر سے سوئے جناں اُمّت چلی بخشش کے بعد — خلد، عشاقِ شہِ لولاکؐ کی جاگیر ہے

اپنے دامن میں چھپانا اپنے مجرم کو حضورؐ — پرسشِ عصیاں کا خطرہ روزِ دار و گیر ہے

عالمِ رویا میں روضہ خلدِ فردوسِ نظر — کیا مبارک خواب ہے، کیا خواب کی تعبیر ہے

ہے رواں مردِ مجاہد سوئے میدانِ جہاد — معنیٔ قرآں نظر میں، ہاتھ میں شمشیر ہے

ہوں مدینہ کے لئے گو مضطرب میں اے ضیا
منحرف دستِ دعا سے کچھ مگر تاثیر ہے

دل میں عشقِ سرورِ کون و مکاں کا جوش ہے — رُوکشِ مکّہ مدینہ حجلۂ آغوش ہے

کس کو تابِ دید اے سلطانِ خوبانِ جمال — جلوۂ رُخ عرش کے انوار میں رُوپوش ہے

دستگیری ناتواں مجرم کی فرمائیں حضورؐ — دفترِ اعمالِ بد محشر میں بارِ دوش ہے

کشتیٔ فردِ عمل اے کاش اپنی ڈوب جائے — حشر میں مولا کے دریائے کرم کا جوش ہے

تیرہ بختوں کو نہ کیوں روزِ جزا ہو روزِ عید — حشر کا دولہا مدینہ کا وہ کملی پوش ہے

مرحبا! یہ سادگی با ایں ہمہ جاہ و وقار — دو جہاں کا مالک و مختار کملی پوش ہے

پا برہنہ طور پر ہیں بادیہ پیما کلیمؑ — عرشِ اعظم پر مرے سرکار کی پاپوش ہے

دونوں شہزادے ہیں کاندھوں پر شہِ کونین کے — رحمتِ حق کا دو شالہ خوب زیبِ دوش ہے

سامنے آکر سنا دو مژدہ بخشش مجھے
بس اسی پر منحصر امیدِ چشم و گوش ہے

سبز گنبد پر گیاہِ سبز کی دلکش بہار
خضر کا حجرہ چمن میں ہے مگر خس پوش ہے

جز رُخِ پاکِ نبیؐ اُٹھے کسی جانب نظر
اے ضیا اتنا کہاں مجھ بینوا کو ہوش ہے

میں ہوں اور یادِ مدینہ از سحر تا شام ہے
ہر نفس منت گزارِ گردشِ ایام ہے

دل میں یادِ حق ہے لب پر مصطفےٰؐ کا نام ہے
یہ مرا ایمانِ کامل، یہ مرا اسلام ہے

وقفِ جز رو مدِ فضائے گردشِ ایام ہے
تا ابد جنت بداماں گلشنِ اسلام ہے

ساقیٔ بزمِ ازل مائل بہ فیضِ عام ہے
خلد میں کوثر بکف ہر رندِ مے آشام ہے

میکدہ بردوش چھینٹے ہیں طہورِ خلد کے
ہر حبابِ نہرِ کوثر معرفت کا جام ہے

ہم یہ سمجھے دیکھ کر روضہ کا مینارِ بلند
ہاتھ میں روح الامیں کے پرچمِ اسلام ہے

اے حسیں اے صاحبِ قرآں ہو وہ تیرا کلام
جملہ جملہ علم و فضل و رُشد کا پیغام ہے

حشر میں چمکے گنہگارانِ اُمت کے نصیب
مغفرت کی ہیں نویدیں عفو و رحمت عام ہے

تھے کبھی عینِ فنا، واصل بحق ہو گئے ہیں اب
کیا حسیں آغاز تھا کیا خوشنما انجام ہے

عمر آخر ہو چکی طیبہ سے اب تک دور ہوں
قابلِ رحم و کرم شاہا دلِ ناکام ہے

ہے رفیقِ زیست دردِ فرقتِ ارضِ حرم
یعنی ہر تکلیف اب میرے لئے آرام ہے

شانِ رحمت جس کے اعمالِ بد ہوں منفعل
وہ گنہگارِ سرِ محشر بھی بدنام ہے

اللہ اللہ روزِ محشر ہیبتِ شانِ جلال ہر جلیل القدر انساں لرزہ براندام ہے
عزّت کونین ہے اصحابِ صفّہ پر نثار ہر گدائے آستانِ ذوالمجد والاکرام ہے

ہے شبِ تارِ لحد رخشاں ضیا تا صبح حشر
چاندنی میں بدر کی روشن چراغِ شام ہے

اے صلِ علیٰ کیا تیرے روضہ کی زمیں ہے فردوسِ نظر نزہتِ فردوس بریں ہے
احساسِ محبت کی کوئی حد ہی نہیں ہے دل جس پہ تصدق ہے وہ خود دل میں مکیں ہے
دل ہی میں تو مہمانِ سرِ عرش مکیں ہے دل ہی تو بعنوانِ دگر عرشِ بریں ہے
اللہ غنی گنبدِ خضرا کی بلندی معراجِ نظر اوجِ سرِ عرشِ بریں ہے
مختار ہے جو سلطنتِ کون و مکاں کا شاہِ دوسرا ہے وہ شہ عرش نشیں ہے
ہے آئینۂ حسنِ ازل شکل تمہاری تم سا کوئی محبوب زمانہ میں نہیں ہے
تا سرحدِ امکاں نہیں ڈھونڈے سے جو ملتا وہ جلوۂ مستور رگِ جاں کے قریں ہے
اُمیدِ سکوں تم سے ہے اے جانِ مسیحا کچھ اور علاجِ دلِ بیمار نہیں ہے
رُخ جانبِ کعبہ ہے نظر سوئے مدینہ کچھ دن سے عجب حالتِ بیمارِ حزیں ہے
حقا کہ بجز حسرت و ارمانِ مدینہ دل میں کوئی حسرت کوئی ارمان نہیں ہے
تو مصحفِ تقدیس ہے اے صاحبِ قرآں صورت تری مجموعۂ آیاتِ مبیں ہے
ایمانِ مکمل ہے محبت شہِ دیں کی میرا یہی ایماں، یہی دنیا، یہی دیں ہے

ہیں شمس و قمر دونوں شرفیابِ تجلّی — کیا تابشِ رخسار ہے، کیا نورِ جبیں ہے

طیبہ کے تصور میں ہوں بے چین وطن میں — میں اور کہیں ہوں، مرا دل اور کہیں ہے

ہر رنگ میں آتا ہے نظر رنگِ مدینہ — جنت ہی کہیں، خلد کہیں، عرش کہیں ہے

نقشِ قدمِ شہ کی قسم بابِ حرم پر — سجدوں کی تمنا لئے ہر داغِ جبیں ہے

ایمان و دل و جاں ہیں ضیا اس کی امانت

مختارِ دو عالم ہے جو کعبہ کا امیں ہے

تا عرش جو نالہ اثر انداز نہیں ہے — مائل بہ کرم وہ نگہِ ناز نہیں ہے

کعبہ ہی فقط جلوہ گہِ ناز نہیں ہے — رحمت سے تری کون سرافراز نہیں ہے

ضوپاش جو وہ حسنِ خدا ساز نہیں ہے — پُرنور کوئی انجمنِ ناز نہیں ہے

مرہونِ تجلّی طلبی طور ہی کیوں ہو؟ — کس دل میں تری جلوہ گہِ ناز نہیں ہے

سینہ میں ہے ہر وقت مدینہ کی تمنا — شورِ لبِ فریاد ہے، یہ راز نہیں ہے

محشر میں بجز آپ کے یا شافعِ محشر — مجرم کا کوئی مونس و دمساز نہیں ہے

اس نور سے تخلیق ہوئی ختمِ رسل کی — جو نورِ کرم منتِ کشِ آغاز نہیں ہے

تا بابِ اجابت بھی رسائی نہ ہو ممکن — مقبول دعاؤں کا یہ انداز نہیں ہے

تم عرش پہ ہو، منتظرِ دید ہیں موسیٰؑ — پردہ سے جدا پردہ بر انداز نہیں ہے

انجام بر حشر ہو کیا ڈر ہے یہ مجھ کو — حالانکہ ابھی حشر کا آغاز نہیں ہے

ہے لوحِ جبیں تا بہ حرم سے جو ابھی دور
سجدہ کوئی تا عرش سرافراز نہیں ہے

کیوں لرزہ براندام سرِ طور ہو سنبھلو
موسیٰ ؑ یہ کوئی دور کی آواز نہیں ہے

جو عزتِ محبوب ﷺ خدا دل سے بھلا دے
در اصل وہ اعزاز ہی اعزاز نہیں ہے

محشر میں کہاں منہ کو چھپائے یہ گنہگار
مجموعۂ اعمالِ زبوں، راز نہیں ہے

ہر گل کی چٹک زمزمۂ سازِ ازل ہے
گلبانگِ چمن نغمۂ بے ساز نہیں ہے

اللہ سے خلوت ہے وہاں آپ کو حاصل
کوئی بھی جہاں آپ کا ہمراز نہیں ہے

نازاں ہوں کہ ہوں خاک نشیں بابِ حرم کا
ہستی پہ ضیا اپنی مجھے ناز نہیں ہے

جو تیرا نہیں، تجھ پہ مائل نہیں ہے
وہ مسلم، مسلمانِ کامل نہیں ہے

خیالِ حرم جنتِ دل نہیں ہے
یہ کعبہ ابھی عرش منزل نہیں ہے

نہ ہو گر عطاؤں کے قابل نہیں ہے
جدا تیرے در سے تو سائل نہیں ہے

جو حاصل ہوا، یا جو حاصل نہیں ہے
بقدرِ تمنائے سائل نہیں ہے

مدینہ نظر کے مقابل نہیں ہے
ابھی ذوقِ نظارہ کامل نہیں ہے

بجز حق کسی پر بھی مائل نہیں ہے
حقیقت میں دل عرش ہے دل نہیں ہے

ضیا لاکھ بخشش کے قابل نہیں ہے
مگر تو جو چاہے تو مشکل نہیں ہے

جو تو مسند آرائے محفل نہیں ہے
فضائے حرم عرش منزل نہیں ہے

ہیں جنت در آغوش جلوے حرم کے
مدینہ ہے سینہ، مرا دل نہیں ہے

حسینِ سرِ عرشِ کون و مکاں میں
کہیں کوئی تیرا مقابل نہیں ہے

بنیں ناخدا بحرِ رحمت کی موجیں
مری ناؤ محتاجِ ساحل نہیں ہے

سکوت آفریں ہیں عطائیں کسی کی
کہیں شورِ آوازِ سائل نہیں ہے

دئے جا مجھے دینے والے دئے جا
ابھی تنگ دامانِ سائل نہیں ہے

کرے کیا طلب اب حرم کا بھکاری
وہ ہے کونسی شے جو حاصل نہیں ہے

تمہیں جب سے مشکل کشا جانتا ہوں
کوئی امر مشکل بھی مشکل نہیں ہے

طوافِ حرم ہر قدم پر ہے حاصل
مسافر یہ گم کردہ منزل نہیں ہے

عدم کے مسافر رواں ہیں عدم تک
کوئی مرحلہ، کوئی منزل نہیں ہے

خدا تک پہنچ جا، خودی سے گزر جا
جدا سرحدِ حق و باطل نہیں ہے

قدم پر ترے سر جھکا کر اٹھاؤں
تقاضائے ایمانِ کامل نہیں ہے

ہیں کیوں طعنہ زن میرے عصیاں پہ قدسی
یہ انساں فرشتہ خصائل نہیں ہے

جہاں تم ہو اے صاحبِ لی مع اللہ
وہاں جز خدا کوئی داخل نہیں ہے

جہاں جلوہ آرا ہیں مطلوب و طالب
حجابِ سرِ عرش حائل نہیں ہے

سرِ حشر سجدہ میں سر رکھ دیا ہے
ضیا منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے

ہر صحیفہ شرحِ اوصافِ رُخِ جانانہ ہے
طغرۂ نامِ نبیؐ عنوانِ ہر افسانہ ہے

بے خودی میں آستاں بوسِ حرم دیوانہ ہے
داغِ پیشانی، نشانِ سجدۂ شکرانہ ہے

شمعِ ایمانِ رسالت ہر چراغِ خانہ ہے
شرحِ نورٌ فوق نورِ جلوۂ جانانہ ہے

وِردِ لب حمدِ خدا، نعتِ نبیؐ روزانہ ہے
مغفرت کی اک سندِ بخشش کا اک پروانہ ہے

دم قدم سے آپ کے ممتاز ہر کاشانہ ہے
عرش خلوت گاہ ہے کعبہ عبادت خانہ ہے

جگ اُجالا تا ابد ہے آمنہؓ کے چاند سے
ذرہ ذرہ فیضیابِ جلوۂ جانانہ ہے

کرتے ہیں سبوحیانِ عرش آ آ کر طواف
عرش منزل او خدا والے ترا کاشانہ ہے

ہے چراغِ طور روشن تیری بزمِ ناز میں
تو ہے وہ شمعِ رسالتؐ ہر ملک پروانہ ہے

بارک اللہ کلکِ رحمت بھی ہے کیا معجز نگار
میری بخشش کا مری فردِ عمل پروانہ ہے

اللہ اللہ رحمتِ سلطانِ خوبانِ جمال
سائلِ در، باریابِ مجلسِ شاہانہ ہے

پا شکستہ ہوں مگر ہوں دشت پیمائے حجاز
ہر قدم لذت شناسِ ہمتِ مردانہ ہے

ہے فغاں برلب فراقِ مصطفےؐ میں اک جہاں
ہر زباں گویا زبانِ اُستنِ حنانہ ہے

شائقِ دل نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز
دولتِ حسنِ ازل کا نقدِ دل بیعانہ ہے

ابرِ رحمت اُٹھ ذرا آب گہر بن کر برس
دے مجھے میرے مقدر کا جو آب و دانہ ہے

کشتیٔ عمرِ رواں بحرِ فنا میں ہے رواں
ہر حبابِ موجِ دریا میرا آب و دانہ ہے

مدتوں رکھا ہے سینہ سے لگا کر اس لئے
نقدِ دل سلطانِ حسن و عشق کا نذرانہ ہے

تم نہ تھے دل میں تو بربادِ تمنا تھا یہ دل
تم ہوئے مہماں تو جنت اب یہی ویرانہ ہے

کی طوافِ گنبدِ خضرا میں ساری عمر صرف
مختصر سایہ حیاتِ خضر کا افسانہ ہے

حشر میں اچھے بُرے سب کو ہی بخشش کی نوید
زیرِ دامانِ کرم ہر خویش ہر بیگانہ ہے

ہر رگِ جاں کوثر و تسنیم کی اک نہر ہے
مجمع البحرینِ رحمت دل ہے یا میخانہ ہے

دیکھنا کوثر پہ رندِ میکدہ بر دوش کو
سر پہ خم شیشہ بغل میں ہاتھ میں پیمانہ ہے

سر جھکا ذوقِ جبیں سائی کو دے بڑھ کر نوید
اے ضیاؔ دہ سامنے سنگِ درِ جانانہ ہے

حُسنِ شہِ خوباں کا وہ رعبِ شہانہ ہے
محرابِ حرم خم ہے سجدہ میں زمانہ ہے

اس مصحفِ ناطق کا ہر قول ترانہ ہے
جاں محوِ جہاں، بیخود و مدہوش زمانہ ہے

اے حُسنِ ازل تیری تنویر کو کیا کہیے
جلوہ ہے نہاں تیرا یا خانہ بہ خانہ ہے

محشر میں نمائش ہے حسنِ شہِ بطحیٰ کی
حیلہ ہے شفاعت کا بخشش کا بہانہ ہے

اللہ غنی رفعت معراج کے دولھا کی
اب تک وَرَفَعْنَا لَکَ ہر لب پہ ترانہ ہے

کونین سے مستغنی منگتا ہے مدینہ کا
بیگانۂ خودداری حضرت کا یگانہ ہے

ہاں اے نگہِ رحمت اُن تیروں کی بارش ہو
زخمی ہے جگر جن کا، دل جن کا نشانہ ہے

اقدام فرشتوں کا دشوار ہے ساقی تک
ہر رندِ لبِ کوثر یوں شانہ بشانہ ہے

آدم سے ہی تا ایں دم غلِ اسمِ احمد کا
یہ بلبلِ سدرہ کا مشہور ترانہ ہے

دنیا کے گناہوں کو لے ڈوبے گا یہ اک دن
رحمت کے سمندر کا تا حشر دہانہ ہے

حسنِ شہِ خوباں پر سو طرح سے دل صدقہ — وہ رُخ ہی یہ آئینہ، وہ زلف یہ شانہ ہے
کیوں طالبِ دنیا ہو سائل درِ رحمت کا — دامن میں بھکاری کے دنیا کا خزانہ ہے
راہِ طلبِ حق میں ہے ترکِ خودی اولیٰ — جو خود سے ہے بیگانہ، وہ مردِ یگانہ ہے
ہے فردِ عمل پر کیوں محشر میں نظر یارب — یہ دفترِ بے پایاں عصیاں کا خزانہ ہے

طعنے نہ ضیا کو دو تم خاکِ بسر پاکر
طیبہ کا ہے دیوانہ، طیبہ کو روانہ ہے

نورِ سینہ مہِ مدینہ ہے — سینہ، تصویرِ طورِ سینا ہے
کہئے کیا اوجِ گنبدِ خضرا — عرش، بابِ حرم کا زینہ ہے
او خدا والے ناخدائی کر — بحرِ غم میں مرا سفینہ ہے
نورِ وحدت کی دل میں ہی کثرت — بیتِ معمور، میرا سینہ ہے
ناوک افگن ہوائے جوانِ عرب — یہ جگر ہی، یہ دل، یہ سینہ ہے
صدقہ فیضِ نگاہِ ساقی کے — کاسۂ چشم، جام و مینا ہے
دل میں ہے یادِ صاحبِ معراج — گھر میں اللہ کے شبینہ ہے
رُخِ سلطانِ عرش پر ہے نظر — آج معراجِ چشمِ بینا ہے
ہے نویدِ نجات اُمت کو — عفو و بخشش ترا قرینہ ہے
منکرِ عزتِ رسولِ کریم! — بولہب بے حیا کمینہ ہے

آرزوئے طوافِ بابِ حرم حاصلِ دورِ جام و مینا ہے
دل کا ہر داغ حسن والوں کو دولتِ عشق کا خزینہ ہے

کیا کہوں کیا ہے آرزوئے ضیا
حاصلِ آرزو مدینہ ہے

ہادیٔ دوجہاں وہائی ہے خلق محتاجِ رہنمائی ہے
دل بکف حشر میں خدائی ہے خود نما شانِ دلربائی ہے
خواب میں اُن کی رونمائی ہے کیا مبارک شبِ جدائی ہے
تا حرم حسرتِ رسائی ہے مضطرب شوقِ جبہ سائی ہے
حشر ہے، مجمعِ خدائی ہے مغفرت سازِ رونمائی ہے
خلق کو حسرتِ گدائی ہے وقفِ بخشش عطا نمائی ہے
وسعتِ دامنِ کرم کے نثار ہر گنہگار کی سمائی ہے
تا لحد ساتھ ہے متاعِ گناہ عمر بھر کی یہی کمائی ہے
رحمتِ حق ہے عام اے زاہد بے اثر نازِ پارسائی ہے
مدنی چاند تیری یاد سے دل مہبطِ نورِ کبریائی ہے
دل میں رہ کر بھی دل سے دور ہو تم وصل میں بھی غمِ جدائی ہے
تیرا چہرہ حسینِ بدرِ جمال آفتاب خلا نمائی ہے

خالقِ حسن خود ہے صرفِ ثنا — واہ کیا شانِ مصطفائی ہے
پار بیڑا لگا خدا والے — ہاتھ میں تیرے ناخدائی ہے
داغِ دل بن گئے ہیں شمعِ حرم — جب ذرا تجھ سے لو لگائی ہے
گوہرِ شب چراغِ روزِ جزا — فردِ عصیاں کی روشنائی ہے
تیری محفل میں ساقیٔ تسنیم — شیشہ بردوشِ پارسائی ہے
از زمیں تا فلک خدائی میں — بخدا تیری ہی خدائی ہے
ہر قدم جانبِ حرم ہے رواں — یہ کمالِ شکستہ پائی ہے
درِ رحمت کا کر رہا ہوں طواف — جذبۂ قسمت آزمائی ہے
اے مرے کارساز سو سو بار — تو نے بگڑی مری بنائی ہے
تیرے در کے بھکاریوں کے لئے — سلطنت حاصلِ گدائی ہے

اے ضیا سازِ دل کی ہر آواز
نغمۂ نعتِ مصطفائی ہے

مائلِ بخششِ عصیاں کرمِ باری ہے — کیا مبارک یہ مرا جوششِ خطاکاری ہے
پاؤں شل، راہِ حرم دور، سفر جاری ہے — ہے یہ دیوانگیٔ شوق، کہ ہشیاری ہے
داغ ماتھے کا ہر اک داغِ سیہ کاری ہے — سر بسجدہ ہے جبیں، شرم سے سر بھاری ہے
آنکھ مندتے ہی لحد میں وہ ہوئے جلوہ فروز — حاصلِ خوابِ عدم لذتِ بیداری ہے

تیری تصویر مکرر نہ کھنچی ہے نہ کھنچے
سہل سی بات میں اک صورتِ دشواری ہے

میرے رونے پہ ہنسے آپ تو جوہر یہ کھلا
بارشِ نور ہے، رحمت کی گہرباری ہے

لبِ جاں بخش نے اچھی یہ مسیحائی کی
اب نہ وہ دردِ جگر ہے نہ وہ بیماری ہے

تیری اس چشمِ سیہ مست کے صدقہ ساقی
سر پہ مے نوش کے ظلِّ کرمِ باری ہے

جنبشِ زلف ہی محشر میں نسیمِ رحمت
منتشر دفترِ اعمالِ سیہ کاری ہے

بن گیا پھول ہرا ہو کے ہر اک زخمِ جگر
سبزۂ صحنِ حرم مرہمِ زنگاری ہے

سینہ ہے کثرتِ انوار سے طورِ سینا
بدر کے چاند کی یہ جلوہ گری ساری ہے

قابلِ دید ہے نقاشیٔ مینارِ حرم
عرشِ اعظم پہ خطِ نور سے گلکاری ہے

جلوہ بر دوش رُخِ صاحبِ لولاکؐ ہی دل
آئینہ کو شرفِ آئینہ برداری ہے

ناتوانی مری محشر میں نہ رسوا ہو، حضورؐ
سر پہ عصیاں کا کرے بوجھ بہت بھاری ہے

تیری صورت کی یہ تفسیر ہے قرآں والے
مصحفِ رُخ کا ترے حُسنِ ازل قاری ہے

دل اسیرِ خمِ گیسو کا ہے پابند ضیا
تا حرم سلسلہ جنباں کرمِ باری ہے

مدہوش ہر اک بادہ کشِ لم یزلی ہے
کیا مست مدینہ سے ہوا آج چلی ہے

دل میں جو نہاں عشقِ حبیبِ ازلی ہے
دربارِ نبیؐ، کعبۂ مقصود علیؓ ہے

صدقہ اثرِ سایۂ گیسوئے نبیؐ کے
آئی ہوئی ہر ایک بلا سر سے ٹلی ہے

ہم گلشنِ اُمید کے جب ہو گلِ مقصود — شاخِ شجرِ طور مرے دل کی کلی ہے
اس کو نہیں کچھ افسرِ شاہی کی تمنا — جس نے کہ جبیں آپ کے قدموں سے ملی ہے
دل میں مدنی چاند ہے، رگ رگ مرے دل کی — فردوس کا رستہ ہے، مدینہ کی گلی ہے
دامانِ طلب گوہرِ مقصود سے بھر دو — وابستہ دامن یہ گدائے ازلی ہے
لاج اس کی ترے ہاتھ ہے ہنگامِ قیامت — اُمّت تری آقا، ترے دامن میں پلی ہے
سیّاحِ حرم تیری خوشی جائے جہاں تو — وہ خلد کا رستہ ہے یہ مدینہ کی گلی ہے
فردِ عملِ عاشقِ محبوبؐ خدا پر — بخشش کا رقم حکم بہ الفاظِ جلی ہے

ہے مستِ مئے حُبِّ نبیؐ روزِ ازل سے
ظاہر میں ضیا رند ہے باطن میں ولی ہے

جذب رگ رگ میں تمنائے خدادانی ہے — یہ شرف تکملۂ فطرتِ انسانی ہے
نورِ وحدت کا صحیفہ رُخِ نُورانی ہے — جدولِ مصحفِ قدرت خطِ پیشانی ہے
رُخ سوئے کعبہ ہے، سجدوں کی فراوانی ہے — طاقِ محرابِ عبادت خطِ پیشانی ہے
شرم سے چشمۂ خورشیدِ فلک پانی ہے — کہ مقابل کلسِ روضۂ نورانی ہے
بحرِ ہستی کی ہر اک موج میں طغیانی ہے — کشتیٔ عمرِ رواں، کشتیٔ طغیانی ہے
لب و رخسار ہیں مجموعۂ آیاتِ جمال — صورتِ پاک ہے یا سورۂ قرآنی ہے
مرحبا! آپ کے آئینۂ عارض کا فروغ — حسنِ خوبانِ ازل مائلِ حیرانی ہے

خسروِ عرش نشیں تیری عطایا کے نثار — ہر گدا صاحبِ اورنگِ جہانبانی ہے

وسط میں حلقۂ گیسو کے نہیں خالی جبیں — نقشِ تسخیرِ میانِ خطِ وحدانی ہے

نہ کھنچا چشمِ تصور سے سراپائے جمال — تیری صورت تیری تصویر بھی لاثانی ہے

فیضِ ساقی سے ہے کوثر میں تلاطم برپا — آج ہر کشتیٔ مے کشتیٔ طغیانی ہے

پنج انگشتِ نبیؐ سے نہیں اُمڈا سیلاب — بحرِ توحید کے چشموں سے رواں پانی ہے

کلمہ پڑھتے ہیں ترا ہی ملک و جن و بشر — تیری آواز ہے یا نغمۂ نورانی ہے

اے محبِّ الفقراء منتظرِ لطف ہوں میں — صاحبِ ماہِ حرم بے سروسامانی ہے

خسروِ عالمِ امکاں تری رحمت کے بغیر — بے نتیجہ مری یہ کوششِ امکانی ہے

تجھ پہ مر جائیں تو حاصل ہو بقائے جاوید — ورنہ دو روز کی یہ زندگیٔ فانی ہے

میں سمجھتا ہوں مرے حال سے واقف ہیں حضورؐ — مجھ پہ ظاہر مری کیفیتِ وجدانی ہے

جب کیا ہم نے توکل تری رحمت پہ کیا — ہو چکا جائزۂ قوتِ ایمانی ہے

ہے تصور مدنی چاند کے روضہ کا مدام

اے ضیا خیر سے سینہ مرا نورانی ہے

ثنائے مصطفیٰ میں تر زباں معلوم ہوتی ہے — زبانِ کلکِ قدرت نعت خواں معلوم ہوتی ہے

شعاعِ مہرِ بطحیٰ ضو فشاں معلوم ہوتی ہے — منور مجلسِ کون و مکاں معلوم ہوتی ہے

تری رحمت ذرا جب مہرباں معلوم ہوتی ہے — خدائی کی خدائی شادماں معلوم ہوتی ہے

بڑھی ہے صاحبِ معراج کے قدموں سے یہ رفعت
زمیں صحنِ حرم کی آسماں معلوم ہوتی ہے

چمن آرائے عالم ہے بہارِ گنبدِ خضرا
فضائے طیبہ گلزارِ جناں معلوم ہوتی ہے

وقارِ شانِ محبوبی دکھانی تھی دو عالم کو
یہی اک وجہِ تخلیقِ جہاں معلوم ہوتی ہے

ترا سایہ ہو جس پر تیرے سایہ کو وہ کیا دیکھے
خدائی تیرے سایہ میں نہاں معلوم ہوتی ہے

میں صدقہ گردشِ تقدیر کے اب تو یہ عالم ہے
نظر محوِ طوافِ آستاں معلوم ہوتی ہے

فرشتے خلد سے گہوارہ جنبانی کو آتے ہیں
مجھے تربت مری قصرِ جناں معلوم ہوتی ہے

نسیمِ خلد کے جھونکے ہیں میری نیند کے جھونکے
نویدِ مغفرت خوابِ گراں معلوم ہوتی ہے

نہ کیوں یادِ لبِ جاں بخش میں جاں سے گزر جاؤں
فنا مجھ کو بقائے جاوداں معلوم ہوتی ہے

حریمِ قدس سے رحمت کے پردے کیوں نہیں اٹھتے
اثر ناآشنا اب تک فغاں معلوم ہوتی ہے

اجابت ہاتھ باندھے جانبِ دستِ دعا آئی
کشش اندوزِ تاثیرِ فغاں معلوم ہوتی ہے

اِدھر ساغر بکف محشر میں ہیں ساقی کے متوالے
اُدھر نہرِ مئے کوثر رواں معلوم ہوتی ہے

لبِ کوثر نہیں ہیں سرخ ڈورے چشمِ ساقی میں
پیالوں میں شرابِ ارغواں معلوم ہوتی ہے

مبارک اے اسیرانِ وفا، آزادیٔ عقبیٰ
یہ پابندی برائے امتحاں معلوم ہوتی ہے

خدا رکھے وہ شہرت عام ہے جشنِ شفاعت کی
خدائی جانبِ محشر رواں معلوم ہوتی ہے

ملے کیونکر نشانِ راہِ حق گم کردہ منزل کو
نہ منزل ہے نہ گردِ کارواں معلوم ہوتی ہے

یہ بیڑا پار کر دے ناخدا بن کر خدا والے
بھنور میں کشتیٔ عمرِ رواں معلوم ہوتی ہے

بچا امت کو جورِ غیر سے اے چارہ گر ورنہ
اجل سر پر نصیبِ دشمناں معلوم ہوتی ہے

فرشتوں نے بوقتِ پرسشِ عصیاں کہا مجھ سے ۔۔۔ یہ فردِ جرم تو اک داستاں معلوم ہوتی ہے

وہ اُٹھے مسندِ عرشِ خدا سے حشر کے دولھا ۔۔۔ اب اُمیدِ نجاتِ عاصیاں معلوم ہوتی ہے

ہی فیضِ حضرتِ حسانؓ سے جو تر زباں ہر دم

وہ کس کی اے ضیا میری زباں معلوم ہوتی ہی

فضائے میکدہ جنّت بداماں ہوتی جاتی ہی ۔۔۔ نسیمِ صبحِ طیبہ بادہ افشاں ہوتی جاتی ہے

ولائے مصطفےٰؐ جذبِ رگِ جاں ہوتی جاتی ہے ۔۔۔ محبت باعثِ تکمیلِ ایماں ہوتی جاتی ہے

تعالیٰ اللہ فرشِ روضۂ پرنور کی رفعت ۔۔۔ نظر صرفِ طوافِ عرشِ رحماں ہوتی جاتی ہے

تہِ مدفن عرب کے چاند کی ہے جلوہ آرائی ۔۔۔ شبِ تارِ لحد فردوس ساماں ہوتی جاتی ہے

سرِ محشر نچھاور ہے وہ اکرام وعطا یا کی ۔۔۔ نویدِ مغفرت ہر فردِ عصیاں ہوتی جاتی ہے

اُمیدِ مغفرت میں گم ہی ذوقِ معصیت کوشی ۔۔۔ خطا حرفِ کتابِ طاقِ نسیاں ہوتی جاتی ہے

یہ کس کے خود نما جلوہ نے بے خود کردیا مجھ کو ۔۔۔ حقیقت خود مری مجھ پہ نمایاں ہوتی جاتی ہے

ثنائے مصحفِ رُخ وصفِ چشم و زلف و ابرو سے ۔۔۔ غزل مجموعۂ آیاتِ قرآں ہوتی جاتی ہے

ہیں صرفِ عطر پاشی گنبدِ خضرا کے گُل بوٹے ۔۔۔ حرم کی سرزمیں رشکِ گلستاں ہوتی جاتی ہے

ہو تم فریاد رس مشکل کشا ہو تم خدا شاہد ۔۔۔ جو مشکل پیش آئی ہی وہ آساں ہوتی جاتی ہے

ضیا ہے آستاں بوسی کی حسرت دل میں روز افزوں

یہ حسرت حاصلِ صد شوق و ارماں ہوتی جاتی ہی

مدہوش ہیں میکش کہ بہار آئی ہوئی ہے
میخانہ پہ رحمت کی گھٹا چھائی ہوئی ہے

ہے باغِ جناں روکشِ گلزارِ مدینہ
جنت پہ مدینہ کی فضا چھائی ہوئی ہے

ہے روزِ جزا پرسشِ اعمالِ قیامت
کچھ آج طبیعت مری گھبرائی ہوئی ہے

نورِ کلسِ گنبدِ خضرا کے تصدق
بجلی ہے فضاؤں میں جو لہرائی ہوئی ہے

ہر گام پہ اب حشر میں پاداشِ عمل ہے
سر اپنے بلا جو یہ مری لائی ہوئی ہے

اب تو قدمِ ناز پہ رکھنے دے مجھے سر
کب سے ترے قدموں کی قسم کھائی ہوئی ہے

ہاں ہے وہ حسینِ مدنی تیری ہی صورت
اللہ کو جو شکل پسند آئی ہوئی ہے

خطرہ مجھے کیا رہگذرِ دشتِ عدم کا
یہ راہ مرے پاؤں کی ٹھکرائی ہوئی ہے

بخشے جسے چاہے، تو نہ بخشے جسے چاہے
محشر میں خدائی تری سب آئی ہوئی ہے

معلوم ہے جنت کی حقیقت مجھے رضواں
میرے لئے سب یہ چمن آرائی ہوئی ہے

محشر میں ترے سامنے اُٹھے، نہ اُٹھی ہے
وہ آنکھ گناہوں سے جو شرمائی ہوئی ہے

بخشے گا خدا ہم کو شفاعت وہ کریں گے
یہ بات تو مانی ہوئی، منوائی ہوئی ہے

جنت کی ہے شیدائے شہِ دیں کو بشارت
بخشش کی سند روزِ ازل پائی ہوئی ہے

اُمّت کی خطائیں نظر انداز ہوں شاہا
تجھ پر اتری رحمت پہ یہ اترائی ہوئی ہے

تو اور مدینہ پہ فدا ہونے کی حسرت
اے جانِ ضیاء کیوں اسے سودائی ہوئی ہے

زائرِ روضۂ پُرنور ہوئی جاتی ہے
چشمِ تر جلوہ گہِ طور ہوئی جاتی ہے

شاہدِ جلوۂ مستور ہوئی جاتی ہے
شمعِ فانوسِ حرم طور ہوئی جاتی ہے

روکشِ عارضِ پُرنور ہوئی جاتی ہے
قسمتِ آئینہ مغرور ہوئی جاتی ہے

گردِ فانوسِ حرم بھیڑ ہے پروانوں کی
مشتعل شمعِ سرِ طور ہوئی جاتی ہے

دشتِ فاران میں ہر گام پہ رکھتے ہیں قدم
منزلِ قرب بہت دور ہوئی جاتی ہے

ہم بھی ہیں طالبِ دیدار ردائے سر دوش
کیوں نقابِ رُخِ پرنور ہوئی جاتی ہے

حق شناسوں میں نہ ہو شورِ انا الحق نہ سہی
کم کہیں شہرتِ منصور ہوئی جاتی ہے

چشمِ میگوں سے ٹپکتی ہے تمنائے ظہور
مےپرستی مری مشہور ہوئی جاتی ہے

ہوں وہ گمنامِ محبت کہ محبت میری
لاکھ پردہ میں ہے مشہور ہوئی جاتی ہے

ہے یہ کس چاند کی تصویر نگیں کے پاس
تیرگی قبر کی کافور ہوئی جاتی ہے

نور کے تڑکے ہے کعبہ میں یہ کون آنے کو
روشنی صبح کی کافور ہوئی جاتی ہے

شبِ اسرا تھے جلوؤں کی خدا ساز کشش
تیرے ہی حسن میں مستور ہوئی جاتی ہے

حشر کے روز سیاہکاروں کی امیدِ نجات
تیری کملی ہی میں مستور ہوئی جاتی ہے

آگیا خیر سے بیمار مسیحا کے قریب
آ اجل کس لئے اب دور ہوئی جاتی ہے

خلش اندوز ہے خارِ غمِ دوریِ حجاز
دل میں جو چوٹ ہے ناسور ہوئی جاتی ہے

بڑھ گئے شائقِ دیدار خدا خیر کرے
منتشر روشنیِ طور ہوئی جاتی ہے

کون آیا یہ چراغِ یدِ بیضا لے کر
ارضِ صحرائے حرم طور ہوئی جاتی ہے

دے خدا صورتِ فاروقؓ مسلمانوں کو
مضمحل ہمتِ جمہور ہوئی جاتی ہے

مائلِ جلوہ نمائی ہے جمالِ ساقی
بزمِ رنداں ہے کہ مخمور ہوئی جاتی ہے

پھر نمک پاش ہوا ہے حسنِ ملیحِ عربی
خلشِ زخمِ جگر دور ہوئی جاتی ہے

دیکھ کر تیرا کرم خصلتِ عصیاں کوشی
میرا شیوہ مرا دستور ہوئی جاتی ہے

وہ مدینہ میں بلائے کا کریں تو اقرار
مطمئن خاطرِ رنجور ہوئی جاتی ہے

ہے جو آنکھوں میں ضیا قبۂ خضرا کی ضیا
سامنے جلوہ گہِ طور ہوئی جاتی ہے

نذرِ ساقی دلِ مخمور ہوا جاتا ہے
میکدہ انجمنِ طور ہوا جاتا ہے

بدر کی ٹھنڈی ہوائیں ہیں ضیا پاشِ حرم
سرد ہر شعلہ سرِ طور ہوا جاتا ہے

دل میں سمجھے تھے جسے عرش یہ ہی جلوہ فروز
تھا جو نزدیک وہ اب دور ہوا جاتا ہے

تیرے اندازِ حیا سے تری آنکھوں کی قسم
منفعل حسنِ رخِ حور ہوا جاتا ہے

دل کے ہر داغ پہ ہے ظلمتِ عصیاں غالب
گلِ چراغِ شبِ دیجور ہوا جاتا ہے

بدر کے چاند تری شانِ تصور کے نثار
سینہ خلوت کدۂ نور ہوا جاتا ہے

دل کی ٹھنڈک ہے ترے دامنِ رحمت کی ہوا
شعلۂ نار بھی کافور ہوا جاتا ہے

ہے غضب کاتبِ اعمال کا یہ زورِ قلم
رازِ مستور بھی مستور ہوا جاتا ہے

خوش ہو بیمار کہ وہ جانِ مسیحائے جہاں
کارسازِ دلِ رنجور ہوا جاتا ہے

آرہے ہیں مدنی چاند کے دل میں انوار
آئینہ نور سے معمور ہوا جاتا ہے

چشمِ میکش میں جمالِ رُخِ عینِ حق سے
نشّہ بادۂ منصور ہوا جاتا ہے

عرش سے کس کے قدم جانبِ کعبہ آئے
مائلِ سجدہ سرِ طور ہوا جاتا ہے

دیکھ کر دامنِ اُمید میں گلہائے مراد
ہر گدا محترم و مسرور ہوا جاتا ہے

سعیِ اربابِ حرم راس نہ آئے گی کبھی
سر ترے در سے کہیں دور ہوا جاتا ہے

بیتِ معمور کا منظر ہے ضیا آنکھوں میں
سامنے روضۂ پُر نور ہوا جاتا ہے

دل نثارِ شہِ ابرار ہوا جاتا ہے
خلد مسکن یہ گنہگار ہوا جاتا ہے

تابشِ حسن کا اظہار ہوا جاتا ہے
آئینۂ قلب پُر انوار ہوا جاتا ہے

ضبطِ غمِ ہجر میں دشوار ہوا جاتا ہے
نالہ آمادۂ اظہار ہوا جاتا ہے

غم سے مایوس دلِ زار ہوا جاتا ہے
ہائے یہ کیا مرے سرکار ہوا جاتا ہے

نہ اُٹھاؤ رُخِ پُر نور سے دامانِ نقاب
مطمئن طالبِ دیدار ہوا جاتا ہے

صبحِ محشر مرے عصیاں کی سیاہی توبہ
روزِ روشن بھی شبِ تار ہوا جاتا ہے

ناخدا تم ہو تو سیلاب کا خطرہ کیسا
آج بیڑا یہ مرا پار ہوا جاتا ہے

روز افزوں ہے غمِ زشتیِ اعمال مجھے
بارِ سر اور یہ انبار ہوا جاتا ہے

بخششِ عام کی سُن سُن کے نویدیں یارب
خوگرِ جرم گنہگار ہوا جاتا ہے

دشت میں پھول کھلاتے ہوئے چلتے ہیں حضورؐ | گل بداماں کفِ ہر خار ہوا جاتا ہے

دے مسیحائے حرم زیست کے طعنے نہ مجھے | رُو بقبلہ ترا بیمار ہوا جاتا ہے

لب جاں بخش پہ قرباں ہیں مسیحؑ و ایوبؑ | کوئی اچھا کوئی بیمار ہوا جاتا ہے

لاج رکھ حشر میں اے شافعِ محشر ورنہ | کوئی رسوا سرِ بازار ہوا جاتا ہے

کر مدینہ میں طلب جلد مدینہ والے | اب تو جینا مجھے دشوار ہوا جاتا ہے

تابشِ گنبدِ خضرا ہے جو فردوسِ خیال
دل ضیا مطلعِ انوار ہوا جاتا ہے

تو جو لے خود دلِ ناکام ہوا جاتا ہے | جلوہ حُسنِ ازل عام ہوا جاتا ہے

رحم اے ہیبتِ حق کام ہوا جاتا ہے | ہر بشر لرزہ بر اندام ہوا جاتا ہے

تم ہو ساقی تو ابھی کام ہوا جاتا ہے | میکدہ گلشنِ اسلام ہوا جاتا ہے

بختِ برگشتہ طوافِ درِ ساقی کر کے | دورِ جامِ مئے گلفام ہوا جاتا ہے

کرمِ ساقیٔ تسنیم سے میخانہ میں | جامِ توحید ہر اک جام ہوا جاتا ہے

چشمِ ساقی کا تصور ہے یہ اعجاز نما | جامِ مے دیدۂ بادام ہوا جاتا ہے

وصلِ حق کی ہی خوشی عشقِ نبیؐ میں مضمر | حُسنِ آغاز ہی انجام ہوا جاتا ہے

خرمہ حشر میں ہے آمدِ سلطانِ جمال | ہر طرف مجمعِ خدام ہوا جاتا ہے

دولتِ حُسنِ خداداد وہ انساں کو ملی | ہر ملک بندۂ بے دام ہوا جاتا ہے

دیکھ کر حشر میں رحمت تری اے داورِ حشر
منفعل مجرمِ ناکام ہوا جاتا ہے

ظلمتِ نامۂ اعمال عیاذاً باللہ!
عرصۂ حشر سیہ فام ہوا جاتا ہے

دستگیرِ دو جہاں رحم کہ مشتاقِ کرم
مبتلائے غم و آلام ہوا جاتا ہے

رندِ مے نوش کا دامن لبِ کوثر ساقی
خود بخود جامۂ احرام ہوا جاتا ہے

پڑھ کے آیاتِ شفا آپ ذرا دم تو کریں
دم زدوں میں مجھے آرام ہوا جاتا ہے

تیرے جذبات سے اوقائلِ شانِ ہمہ اوست
ذوقِ توحیدِ خدا عام ہوا جاتا ہے

دل ترے عشق میں اے جلوۂ بے نام و نشاں
گم ہوا جاتا ہے گمنام ہوا جاتا ہے

ہیں سرِ طور ابھی گوش برآوازِ کلیم
ختم کیوں نامۂ و پیغام ہوا جاتا ہے

پا بجولاں ہے روانہ طرفِ دشتِ حجاز
خود جنوں موردِ الزام ہوا جاتا ہے

تیری برگشتگیٔ بخت سے اے شوقِ طواف
شہرۂ گردشِ ایام ہوا جاتا ہے

رُخ سے او عرش نشیں دامنِ رحمت ہٹا
خود نما حُسنِ لبِ بام ہوا جاتا ہے

حُسنِ یکتا کو ہے خود شوقِ تماشائے جمال
آئینہ مفت میں بدنام ہوا جاتا ہے

عرش سے پھول برستے ہیں جو روضہ پہ ترے
دشتِ فاران گل اندام ہوا جاتا ہے

ہے جنوں مائلِ آیاتِ مبیں خیر نہیں
کشف ہم معنیٔ الہام ہوا جاتا ہے

روز و شب گنبدِ خضرا کی بلائیں لینے
صبحِ جنت شفقِ شام ہوا جاتا ہے

شہرتِ نعتِ نبیؐ لاکھ دبائی نہ دبی
ہو کے گمنام ضیا نام ہوا جاتا ہے

خود نما جلوۂ جانانہ ہوا جاتا ہے — دیکھیے جس کو وہ دیوانہ ہوا جاتا ہے

آمدِ ساقیٔ تسنیم بکف ہے دل میں — صحنِ کعبہ درِ میخانہ ہوا جاتا ہے

زیرِ میزابِ حرم تشنۂ دید آپہنچا — پُر مئے خلد سے پیمانہ ہوا جاتا ہے

چومتا ہے لبِ ساقی کو لبِ نہرِ لبن — لبِ میکش لبِ پیمانہ ہوا جاتا ہے

پا کے فردوسِ نظر جنتِ صحرائے حجاز — اور دیوانہ یہ دیوانہ ہوا جاتا ہے

تابشیں عرش کی سینہ میں ہیں آئینہ بکف — دل نثارِ رُخِ جانانہ ہوا جاتا ہے

قبلہ رو گنبدِ خضرا کی طرف خم ہے جبیں — خود ادا سجدۂ شکرانہ ہوا جاتا ہے

رات دن مصحفِ رخسارِ نبیؐ کا ہی خیال — اب تو معمول یہ روزانہ ہوا جاتا ہے

دل میں انوارِ مدینہ کے نظر آتے ہیں — بیتِ معمور یہ ویرانہ ہوا جاتا ہے

فردِ عصیاں کا سرِ حشر خدا حافظ ہے — ہر عمل سُرخیٔ افسانہ ہوا جاتا ہے

پائے ساقی پہ گرا دے لبِ کوثر جو مجھے — کام اے لغزشِ مستانہ ہوا جاتا ہے

سُن کے واعظ لبِ میکش سے ثنائے ساقی — شاملِ محفلِ رندانہ ہوا جاتا ہے

پھر اسے شمعِ حرم زندۂ جاوید بنا — جاں بحق بزم میں پروانہ ہوا جاتا ہے

طالبِ مغفرتِ بادہ کشاں ہے ساقی — درِ توبہ درِ میخانہ ہوا جاتا ہے

پا کے منہ مانگی مرادیں درِ رحمت سے گدا — مائلِ لطفِ کریمانہ ہوا جاتا ہے

حق و باطل کی مٹی ہے نہ مٹے گی تفریق — کوئی اپنا کوئی بیگانہ ہوا جاتا ہے

چل ضیا عمر درِ ساقیٔ بطحا پہ گزار
اب تو لبریز یہ پیمانہ ہوا جاتا ہے

اک جہاں بیخود ہی وہ اعجاز پیمانہ میں ہے — بادۂ کوثر کی شاید نہر میخانہ میں ہے
ہاتھ میں ساغر سقاھم ربھم ورد زباں — رندِ میکش کی نئی سج دھج یہ میخانہ میں ہے
خوب ہیں نظارۂ ساقی کی یہ دو صورتیں — دل میں اک تصویر، اک تصویر پیمانہ میں ہے
رندِ بطحا کا یہ شغلِ مے کشی تو دیکھنا — گھر میں میخانہ ہے، گھر میکش کا میخانہ میں ہے
خواب ہے آنکھوں میں دل ہے کشتۂ برقِ جمال — شام سے روشن چراغِ طور ویرانہ میں ہے
ہر نفس یادِ خدا، ہر سانس محوِ ذکرِ دوست — باوجودِ جذبِ خودداری یہ دیوانہ میں ہے
کرتی رہتی ہیں اُمنگیں سبز گنبد کا طواف — یہ نئی سُرخی مری قسمت کے افسانہ میں ہے
تیرے روضہ میں ریاضِ خلد کی رنگینیاں — فصلِ گل جنت بداماں تیرے کاشانہ میں ہے

اے ضیا ہوگا کبھی مہمانِ سلطانِ حجاز
تیری روزی گروہاں کے آب او دانہ میں ہے

مجھے بھی دے کوئی پیمانہ ساقی — رہے قائم ترا میخانہ ساقی
دکھا دے جلوۂ جانانہ ساقی — بنا دے بیخود و مستانہ ساقی
سقاھم ربھم کہہ کر دیئے جا — مجھے پیمانہ پر پیمانہ ساقی
ہے تیری انجمن کا شمع بردار — چراغِ طور کا پروانہ ساقی
ہجومِ بے خودی میں چومتے ہیں — ترے میکش لبِ پیمانہ ساقی

ضیا کو آنکھوں آنکھوں میں عطا کر
خمارِ نرگسِ مستانہ ساقی

شکوۂ حجاجِ وطن

محبت کے سب سلسلے توڑ آئے
اسیرِ وفا کو کہاں چھوڑ آئے

مدینہ سے سوئے وطن آ گئے تم
مدینہ میں تنہا انہیں چھوڑ آئے

تقاضائے جوشِ وِلا کیا یہی تھا
سُلا کر انہیں آپ منہ موڑ آئے

اُٹھاتے نہیں سر وہ بابِ نبیؐ سے
یہ وحشی کہاں جا کے سر پھوڑ آئے

مرا دل تھا جو ہاتھ میں وہ لئے تھے
اس آئینہ کو تم مگر توڑ آئے

خوشی تم نے کی جاں نثارِ نبیؐ کی
جوارِ نبیؐ میں انہیں چھوڑ آئے

میں خوش ہوں مدینہ میں تم ان کو رکھ کر
مدینہ سے رشتہ مرا جوڑ آئے

اسیرِ وفا کی طرح کاش یا رب
ضیاؔ بھی مدینہ میں دم توڑ آئے

ختم شد





